

حدیثِ منکر
اور اس کے اصول وضوابط

تألیف

عبد المهیمن نعیم



حدیثِ منکر

اور اس کے اصول ضوابط

تألیف

عبد المهیمن نعیم

فهرست

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

تعریف المنكر لغة و اصطلاحاً

المنكر لغة

المنکر کے حروف اصلیہ [ن، ک، ر] ہیں۔ ابن فارس معجم مقاييس اللغة میں فرماتے ہیں۔(نَكَرَ) النُّونُ وَالْكَافُ وَالرَّاءُ أَصْلٌ صَحِيحٌ يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ الْمَعْرِفَةِ الَّتِي يَسْكُنُ إِلَيْهَا الْقَلْبُ. وَنَكِرَ الشَّيْءَ وَأَنْكَرَه: لَمْ يَقْبَلْهُ قَلْبُهُ وَلَمْ يَعْتَرِفْ بِهِ لِسَانُهُ .... وَالْبَابُ كُلُّهُ رَاجِعٌ إِلَى هَذَا[١]

لغت کی کتب میں سے "ن ک ر" کے چند مشہور معانی ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔

١۔ الدهاء و الفطنة [چالاک، ہوشیار]: المعجم الوسیط لکھتے ہیں (النكر) الدهاء والفطنة[٢]. ابن درید جمهرة اللغة میں فرماتے ہیں النَّكْراء من الدَّهاء، رجل ذُو نكراءَ، إِذا كَانَ داهياً[٣]

اہل لغت کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ النُّكْرُ کا اطلاق مطلق ذہانت و فطانت پر نہیں ہوتا بلکہ اس ہوشیاری و چالاکی کو کہا جاتا ہے جو ناپسندیدہ بن جائے۔

---

(١) [مقاييس اللغة (٥/ ٤٧٦)]

(٢) [المعجم الوسيط (٢/ ٩٥٢)]

(٣) [جمهرة اللغة (٢/ ٧٩٩)]

تاج العروس من جواہر القاموس میں زبیدی فرماتے ہیں- النُّكْرُ، بالضّمّ: الدَّهاءُ والفِطْنَةُ، يُقَال للرجل إِذا كَانَ فَطِناً مُنْكَراً[١]

اس کی تائید میں ابن منظور الافریقی، زبیدی، ابن الاثیر، زمخشری، جمال الدین ہندی اور ابوحیان التوحیدی نے معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے۔إني لأكره النكارة في الرجل "میں آدمی کی چالاکی کو پسند نہیں کرتا"[٢]

ابو نصر الفارابی کہتے ہیں کہ النُّكْرُ اس چالاکی کو کہا جاتا ہے جو ناپسندیدہ بن جائے۔ النَكارَةُ: الدهاءُ، وكذلك النُكْرُ بالضم. يقال للرجل إذا كان فطناً مُنْكَراً[٣]

اسی طرح ابن منظور الافریقی لسان العرب میں وضاحت کرتے ہیں کہ كَذَلِكَ النُّكْرُ، بِالضَّمِّ. يُقَالُ لِلرَّجُلِ إِذا كَانَ فَطِناً مُنْكَراً[٤]

---

[١] [تاج العروس من جواهر القاموس (١٤/ ٢٨٧)]

[٢] [لسان العرب (٥/ ٢٣٣)]، [تاج العروس من جواهر القاموس (١٤/ ٢٨٧)]، [الفائق في غريب الحديث (٤/ ٢٥)]، [البصائر والذخائر (٢/ ٥٦)]، [ربيع الأبرار ونصوص الأخيار (٢/ ١٤٥)]، [النهاية في غريب الحديث والأثر (٥/ ١١٥)]، [مجمع بحار الأنوار (٤/ ٧٨٢)]

[٣] [الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية (٢/ ٨٣٧)]

[٤] [لسان العرب (٥/ ٢٣٣)]

۲۔ الصوبة والأمر الشديد [سخت معاملہ، سنگین معاملہ]: **ابن فارس** معجم مقاییس اللغة **میں فرماتے ہیں** النَّكْرَاءُ: الْأَمْرُ الصَّعْبُ الشَّدِيدُ[1]. **صاحب** المحكم والمحيط الأعظم **وضاحت کرتے ہیں کہ** والنكر: الْأَمر الشَّديد[2]. **اسی طرح ابن منظور الافریقی لسان العرب میں لکھتے ہیں کہ** صَعُبَ واشتَدَّ[3]

قرآن میں اللہ رب العزت نے عذاب کو بھی ناپسندیدگی، سختی اور سنگینی کے بنا پر نکر اور نکیر سے تعبیر کیا ہے۔

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَى شَيْءٍ نُكُرٍ [القمر: ٦]

جس روز پکارنے والا ایک سخت ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔

وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا [الطلاق: ٨]

اور ہم نے ان کو سخت [ہولناک] عذاب دیا۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ [الملک: ١٨]

ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا [پھر دیکھ لو کہ] کتنا سخت تھا میرا عذاب؟

---

[1] [مقاييس اللغة (٥/ ٤٧٦)]

[2] [المحكم والمحيط الأعظم (٦/ ٨٠٤)]

[3] [لسان العرب (٥/ ٢٣٣)]

٣۔ خلاف الاعتراف: ابن فارس معجم مقاییس اللغة میں فرماتے ہیں الْإِنْكَارُ: خِلَافُ الِاعْتِرَافِ[١]. اسی طرح مجمل اللغة میں لکھتے ہیں الإنكار: خلاف الاعتراف، يقال: نكرت الشيء وأنكرته[٢]. القاموس المحیط میں فیروز آبادی فرماتے ہیں النَّكَرَةُ، بالتحريك: اسمٌ من الإِنْكارِ[٣]. اسی طرح ابو نصر الفاربی الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية میں لکھتے ہیں الانکار: الجحود[٤]

اس معنیٰ کا اصل کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ انکار فطرتاً ناپسندیدہ ہوتی ہے اور طبیعت پر ناگوار گزرتی ہے۔

٤۔ التغير: صاحب المحکم والمحیط الأعظم لکھتے ہیں والتنكر: التَّغَيُّرُ[٥]. ابن درید جمهرة اللغة میں فرماتے ہیں وتنكر الْأَمر، إِذا تغيّر[٦].

اہل لغت کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تغیر سے مراد ناپسندیدہ تغیر مراد ہے جس طرح ابن فارس معجم مقاییس اللغة میں فرماتے ہیں التَّنَقُّلُ مِنْ حَالٍ تَسُرُّ إِلَى

---

[١] [مقاييس اللغة (٥/ ٤٧٦)]

[٢] [مجمل اللغة لابن فارس (ص٨٨٤)]

[٣] [القاموس المحيط (ص٤٨٧)]

[٤] [مختار الصحاح (ص٣١٩)]

[٥] [المحكم والمحيط الأعظم (٦/ ٨٠٤)]، [لسان العرب (٥/ ٢٣٤)]

[٦] [جمهرة اللغة (٢/ ٧٩٩)]

أُخْرَى تُكْرَهُ[(١)]. **خلیل الفراهیدی کتاب العین اور القاموس المحیط میں فیروز آبادی** فرماتے ہیں التَّنَكُّرُ: التَّغَيُّرُ عن حالٍ تَسُرُّكَ إلى حالٍ تَكْرَهُها[(٢)]. **اسی طرح خلیل الفراهیدی کتاب العین اور ابن منظور الافریقی لسان العرب میں وضاحت کرتے ہیں** کہ التَّنَكُّرُ: التَّغَيُّرُ، زَادَ التَّهْذِيبُ: عَنْ حالٍ تَسُرُّكَ إِلى حَالٍ تَكْرَهُها مِنْهُ[(٣)].

٥- الجهل: ابن درید جمهرة اللغة **میں فرماتے ہیں** كل شَيْء استبهم عَلَيْك فقد تنكر لَك[(٤)]. **ابو نصر الفارابی** الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية **میں لکھتے ہیں** والتَناكُرُ: التجاهلُ[(٥)]. **اسی طرح القاموس المحیط میں فیروز آبادی فرماتے ہیں** وأنْكَرَهُ واسْتَنْكَرَهُ وتَناكَرَهُ: جَهِلَهُ[(٦)].

٦- ضد المعروف: القاموس المحیط میں فیروز آبادی فرماتے ہیں والنَّكِرَةُ: خِلافُ المَعْرِفَةِ ..... والمُنْكَرُ: ضِدُّ المَعْرُوفِ[(٧)]. **ابن منظور الافریقی لسان العرب میں اور**

---

(١) [مقاييس اللغة (٥/ ٤٧٦)]

(٢) [القاموس المحيط (ص٤٨٧)]، [العين (٥/ ٣٥٥)]

(٣) [لسان العرب (٥/ ٢٣٤)]، [العين (٥/ ٣٥٥)]

(٤) [جمهرة اللغة (٢/ ٧٩٩)]

(٥) [الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية (٢/ ٨٣٧)]

(٦) [القاموس المحيط (ص٤٨٧)]

(٧) [القاموس المحيط (ص٤٨٧)]

صاحب المحكم والمحيط الأعظم لکھتے ہیں والنكرة: خلاف الْمعرفَة ..... وَالْمُنكر من الْأَمر: خلاف الْمَعْرُوف[١].

اس معنیٰ کے لحاظ سے اس میں وہ تمام اعمال و اقول شامل ہونگے جس کو عقل سلیم یا شریعت قبیح اور قابل نفرت سمجھے۔

ذیل میں لفظ منکر کی چند تعریفات اہل لغت کی کتب سے دی گئی ہیں۔

- يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ الْمَعْرِفَةِ الَّتِي يَسْكُنُ إِلَيْهَا الْقَلْبُ. وَنَكِرَ الشَّيْءَ وَأَنْكَرَهُ: لَمْ يَقْبَلْهُ قَلْبُهُ وَلَمْ يَعْتَرِفْ بِهِ لِسَانُهُ[٢]
- المنْكَر: ضدّ المعروف، وكلّ مَا قَبَّحه الشَّرعُ وحرَّمه وكَرِهَه فَهُوَ مُنكَر[٣]
- المنكر: ضد المعروف، وهو كل ما تتوقف باستقباحه العقول فتحكم الشريعة بقبحه وتحريمه ج: منكرات[٤]
- كلُّ فعلٍ أو قولٍ تحكم العقولُ الصحيحةُ بقُبحه، أو يقبِّحه الشَّرعُ ويكرهه[٥]

---

[١] [لسان العرب (٥/ ٢٣٣)]، [المحكم والمحيط الأعظم (٦/ ٨٠٤)]

[٢] [مقاييس اللغة (٥/ ٤٧٦)]

[٣] [تاج العروس من جواهر القاموس (١٤/ ٢٩٠)]، [لسان العرب (٥/ ٢٣٣)]

[٤] [معجم متن اللغة (٥/ ٥٤٤)]

[٥] [معجم اللغة العربية المعاصرة (٣/ ٢٢٨١)]

- كل ما قبّحه الشرع وحرّمه وكرهه فهو مُنكَر {وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ} [العنكبوت: ٢٩][١]
- المنكر: بضم الميم وسكون النون وفتح الكاف اسم مفعول من أنكر ج منكرات ومناكر ومناكير، خلاف المعروف[٢]
- كل مَا تحكم الْعُقُول الصَّحِيحَة بقبحه أَو يقبحه الشَّرْع أَو يحرمه أَو يكرههُ[٣]
- كل مَا نفرت مِنْهُ وكرهته فَهُوَ مُنكر[٤]

اللہ رب العزت قرآن مجید میں لفظ منکر مختلف مواقع پر اسی معنیٰ میں استعمال فرماتے ہیں۔

- وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [آل عمران:١٠٤]
- تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [آل عمران:١١٠]
- يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [آل عمران:١١٤]
- كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ [سورة المائدة:٧٩]

---

[١] [المعجم الاشتقاقي المؤصل (٤/ ٢٢٥٧)]

[٢] [معجم لغة الفقهاء (ص٤٦٥)]

[٣] [المعجم الوسيط (٢/ ٩٥٢)]

[٤] [الكليات معجم في المصطلحات والفروق اللغوية (ص٨٠٤)]

- يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ [الأعراف:١٥٧]
- وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [التوبة:٧١]
- الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ [التوبة:١١٢]
- الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ [الحج:١١٢]
- أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ [العنكبوت:٢٩]
- يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ [لقمان:١٧]
- وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ [لقمان:١٩]

رسول اللہ ﷺ کے فرامین مبارکہ میں بھی جابجا لفظ منکر کا استعمال ملتا ہے جن میں سے صرف چند اجزاء بطور مثال ذکر کرتے ہیں۔

- إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ[١]

[١] [صحيح مسلم (٣/ ٨٢)]

- مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ[1]
- مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ[2]

المنكر اصطلاحاً:

جب کتب علوم الحدیث، متون الحدیث، علل، جراح وتعدیل وغیرہ پر نظر ڈالی جائی تو منکر کی تعریف میں بہت سے اقوال نظر آتے ہیں اور یہ تعریفات آپس میں کافی متفاوت ہوتے ہیں اسی طرح محدثین کے مابین منکر کے قبول ورد میں اختلاف نظر آتا ہے۔

ا. ضعیف راوی ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

وہ حدیث جس کا راوی ضعیف ہو اور اس کی روایت ثقہ راوی کی روایت کے مخالف ہو۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور محدثین کی یہ رائے ہے۔ یہی راجح تعریف ہے اور اسی کو متاخرین نے اختیار کیا ہے۔

عَلَامَةُ الْمُنْكَرِ فِي حَدِيثِ الْمُحَدِّثِ، إِذَا مَا عُرِضَتْ رِوَايَتُهُ لِلْحَدِيثِ عَلَى رِوَايَةِ غَيْرِهِ مَنْ أَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضَا، خَالَفَتْ رِوَايَتُهُ رِوَايَتَهُمْ، أَوْ لَمْ تَكَدْ تُوَافِقُهَا، فَإِذَا

---

[1] [صحيح مسلم (١/ ٥٠)]، [سنن أبي داود (٢/ ٣٤٩ ت الأرنؤوط)]، [سنن النسائي (٨/ ١٩٠)]، [سنن ابن ماجه (٥/ ١٤٥ ت الأرنؤوط)]

[2] [سنن ابن ماجه (٥/ ١٣٩ ت الأرنؤوط)]

كَانَ الْأَغْلَبُ مِنْ حَدِيثِهِ كَذَلِكَ كَانَ مَهْجُورَ الْحَدِيثِ، غَيْرَ مَقْبُولِهِ، وَلَا مُسْتَعْمَلِه[1]

وإنْ وقَعَتِ المخالفة معَ الضَّعْفِ؛ فالرَّاجِحُ يُقالُ لهُ: "المعْروفُ"، ومقابلُهُ يقال له: "المنكَر"[2]

مثال:

عن حُبَيِّبٍ بن حَبِيب أخى حمزة الزَّيات عن أبي إسحاق، عن العيزار بن حريث، عن ابن عباس، عن النَّبي صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قال: ((مَنْ أَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَحَّجَ، وَصَامَ وَقَرَى الْضَيفَ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

مذکورہ حدیث کے راوی حُبیب بن حَبیب جو کہ ضعیف راوی ہیں ان کو ابو ذرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے واھی الحدیث کہا ہے۔ اس روایت کو مرفوع بیان کرتے ہیں جبکہ دیگر رواۃ جو ثقہ ہیں اس روایت کو موقوف بیان کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هُوَ مُنْكَرٌ ; لِأَنَّ غَيْرَهُ مِنَ الثِّقَاتِ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْقُوفًا، وَهُوَ الْمَعْرُوفُ[3].

۲. ضعیف راوی کی منفر روایت۔

---

(۱) [صحيح مسلم (۱/ ۵)]

(۲) [نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر (ص۷۲ ت عتر)]

(۳) [نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر (ص۷۳ ت عتر)]، [تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي (۱/ ۲۸۰)]

وہ روایت جس کو ضعیف راوی منفرد بیان کریں اور اس کا کوئی تابع یا شاہد موجود نہ ہو یہی موقف بہت سے متقدمین مثلا امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وهو ما انفرد الراوي الضعيفُ به[1].

مثال:

امام ترمذی سنن میں "لَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ" کے بارے میں فرماتے ہیں: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الوَجْهِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا، يَقُولُ: عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ضَعِيفٌ فِي الحَدِيثِ ذَاهِبٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ زَاذَانَ مُنْكَرُ الحَدِيثِ[2]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کی ضعف کی وجہ یہی بیان فرمارہے ہیں کہ اس میں دو راوی عنبسہ بن عبد الرحمٰن اور محمد بن زاذان مجروح ہیں اور ان کے علاوہ کسی اور کی سند سے یہ الفاظ منقول نہیں۔

۳. راوی کسی کی مخالفت کے بغیر روایت میں منفرد ہو۔

وہ روایت جس کو روایت کرنے والے ثقہ یا صدوق اور خفیف الضبط ہو اور اس روایت کے بیان کرنے میں وہ منفرد ہو۔ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

---

(۱) [الموقظة (ص٤٢ ت أبي غدة)]

(۲) [سنن الترمذي (٥/ ١٤)]

بلغنا عن " أبي بكر أحمد بن هارون البَردِيجي الحافظ "الحديثُ الذي ينفردُ بهِ الرجلُ ولا يُعْرَفُ مَتْنُهُ مِنْ غيرِ روايتِهِ، لا مِنَ الوجهِ الذي رواهُ منهُ، ولا مِنْ وجهٍ آخرَ "[١]

امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وقد يُعَدُّ مُفْرَدُ الصَّدُوقِ منكَراً[٢]

ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آئمہ متقدمین میں سے یہی منکر کی سب سے پہلی تعریف ہے جو امام ابو بکر البردیجی رحمۃ اللہ علیہ سے ہمیں معلوم ہوئی ہے۔

ولم أقف لأحد من المتقدمين على حد المنكر من الحديث، وتعريفه إلا على ما ذكره أبو بكر البرديجي الحافظ، وكان من أعيان الحفاظ المبرزين في العلل: أن المنكر هو الذي يحدث به الرجل عن الصحابة، أو عن التابعين، عن الصحابة، لا يعرف ذلك الحديث، وهو متن الحديث، إلا من طريق الذي رواه فيكون منكراً[٣]

ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر البردیجی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف اس پس منظر کے ساتھ ہے کہ جب شعبہ، سعید بن ابی عروبہ یا ہشام دستوائی منفرداً قتادة، عن أنس، عن النبي ـ صلى الله عليه وسلم **کی سند سے بیان کریں۔ گویا کہ یہ تصریح ہے**

---

[١] [مقدمة ابن الصلاح = معرفة أنواع علوم الحديث - ت عتر (ص٨٠)]

[٢] [الموقظة (ص٤٢ ت أبي غدة)]

[٣] [شرح علل الترمذي (٢/ ٦٥٣)]

کہ ہر وہ روایت جو ثقہ منفرداً ثقہ سے بیان کرے اور یہ متن ہمیں کسی اور سند سے معلوم نہ تو وہ منکر ہو گا۔

ذكر هذا الكلام في سياق ما إذا انفرد شعبة[١] أو سعيد بن أبي عروبة[٢] أو هشام الدستوائي[٣] بحديث عن قتادة، عن أنس، عن النبي صلى الله عليه وسلم - وهذا كالتصريح بأن كل ما ينفرد به ثقة عن ثقة ولا يعرف المتن من غير ذلك الطريق فهو منكر[٤]

ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو بکر البردیجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرد مطلق پر منکر کا اطلاق کیا ہے اور اس تعریف میں تفرد، شاذ اور منکر کے مابین کوئی تفریق بھی نہیں کی گئی ہے۔

فَأَطْلَقَ الْبَرْدِيجِيُّ ذَلِكَ وَلَمْ يُفَصِّلْ. وَإِطْلَاقُ الْحُكْمِ عَلَى التَّفَرُّدِ بِالرَّدِّ أَوِ النَّكَارَةِ أَوِ الشُّذُوذِ مَوْجُودٌ فِي كَلَامِ كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَالصَّوَابُ فِيهِ التَّفْصِيلُ الَّذِي بَيَّنَّاهُ آنِفًا فِي شَرْحِ الشَّاذِّ[٥]

---

[١] ثقة حافظ متقن كان الثوري يقول هو أمير المؤمنين في الحديث وهو أول من فتش بالعراق عن الرجال وذب عن السنة وكان عابدا [تقريب التهذيب: ٢٧٩٠]

[٢] ثقة حافظ له تصانيف كثير التدليس واختلط وكان من أثبت الناس في قتادة [تقريب التهذيب: ٢٣٦٥]

[٣] ثقة ثبت وقد رمي بالقدر [تقريب التهذيب: ٧٢٩٩]

[٤] [شرح علل الترمذي (٢/ ٦٥٣)]

[٥] [مقدمة ابن الصلاح = معرفة أنواع علوم الحديث - ت عتر (ص٨٠)]

ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ کے اس عبارت پر حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ تعلیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس جانب متنبہ ہونا چاہیے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ناقدین نے "منکر" کا لفظ محض تفرد کے لیے استعمال کیا ہے،

وهذا ينبغي التيقظ له، فقد أطلق الإمام أحمد والنسائي وغير واحد من النقاد لفظ المنكر على مجرد التفرد، لكن حيث لا يكون المتفرد في وزن من يحكم لحديثه بالصحة بغير عاضد يعضده[1]

اسی طرح امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ بعض مشائخ مثلا امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو بھی منکر گردانتے ہیں جس کا راوی منفرد ہونے کے ساتھ مستور الحال ہو یا تام الضبط نہ ہو یا بعض مشائخ کے ہاں وہ ضعیف شمار ہوتا ہو، اور اس روایت کو تقویت دینے والا کوئی شاہد یا تابع موجود نہ۔

وَأَمَّا إِذَا انْفَرَدَ الْمَسْتُورُ، أَوِ الْمَوْصُوفُ بِسُوءِ الْحِفْظِ، أَوِ الْمُضَعَّفُ فِي بَعْضِ مَشَايِخِهِ خَاصَّةً، أَوْ نَحْوُهُمْ مِمَّنْ لَا يُحْكَمُ لِحَدِيثِهِمْ بِالْقَبُولِ بِغَيْرِ عَاضِدٍ يُعَضِّدُهُ، بِمَا لَا مُتَابِعَ لَهُ وَلَا شَاهِدَ - فَهَذَا أَحَدُ قِسْمَيِ الْمُنْكَرِ، وَهُوَ الَّذِي يُوجَدُ إِطْلَاقُ الْمُنْكَرِ عَلَيْهِ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ ; كَأَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ[2]

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

[1] [النكت على كتاب ابن الصلاح لابن حجر (١/ ١٠٨)]

[2] [فتح المغيث بشرح ألفية الحديث (١/ ٢٥٠)]

وقد يُسمِّي جماعةٌ من الحفاظ الحديثَ الذي ينفرد به مثلُ هُشَيْم[١] وحفص بن غِياثٍ[٢]: (منكراً) . فإن كان المنفردُ مِن طبقة مشيخة الأئمة، أطلقوا النكارةَ عَلَى ما انفردَ به مثلُ عثمان بن أبي شيبة[٣]، وأبي سَلَمة التَّبُوذَكِيّ[٤]، وقالوا: (هذا منكر)[٥]

اسی طرح ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر البردیجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛

فأما أحاديث قتادة التي يرويها الشيوخ مثل حماد بن سلمة[٦]، وهمام[٧]، وأبان[٨]، والأوزاعي[٩]، ننظر في الحديث فإن كان الحديث يحفظ من غير طريقهم عن النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ أو عن أنس بن مالك من وجه آخر، لم يدفع، وإن كان لا يعرف عن أحد عن النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ ولا من طريق عن أنس إلا من رواية هذا الذي ذكرت لك، كان منكراً[١٠]

---

[١] ثقة ثبت كثير التدليس والإرسال الخفي [تقريب التهذيب:٧٣١٢]

[٢] ثقة فقيه تغير حفظه قليل في الآخر [تقريب التهذيب:١٤٣٠]

[٣] ثقة حافظ شهير وله أوهام [تقريب التهذيب:٤٥١٣]

[٤] ثقة ثبت [تقريب التهذيب:٦٩٤٣]

[٥] [الموقظة (ص٧٧ ت أبي غدة)]

[٦] ثقة عابد أثبت الناس في ثابت وتغير حفظه بأخرة [تقريب التهذيب:١٤٩٩]

[٧] ثقة ربما وهم [تقريب التهذيب:٧٣١٩]

[٨] ثقة له أفراد [تقريب التهذيب:١٤٣]

[٩] ثقة جليل [تقريب التهذيب:٣٩٦٧]

[١٠] [شرح علل الترمذي (٢/ ٦٥٤)]

[شرح علل الترمذي]

یہی رائے ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ **شرح علل الترمذی میں حدیث** لا تسافر امرأة فوق ثلاثة أيام **پر تبصرہ کرتے ہوئے سعید بن القطان** رحمۃ اللہ علیہ **اور امام احمد** رحمۃ اللہ علیہ **کا بھی ذکر کرتے ہیں۔**

قال إسحاق بن هانىء، قال لي أبو عبد الله، (يعني أحمد) ، قال لي يحيى بن سعيد: لا أعلم عبيد الله، يعني ابن عمر، أخطأ (إلا) في حديث واحد لنافع، عن ابن عمر أن النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ قال: "لا تسافر امرأة فوق ثلاثة أيام ... الحديث"

قال أبو عبد الله: فأنكره يحيى بن سعيد عليه.

قال (أبو عبد الله) : قال لي يحيى بن سعيد: فوجدته قد حدث به العمري الصغير عن ابن عمر مثله. قال أبو عبد الله: لم يسمعه إلا من عبيد الله، فلما بلغه عن العمري صححه.

وهذا الكلام يدل على أن النكارة عند يحيى القطان لا تزول إلا بمعرفة الحديث من وجه آخر. وكلام الإمام أحمد قريب من ذلك[١].

امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں کہ امام احمد** رحمۃ اللہ علیہ **افلح بن حمید بن نافع الانصاري**[٢] **کے بارے میں فرماتے تھے:**

---

[١] [شرح علل الترمذي (٢/ ٦٥٥)]

[٢] ثقة [تقريب التهذيب:٥٤٧]

روى أفلح حديثين منكرين "أن النبي صلى الله عليه وسلم أشعر" وحديث: "وقت لأهل العراق ذات عرق"[1]

افلح بن حمید صحیحین کے راوی ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ تہذیب التہذیب میں فرماتے ہیں: امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے بارے میں فرماتے ہیں: ثقة- **امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** ثقة لا بأس به- **امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** ليس به بأس

ابن سعد طبقات کبریٰ میں فرماتے ہیں: كان ثقة كثير الحديث

افلح بن حمید کے ثقاہت کے باوجود مذکورہ بالا دونوں احادیث کی غرابت کی وجہ سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ان احادیث پر منکر کا حکم لگاتے ہیں۔

عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فان القدماء كثيرا مَا يطلقونه على مُجَرّد مَا تفرد بِهِ رَاوِيه وان كَانَ من الاثبات[2]

۴. ثقہ راوی ثقات یا اوثق کی مخالفت کرے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ، ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ، امام زین الدین العراق رحمۃ اللہ علیہ اور ابن دقیق رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا یہی موقف ہے۔

---

[1] [منهج النقد في علوم الحديث (ص٤٣٠)]، [كوثر المعاني الدراري في كشف خبايا صحيح البخاري (٥/ ٤٠٣)]

[2] [الرفع والتكميل في الجرح والتعديل (ص٢١١)]

- قال الحافظ البرديجي هو الفرد الذي لا يعرف متنه عن غير راويه، وكذا أطلقه كثيرون، والصواب فيه التفصيل الذي تقدم في الشاذ، فإنه بمعناه[١]
- الْمُنْكَرُ يَنْقَسِمُ قِسْمَيْنِ، عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الشَّاذِّ، فَإِنَّهُ بِمَعْنَاهُ[٢]
- المنكر: وهو كالشاذ: إن خالف راويه الثقات فمنكر مردود[٣]
- المنكرُ ينقسم قسمينِ على ما ذكرناهُ في الشاذِّ، فإنَّهُ بمعناهُ[٤]
- الْمُنكر وَهُوَ كالشاذ[٥]

ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے منکر کی تقسیم شاذ کے ہی طرح کی ہے یعنی ان کے نزدیک منکر کی دو اقسام بنتی ہیں۔

۱۔ منفرد روایت جو ثقات کے روایت کے مخالف ہو۔

۲۔ منفرد روایت جس کے راوی میں ضبط و اتقان اس درجہ کا نہ ہو جو روایت تفرد کا بوجھ اُٹھا سکے۔

اس لحاظ سے منکر اور شاذ ایک ہی معنی میں ہو گئے ہیں۔

---

(١) [التقريب والتيسير للنووي (ص٤١)]

(٢) [مقدمة ابن الصلاح = معرفة أنواع علوم الحديث - ت عتر (ص٨٠)]

(٣) [الباعث الحثيث شرح اختصار علوم الحديث ط ابن الجوزي (ص١٥٧)]

(٤) [شرح التبصرة والتذكرة ألفية العراقي (١/ ٢٥٢)]

(٥) [الاقتراح في بيان الاصطلاح (ص١٧)]

اس موقف پر حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ تنقید کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کہ شاذ اور منکر کے مابین عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے۔ ان دونوں کے مابین مادہ اجتماع مخالفت ہے جبکہ مادہ افتراق یہ ہے کہ شاذ ثقہ یا صدوق کی روایت جبکہ منکر ضعیف کی روایت ہوتی ہے۔

عُرِفَ بهذا أَنَّ بينَ الشَّاذِّ والمنْكَرِ عُموماً وخُصوصاً مِن وجهٍ؛ لأنَّ بينَهُما اجْتِماعاً في اشْتِراطِ المخالفَةِ، وافتراقاً في أن الشاذَّ روايةُ ثقةٍ، أَوْ صَدُوْقٍ، والمنكَر روايةُ ضعيفٍ. وقد غَفَلَ مَنْ سَوّى بينَهُما[1]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کے منکر ہونے کے لئے راوی کے ضعف کو شرط کیا ہے۔

فَمَنْ فَحُشَ غلَطُهُ، أَو كَثُرَتْ غَفْلَتُهُ، أَو ظَهَرَ فِسْقُهُ، فحديثه منكَرٌ[2]

۵. وہ شخص جس سے روایت کرنا جائز نہ ہو۔

بعض علماء کے مطابق یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی اصطلاح ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بوجوہ جس سے روایت کرنا جائز نہیں سمجھتے تو اس کو منکر الحدیث کہتے ہیں۔ آدم الاتیوبی إسعاف ذوي الوَطَر بشرح نظم الدُّرَر في علم الأثر میں فرماتے ہیں:

[1] [نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر (ص٧٣ ت عتر)]

[2] [نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر (ص٩٢ ت عتر)]

وذكر جماعة أن البخاري أطلق منكر الحديث على من لا تحل الرواية عنه[1].

اسی طرح امام ذہبی میزان الاعتدال میں لکھتے ہیں:

ونقل ابن القطان أن البخاري قال: كل من قلت فيه: منكر الحديث، فلا تحل الرواية عنه[2].

اسی طرح دکتور ماہر یسین الفحل الجامع في العلل والفوائد المصطلح **میں فرماتے ہیں:**

قول البخاري في الراوي: (منكر الحديث) معناه عنده لا تحل الرواية عنه. ويطلقها غيره أحياناً في الثقة الذي ينفرد بأحاديث، ويطلقها بعضهم في الضعيف الذي يخالف الثقات[3].

ذیل امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی علل کبیر میں سے چند مثالیں پیش ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف وجوہات کے بنا پر راویوں پر منکر الحدیث کا حکم لگایا۔

- سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ مَيْمُونَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ، مَوْلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُمَا صَائِمَانِ قَالَ: «قَدْ أَفْطَرَا» فَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا أُحَدِّثُ بِهِ، وَأَبُو يَزِيدَ لَا أَعْرِفُ اسْمَهُ، وَهُوَ رَجُلٌ مَجْهُولٌ[4]

---

(١) [شرح الأثيوبي على ألفية السيوطي في الحديث = إسعاف ذوي الوطر بشرح نظم الدرر في علم الأثر (١/ ٣٧١)]

(٢) [ميزان الاعتدال (١/ ٦)]

(٣) [الجامع في العلل والفوائد (٥/ ٢٩٨)]

(٤) [العلل الكبير للترمذي = ترتيب علل الترمذي الكبير (ص١١٧)]

- حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ» . سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَضَعَّفَ زَمْعَةَ بْنَ صَالِحٍ وَقَالَ: هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ كَثِيرُ الْغَلَطِ، وَذَكَرَ أَحَادِيثَهُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَعَلَ يَتَعَجَّبُ مِنْهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَا أَرْوِي عَنْهُ شَيْئًا وَمَا أَرَاهُ يَكْذِبُ وَلَكِنَّهُ كَثِيرُ الْغَلَطِ[١]
- حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ. فَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وَهُوَ لَا يُبَالِي مَا حَدَّثَ. وَضَعَّفَهُ جِدًّا[٢]

البتہ اس پر تفصیلی تحقیق کی ضرورت ہے کہ وہ تمام راوی جن پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے منکر الحدیث کا حکم لگایا ہے ان کو جمع کر کے ان کی روایت کا ثقات کے ساتھ موازنہ کیا جائے کہ کیا یہ تمام باوجود ضعف کے ثقات کی مخالفت کر رہے ہیں یا نہیں۔ اگر یہ تمام راوی باوجود ضعف کے ثقات کی مخالفت کر رہے ہوں خواہ وجہ ضعف کچھ بھی ہو تو پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ایک ہی ہو گا۔ واللہ اعلم

---

(١) [العلل الكبير للترمذي = ترتيب علل الترمذي الكبير (ص١٥٨)]

(٢) [العلل الكبير للترمذي = ترتيب علل الترمذي الكبير (ص٢٩٢)]

٦. خطا

بعض اوقات محدثین نے خطا پر بھی منکر کا حکم لگا دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث مَتی کنت نَبِيًّا پر منکر کا حکم لگایا ہے اور اس کی وجہ وہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی خطا بیان فرماتے ہیں۔

قُلْتُ لَهُ فَتَعْرِفُ عَنِ الْوَلِيدِ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم مَتى كنت نَبِيًّا قَالَ هَذَا مُنْكَرٌ هَذَا مِنْ خَطَأِ الأَوْزَاعِيِّ هُوَ كَثِيرًا مِمَّا يُخْطِئُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ كَانَ يَقُولُ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ وَإِنَّمَا هُوَ أَبُو الْمُهَلَّبِ[1]

مگر ہر خطا پر محدثین نے منکر کا اطلاق نہیں کیا کیونکہ خطا سے محفوظ کوئی راوی نہیں۔ امام سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ غلطی سے کوئی بھی محفوظ نہیں اسی لئے اعتبار اغلب کو ہو گا۔

ليس يكاد يفلت من الغلط أحد، إذا كان الغالب على الرجل الحفظ فهو حافظ، وإن غلط، وإن كان الغالب عليه الغلط ترك[2]

٧. جھوٹی حدیث

بعض اوقات محدثین نے موضوعی حدیث کو بھی منکر کہتے ہیں۔

---

[1] [الجامع لعلوم الإمام أحمد - الرجال (١٨/ ٣٢)]

[2] [الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي (ص١٤٤)]

- حَدِيثُ لَا دِينَ لِمَنْ لَا عَقْلَ لَهُ قَالَ النَّسَائِيُّ بَاطِلٌ مُنْكَرٌ(١)
- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " أَلا أُخْبِرُكُمْ بِأَجْوَدِ الأَجْوَدِينَ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ أَجْوَدُ الأَجْوَدِينَ، وَأَنَا أَجْوَدُ وَلَدِ آدَمَ، وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَ عِلْمَهُ، فَيُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ كَمَا يُبْعَثُ النَّبِيُّ أُمَّةً وَحْدَهُ".
  قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هَذَا حَدِيثٌ مُنكر بَاطِل لَا أَصْلَ لَهُ(٢).
- قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " إِذَا أَتَى عَلَيَّ يَوْمٌ لَا أَزْدَادُ فِيهِ عِلْمًا فَلا بُورِكَ لِي فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ ذَلِكَ الْيَوْمَ ".
  هَذَا حَدِيث لَا يَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَنبأَنَا ابْن نَاصِر عَن أبي الْفضل بن خيرون قَالَ: قَالَ لنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الصُّورِيُّ: هَذَا حَدِيث مُنكر لَا أصل لَهُ عَن الزُّهْرِيّ وَلَا يَصح عَنْ رَسُول الله(٣)

امام سیوطی اس رائے پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَحِينَئِذٍ فَالْحَدِيثُ الَّذِي لَا مُخَالَفَةَ فِيهِ، وَرَاوِيهِ مُتَّهَمٌ بِالْكَذِبِ، بِأَنْ لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ جِهَتِهِ، وَهُوَ مُخَالِفٌ لِلْقَوَاعِدِ الْمَعْلُومَةِ، أَوْ عُرِفَ بِهِ فِي غَيْرِ الْحَدِيثِ

---

(١) [المصنوع في معرفة الحديث الموضوع (ص٢٠٧)]

(٢) [الموضوعات لابن الجوزي (١/ ٢٣٠)]

(٣) [الموضوعات لابن الجوزي (١/ ٢٣٣)]

النَّبَوِيِّ، أَوْ كَثِيرُ الْغَلَطِ أَوِ الْفِسْقِ أَوِ الْغَفْلَةِ يُسَمَّى الْمَتْرُوكَ، وَهُوَ نَوْعٌ مُسْتَقِلٌّ ذَكَرَهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ[1]

التعريف المختار

منکر کی اصلاحی تعریف کی گزشتہ مباحث کو مد نظر رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ منکر کی بنا دو باتوں پر ہے۔

١. تفرد الراوی بما لايتابع عليه

٢. مخالفة لمن هو اولیٰ منه

بعض علماء نے ان دو کو حدیث منکر کی علامات میں شمار کیا ہے اور بعض نے انہی کو منکر کہا ہے۔ اس فرق کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے سامنے منکر کی دو تعریف آئی ہیں۔

١. هو الحديث الذي في إسناده راوٍ فحش غلطه، أو كثرت غفلته، أو ظهر فسقه.[2]

٢. هو ما رواه الضعيف مخالفا لما رواه الثقة[3]

پہلی تعریف میں مخالفت کی قید موجود نہیں جبکہ دوسری تعریف میں مخالفت کی قید موجود ہے اور یہی تعریف حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں معتمد تعریف ہے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

---

(١) [تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي (١/ ٢٨٠)]

(٢) [تيسير مصطلح الحديث]

(٣) [تيسير مصطلح الحديث]

قال السخاوي فالمنكر ما رواه الضعيف مخالفا[١]

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ الفیہ میں منکر کی تعریف میں فرماتے ہیں۔

الْمُنْكَرُ الَّذِي رَوَى غَيْرُ الثِّقَهْ ... مُخَالِفًا فِي نُخْبَةٍ قَدْ حَقَّقَهْ

قَابَلَهُ الْمَعْرُوفُ وَالَّذِي رَأَى ... تَرَادُفَ الْمُنْكَرِ وَالشَّاذِ نَأَى[٢]

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

الْمُنْكَرُ مَا تَفَرَّدَ بِهِ مَنْ لَيْسَ ثِقَةً وَلَا ضَابِطًا هُوَ الصَّوَابُ قَالَهُ الطِّيبِيُّ[٣]

عبد القادر المحمدی میں منکر کے بارے الشاذ والمنكر وزيادة الثقة - موازنة بين المتقدمين والمتأخرين **میں متقدمین ومتاخرین کے اقول ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:**

المنكر: مخالفة الضعيف للثقة أو الثقات:

وهذا هو التعريف المعروف بين عامة طلبة الحديث اليوم، وهو المراد إذا أطلقت اللفظة في عرف المتأخرين قال الحافظ ابن كثير:"إن خالف راويه الثقات فمنكر مردود وكذا إن لم يكن عدلاً ضابطاً وإن لم يخالف فمنكر مردود"

وقد يفهم كلام ابن كثير أن مخالفة الثقة والضعيف سيان عنده.

وقال ابن حجر:"وعرف بهذا أنّ بين الشاذ والمنكر عموماً وخصوصاً من وجه لأن بينهما اجتماعاً في اشتراط المخالفة وافتراقاً في أن الشاذ راويه ثقة أو

---

[١] [شرح نخبة الفكر للقاري (ص٣٣٨)]

[٢] [ألفية السيوطي نظم الدرر في علم الأثر (ص١٠٠ ت القاسم)]

[٣] [مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (١/ ٣٩٠)]

صدوق والمنكر راويه ضعيف وقد غفل من سوى بينهما"، ثم قال:"وأما إذا انفرد المستور أو الموصوف بسوء الحفظ أو المضعف في بعض مشايخه دون بعض بشيء لا متابع له ولا شاهد فهذا أحد قسمي المنكر، وهو الذي يوجد في إطلاق كثير من أهل الحديث، وإن خولف بهذا فصل المنكر من الشاذ وإن كلاً منهما يجمعهما مطلق التفرد أو مع قيد المخالفة".

وقال السخاوي في تعريفه: "ما رواه الضعيف مخالفا ".

وقال السيوطي في ألفيته:

المنكر الذي روى غير الثقة ... مخالفاً في نخبة قد حققهْ

قابله المعروف والذي رأى ترادف المنكر والشاذ نأى فعلى هذا فالحديث المنكر هو:"الذي يرويه الضعيف مخالفاً رواية الثقة "،وقد عدّ بعض المتأخرين هذا التعريف أدق التعاريف[1]

دیگر معاصرین علماء بھی یہی تعریف ذکر کرتے ہیں۔ سعد بن عبد اللہ بن عبد العزیز دروس في شرح البيقونية **میں فرماتے ہیں۔**

والمنكر الفرد به راو غدا ... تعديله لا يحمل التفردا

المنكر: هو الحديث الذي تفرد به راو واحد، وهذا الراوي عدل، لكنه لا يُحتمل تفرده.

[1] [الشاذ والمنكر وزيادة الثقة – موازنة بين المتقدمين والمتأخرين (ص٥٩)]

وبعصهم يعرف المنكر: هو الحديث الذي يخالف فيه الضعيفُ من هو أولى منه[١]

ابو الاشبال المصري فرماتے ہیں:

لو كان المخالف ضعيفاً فالحديث منكر، فلو حكم شخص مثلاً على حديث خالف فيه الراوي الضعيف الراوي الثقة بأنه حديث شاذ لقلنا له: إنه لا يفهم المصطلحات؛ لأن الحكم اللائق اصطلاحاً وبهذا الحديث أنه حديث منكر وليس شاذاً.

فالحديث المنكر هو مخالفة الراوي الضعيف للراوي الثقة، فالحديث المنكر لابد فيه من شرطين: أن يكون الراوي ضعيفاً، وأن يكون مخالفاً لبقية الأحاديث.

فإذا كان الراوي ضعيفاً ولم يخالف فيه الثقة عد إسناده ضعيفاً، وأما الحديث فمقبول من الطريق الآخر، ويُنظر في الضعف، فإن كان ضعفاً يسيراً فإنه يتقوى بالطريق الآخر، وإن كان شديداً استغني بالطريق الصحيح عن الطريق الضعيف[٢].

اسامہ سلیمان شرح البیقونیہ کے دروس میں فرماتے ہیں:

المنكر: ما يخالف فيه الضعيف الثقة، وهو مردود

محمد حسن عبد الغفار شرح البیقونیہ کے دروس میں فرماتے ہیں:

---

[١] [دروس في شرح البيقونية – سعد الحميد (ص٢٦)]

[٢] [دورة تدريبية في مصطلح الحديث (٤/ ١٨)]

فانفراد الراوي عند المتقدمين يعتبر نكارة، وعند المتأخرين -وهذا الذي اعتمده أهل الحديث- أن الحديث المنكر هو مخالفة الضعيف لرواية الثقة[١]

اسی طرح عبدالکریم الخضیر شرح اللؤلؤ المكنون في أحوال الأسانيد والمتون میں فرماتے ہیں:

إذا خلف الضعيف الرواة الثقات فحديثه منكر، يقابل المنكر المعروف، رواية الثقات هي المعروفة، ورواية هذا الضعيف الذي خالفهم يقال لها: منكر[٢]

محمد آدم الاتیوبی مقدمہ صحیح مسلم کی شرح میں حدیث منکر کی وضاحت میں فرماتے ہیں۔

وهو أنه إذا عُرضت رواية راويه على رواية الحفّاظ الأثبات خالفت روايته روايتهم، فإذا كان كذلك لا يُقبل حديثه، بل يكون مردودًا[٣].

کسی بھی حدیث کی تحقیق میں اس بات کو مد نظر رکھنا ضروری ہے کہ اس حدیث پر منکر کا حکم لگانے والے محدث کے ہاں منکر کی تعریف کیا ہے۔

---

[١] [شرح البيقونية - أسامة سليمان (٥/ ٤)]

[٢] [شرح اللؤلؤ المكنون في أحوال الأسانيد والمتون (١٠/ ٢٢ بترقيم الشاملة آليا)]

[٣] [قرة عين المحتاج في شرح مقدمة صحيح مسلم بن الحجاج (١/ ٣٤٤)]

أنواع الحديث المنكر

تقسیم باعتبار سند و متن

١. المنكر باعتبار الإسناد

- الزيادة على الإسناد

کسی روایت کے سلسلہ رواۃ میں ایسے شخص کو داخل کرلینا جس کا اس حدیث کے روایت سے کوئی تعلق نہ ہو۔ علوم حدیث کی اصطلاح میں اس عمل کو ادراج اور ایسی حدیث کو مدرج کہا جاتا ہے۔

مثال:

- همام بن يحيى بن دينار(١)

عن عبد الله بن أحمد قال: قال أبي: كان يحيى ينكر على همام أنه يزيد في الإسناد

- القاسم بن غُصْن(٢)

كان من يروي المناكير عن المشاهير، ويقلب الأسانيد حتى يرفع المراسيل ويسند الموقوف، لا يجوز الاحتجاج به إذا انفرد، فأما فيما وافق الثقات فإن اعتبر معتبر لم أر بذلك بأسًا

---

(١) [إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٤٩٦٧]

(٢) [المجروحين من المحدثين:٨٧٥]

- محمد بن سليم أبو هلال الراسبي[1]

وكان أبو هلال شيخا صدوقا إلا أنه كان يخطىء كثيرا من غير تعمد حتى صار يرفع المراسيل ولا يعلم وأكثر ما كان يحدث من حفظه فوقع المناكير في حديثه من سوء حفظه

- الوليد بن محمد الموقري أبو بشر البلقاوي[2]
- قال بن حبان كان لا يبالي ما دفع إليه قرأه روى عن الزهري أشياء موضوعة لم يروها الزهري قط وكان يرفع المراسيل ويسند الموقوف لا يجوز الاحتجاج به بحال ----- قال أبو داود ضعيف قال لي محمد بن يحيى شيخان تجيء عنهما أحاديث عن الزهري صحاح ومناكير الوليد بن محمد الموقري وعبد الرحمن بن يزيد بن تميم

ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ بن بدیل کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

حدثنا أبو يعلى، حدثنا أبو هشام الرفاعي، حدثنا زيد بن حباب، حدثنا عبد الله بن بديل بن ورقاء، عن الزهري عن سالم بن عبد الله، عن أبيه عن عمر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشؤم في ثلاث في الدار والمسكن والمرأة.

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

---

[1] [المجروحين من المحدثين:٩٧٩]

[2] [تهذيب التهذيب:٢٥٠]

قول أبي هشام هو خطأ زيادة عمر في هذا الإسناد ويزيد فيه، عن الزهري عبد الله بن بديل هذا، وعبد الله بن بديل له غير ما ذكرت مما ينكر عليه من الزيادة في متن أو في إسناد(١)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُحَمَّدَ بْنَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْفَقِيهَ الصَّيْدَلَانِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ حَفْصَوَيْهِ، نَيْسَابُورِيٌّ صَاحِبُ حَدِيثٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيَّ يَقُولُ: قُلْتُ لِقُتَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ: مَعَ مَنْ كَتَبْتَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدِيثَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ،؟ فَقَالَ: كَتَبْتُهُ مَعَ خَالِدٍ الْمَدَائِنِيِّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: وَكَانَ خَالِدٌ الْمَدَائِنِيُّ هَذَا يُدْخِلُ الْأَحَادِيثَ عَلَى الشُّيُوخِ قَالَ الشَّيْخُ: وَإِنَّمَا أَنْكَرُوا مِنْ هَذَا رِوَايَةَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، فَأَمَّا رِوَايَةُ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ فَهِيَ مَحْفُوظَةٌ صَحِيحَةٌ(٢)

اسی طرح امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سعید بن عبد الرحمٰن عليك بالعلانية، وإياك والسر **کو مرفوع بیان کرتے ہیں جبکہ یہ موقوف ہے اور یہ سعید کے مناکیر میں سے ہے۔**

(١) [الكامل في ضعفاء الرجال (٥/ ٣٥٨)]

(٢) [السنن الكبرى - البيهقي (٣/ ٢٣٢ ط العلمية)]

ومن مناكيره: قال محمد بن الصباح: حدثنا سعيد بن عبد الرحمن، عن عبيد الله، عن نافع، عن ابن عمر - أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: عليك بالعلانية، وإياك والسر

رواه محمد بن بشر، عن عبيد الله، عن يونس، عن الحسن - أن عمر قاله[١].

اسی طرح عیسیٰ بن ابراہیم بن طہمان الہاشمی مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں۔

عن عيسى بن إبراهيم القرشي عن سلمة بن سليمان الجزري عن مروان بن سالم، عَنِ ابن كردوس، عَن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أحيي ليلة العيد وليلة النصف من شعبان لم يمت قلبه يوم تموت القلوب

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان الاعتدال میں فرماتے ہیں وهذا حديث منكر مرسل[٢].

کیونکہ ایک تو انہوں نے مرسل کو مرفوع کر دیا یعنی زیادۃ فی الاسناد کا ارتکاب کیا اور عیسیٰ بن ابراھیم کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے۔

- النقصان على الإسناد

کسی روایت کے سلسلہ رواۃ ایک یا ایک سے زائد رواۃ کو ساقط کر دینا۔ عموما ایسا کسی راوی کے عیب کو چھپانے کے لئے بھی کیا جاتا ہے۔ یہاں سے تدلیس اور منکر کے مابین ربط

---

(١) [ميزان الاعتدال (٢/ ١٤٨)]

(٢) [ميزان الاعتدال (٣/ ٣٠٨)]

کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اسی وجہ سے بہت سے ایسے رواۃ ہیں جن پر مدلس ہونے اور منکر الحدیث ہونے کا حکم بیک وقت لگ جاتا ہے۔

مثال:

- سعيد بن الْمَرْزُبَان أَبُو سعد الْبَقَّال الْأَعْوَر الْعَبْسِي الْكُوفِي[١]
قَالَ الْبُخَارِيّ مُنكر الحَدِيث وَقَالَ النَّسَائِيّ ضَعِيف وَقَالَ ابْن حبَان كثير الْوَهم فَاحش الْخَطَأ وَقَالَ أَبُو أُسَامَة كَانَ ثِقَة وَقَالَ أَبُو زرْعَة صَدُوق مُدَلّس

- عبد الوهاب" بن عطاء الخفاف أبو نصر العجلي[٢]
قال البخاري يدلس عن ثور وأقوام أحاديث مناكير

- عباد بن منصور الباجي أبو سلمة البصري[٣]
عن أحمد كانت أحاديثه منكرة وكان قدريا وكان يدلس

- الفضل بن دكين[٤]
كان يدلس أحاديث مناكير

- يحيى بن أبي حية أبو جناب الكلبي الكوفي[٥]

---

[١] [الضعفاء والمتروكون:١٤٣٧]

[٢] [تهذيب التهذيب:٨٣٨]

[٣] [تهذيب التهذيب:١٧٢]

[٤] [تهذيب التهذيب:٥٠٥]

[٥] [تهذيب التهذيب:٣٤٠]

قال عبد الله بن أحمد عن أبيه أحدايثه مناكير وقال عبد الله الدورقي عن بن معين: ليس به بأس إلا أنه كان يدلس **----** قال أبو زرعة صدوق غير أنه كان يدلس وقال بن خراش كان صدوقا وكان يدلس وفي حديثه نكرة

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان الاعتدال میں مندرجہ ذیل حدیث بیان فرماتے ہیں۔

يُوْنُسُ بنُ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنِ الشَّافِعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بنِ خَالِدٍ الجَنَدِيِّ، عَنِ أبَانَ بنِ صَالِحٍ، عَنِ الحَسَنِ، عَنِ أَنَسٍ: عَنِ النَّبِيِّ –صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ– قَالَ: (لاَ يَزْدَادُ الأَمْرُ إِلاَّ شِدَّةً، وَلاَ الدُّنْيَا إِلاَّ إِدْبَاراً، وَلاَ النَّاسُ إِلاَّ شُحّاً، وَلاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلاَّ عَلَى شِرَارِ النَّاسِ، وَلاَ مَهْدِيَّ إِلاَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ)

اور پھر اس کے سند پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ روایت منکر ہے۔یونس بن عبد الاعلی کا سماع امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں۔ بعض طرق میں یہ وضاحت موجود ہے کہ انہوں نے یہ حدیث کسی مجہول شخص سے سنی ہے۔

وَهُوَ خَبَرٌ مُنْكَرٌ، تَفَرَّدَ بِهِ يُوْنُسُ بنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَحَدُ الثِّقَاتِ، وَلَكِنَّهُ مَا أَحْسِبُهُ سَمِعَهُ مِنَ الشَّافِعِيِّ، بَلْ أَخْبَرَهُ بِهِ مُخْبِرٌ مَجْهُوْلٌ، لَيْسَ بِمُعْتَمَدٍ، وَقَدْ جَاءَ فِي بَعْضِ طُرُقِهِ الثَّابتَةِ عَنْ يُوْنُسَ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنِ الشَّافِعِيِّ، فَذَكَرَه[1]

- التخليط والابدال فى الإسناد

---

[1] [سير أعلام النبلاء (١٠/ ٦٧)]

کسی روایت کے سلسلہ رواۃ ایک راوی یا پوری سند دوسے راوی یا سند سے تبدیل ہوجائے۔حدیث کے ایک یا زیادہ راوی تبدیل کرنے سے حدیث میں مخالفت اور تفرد کی صورت بن جاتی ہے جو نکارت پر منتج ہوتی ہے۔

مثال:

١. أحمد بن عبد الله بن ميسرة أبو ميسرة الحراني[١]

حدث عن الثقات بالمناكير، ويحدث عمن لا يعرف، ويسرق حديث الناس.

٢. عبد الرحمن بن واقد بن مسلم[٢]

قال ابن عدي: حدث بالمناكير عن الثقات، ويسرق الحديث

٣. يحيى بن هاشم السمسار الغساني[٣]

وهو يروي أيضا عن إسماعيل بن أبي خالد وأبي حنيفة وغيرهم بالمناكير يضعها عليهم، ويسرق حديث الثقات، وهو متهم في نفسه أنه لم يلق هؤلاء وعامة حديثه عن هؤلاء وغيرهم إنما هو مناكير وموضوعات ومسروقات، وهو في عداد من يضع الحديث

٤. جعفر بن عبد الواحد الهاشمي[٤]

---

(١) [الكامل في ضعفاء الرجال:١٦]

(٢) [إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٣٢٦٨]

(٣) [الكامل في ضعفاء الرجال:١٦]

(٤) [الكامل في ضعفاء الرجال:٣٤٧]

منكر الحديث عن الثقات، ويسرق الحديث

٥. عمرو بن مالك النكري بصري[١]

منكر الحديث عن الثقات، ويسرق الحديث

ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ ذیل حدیث کو الکامل فی الضعفاء الرجال میں نقل کرتے ہیں۔

ثابت بن حماد عن سعيد، عن قتادة، عن أنس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم الناس ما في الصف المقدم لكانت قرعة

اور اس سند میں تبدیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

هذا الحديث وهم فيه ثابت بن حماد، وإنما يرويه قتادة، عن أبي رافع، عن أبي هريرة --- ثابت بن حماد له غير هذه الأحاديث أحاديث يخالف فيها وفي أسانيدها الثقات وأحاديثه مناكير ومقلوبات[٢]

اسی ابدال فی الاسناد پر ابن عدی کے الکامل میں سے ایک اور مثال پیش کرتے ہیں۔

عن قتادة عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في السماء بيت، يقال له: المعمور بحذا بيت الله يحجه كل يوم سبعون ألفا من الملائكة ثم لا يعودون فيه إلى يوم القيامة. وهذا منكر، عن قتادة بهذا الإسناد وروي، عن الزهري عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة هذا الحديث ورواه، عن الزهري روح بن جناح وقد أنكرت عليه أيضا[٣]

---

[١] [الكامل في ضعفاء الرجال:١٣١٥]

[٢] [الكامل في ضعفاء الرجال (٢/ ٣٠٣)]

[٣] [الكامل في ضعفاء الرجال (٦/ ٤٥٥)]

- الوضع فی الإسناد

سنداً موضوع حدیث پر بھی بعض اوقات منکر کا اطلاق ہو جاتا ہے جیسا کہ اصطلاحی تعریف کے باب میں گزر چکا ہے۔ عبد الفتاح ابو غدہ نے منکر کے بحث میں الموقظہ کے حاشیہ پر اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

وقد كثر منهم إطلاقُ (المنكر) على الحديث (الموضوع)» إشارةٌ منهم إلى نكارةٍ معنا مع ضع إسناده؛ وبُطلانٍ ثبوته؛ كما تراه شائعاً منتشراً في كتب (الموضوعات) وكتب الضعفاء والمجروحين» مثل كتاب «ميزان الاعتدال في نقد الرجال» للمؤلف الذهبي» و «تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة» لابن عرق وغير هذين الكتابين.

مثال:

- أبو الدرداء الرهاوي[1]

هذا منكر الحديث لا أصل له.

- محمد بن عيسى بن عيسى بن تميم[2]

وكان منكر الحديث ولم يكن بشيء وكان عند أصحاب الحديث يكذب

- مُحَمَّد بن الفرات التميمي[3]

قَال البُخارِيُّ: منكر الحديث رماه أَحْمَد بالكذب.

---

(١) [ميزان الاعتدال في نقد الرجال:١٠١٧٢]

(٢) [لسان الميزان:٧٢٨٩]

(٣) [تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٥٥٤٠]

- مُحَمَّد بن عبد الرحمن[١]

قَال أَبُو جعفر العقيلي: حديثه منكر، ليس له أصل

- مُحَمَّد بن زياد اليشكري الطحان الكوفي[٢]

قَال عَمْرو بن علي: متروك الحديث، كذاب، منكر الحديث

ذیل میں تین احادیث بھی پیش کر دیتے ہیں جو موضوعی ہیں آئمہ محدثین نے ان پر جھوٹی، بے اصل ہونے اور منکر دونوں کا حکم لگایا ہے۔

- حدثنا بقية، حدثنا محمد بن زياد الألهاني، عن أبي أمامة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ذات يوم لأصحابه ألا أحدثكم عن الخضر قالوا بلى يا رسول الله قال بينما هو يمشي ذات يوم في سوق من أسواق بني إسرائيل وذكره بطوله.

قال لنا ابن عمير سألت بن عوف عن هذا الحديث فقال حديث موضوع منكر لا أصل له[٣]

- حدثنا عبد الله بن أبان بن عثمان بن حذيفة بن أوس الثقفي، يكنى أبا عبيد بالطائف، حدثنا سفيان الثوري، حدثني عمرو بن دينار، عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الله عليه وسلم قال: من قاد مكفوفا أربعين ذراعا أدخله الله الجنة.

---

(١) [تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٥٤١٦]

(٢) [تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٥٢٢٤]

(٣) [الكامل في ضعفاء الرجال (٢/ ٢٦٧)]

وهذا الحديث بهذا الإسناد باطل وكان عند هذا الشيخ عن عبد الله بن محمد بن يوسف أحاديث للثوري غير هذا مشاهير وهذا الحديث منكر عن الثوري بهذا الإسناد والشيخ مجهول والله أعلم[١].

- عن عبد الله بن نافع، عن مالك، عن ربيعة، عن أنس، قال: دخل علي رضي الله عنه فتزحزح له النبي صلى الله عليه وسلم.
  وهذا منكر كذب على مالك[٢].

٢. المنكر باعتبار المتن

کسی بھی روایت کے جانچ پرکھ کا اصل مقصد اس کے متن کے صحت کا یقین کرنا ہوتا ہے۔ جب کسی بھی متن پر منکر کا حکم لگ جائے تو وہ قابل استدلال نہیں رہتا۔ کیونکہ منکر غیر مقبول حدیث کے بدترین اقسام میں سے ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الحديث عن الضعفاء قد يحتاج إليه في وقت، والمنكر أبداً منكر[٣].

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: أن الشاذ والمنكر مما لا يعتد به ولا يستشهد به بل إن وجوده وعدمه سواء[٤]

مثال:

---

[١] [الكامل في ضعفاء الرجال (٥/ ٣٨٠)]

[٢] [ميزان الاعتدال (٣/ ١٨٣)]

[٣] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية المروذي وغيره ت وصي الله عباس (ص١٦٣)]

[٤] [صلاة التراويح - الألباني (ص٦٦)]

"كُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ، فَإِنَّ ابْنَ آدَمَ إِذَا أَكَلَهُ غَضِبَ الشَّيْطَانُ وَقَالَ: عَاشَ ابْنُ آدَمَ حَتَّى أَكَلَ الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ"

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے میزان الاعتدال میں اس روایت کے بارے میں کہا ہے۔ هذا حديث منكر

اس حدیث کو ہشام سے بیان کرنے میں یحیی بن محمد بن قیس ابو زکیر متفرد ہیں۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو زکیر کو متابعات میں ذکر کیا ہے۔ انفرادی حیثیت میں یہ تحمل حدیث کے اہل نہیں گردانے جاتے بلکہ بعض آئمہ جیسے کہ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ، عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ضعیف بھی کہا ہے۔ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے الکامل میں ان کی چار احادیث جن میں یہ روایت بھی شامل ہے بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

وعامة أحاديثه مستقيمة إلا هذه الأحاديث التي بينتها

- نكارة المعنى

چونکہ اس سارے نقد، جرح و تعدیل، اصول و ضوابط کا مقصد ہی یہی ہے کہ متون ہمیں محفوظ اور درست حالت میں مل سکیں، اس لئے ان متون کہ معنیٰ کی درستگی و عمدگی ان سب کاوشوں کی غایت و مقصود ہے۔

محدثین جب بھی کسی روایت کے معنیٰ میں نکارت محسوس کرتے ہیں تو اس کے سند میں بھی کچھ نہ کچھ خلل مل ہی جاتا ہے۔ معلمی یمانی فرماتے ہیں۔

من تتبع كتب تواريخ رجال الحديث وتراجمهم وكتب العلل وجد كثيراً من الأحاديث يطلق الأئمة عليها «حديث منكر. باطل. شبه الموضوع. موضوع»

وكثيراً ما يقولون في الراوي «يحدث بالمناكير، صاحب مناكير، عنده مناكير منكر الحديث» ومن أنعم النظر في أحاديثهم والطعن فيمن جاء بمنكر صار الغالب أن لا يوجد حديث منكر إلا وفي سنده مجروح، أو خلل[١]

نکارۃ المعنیٰ کے لئے آئمہ محدثین نے کچھ مقاییس مقرر کئے ہیں جن پر متن حدیث کو پرکھا جاتا ہے۔ مثلاً

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ الجرح و التعدیل میں فرماتے ہیں: في علامات الصحيح «أن يكون كلاماً يصلح أن يكون من كلام النبوة»[٢]

اسی طرح حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ المنار المنیف میں ایسے جامع قواعد بیان فرماتے ہیں[٣]۔

١. اشْتِمَالُهُ عَلَى أَمْثَالِ هَذِهِ الْمُجَازَفَاتِ الَّتِي لا يَقُولُ مِثْلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٢. تَكْذِيبُ الْحِسِّ لَهُ

٣. سَمَاجَةُ الْحَدِيثِ وَكَوْنُهُ مِمَّا يُسْخَرُ مِنْهُ كَحَدِيثِ: "لَوْ كَانَ الأَرُزُّ رَجُلا لَكَانَ حَلِيمًا مَا أَكَلَهُ جَائِعٌ إِلا أَشْبَعَهُ" فَهَذَا مِنَ السَّمِجِ الْبَارِدِ الَّذِي يُصَانُ عنه كلام العقلاء فضلا عن كلام سَيِّدِ الأَنْبِيَاءِ

٤. مناقصة الْحَدِيثِ لِمَا جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ الصَّرِيحَةُ مُنَاقِضَةً بينة

---

[١] [الأنوار الكاشفة لما في كتاب أضواء على السنة (ص٢٦٣ ط السلفية)]

[٢] [الجرح والتعديل - ابن أبي حاتم (١/ ٣٥١)]

[٣] [المنار المنيف في الصحيح والضعيف (ص٥٠)]

٥. أَنْ يَدَّعِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ أَمْرًا ظَاهِرًا بِمَحْضَرٍ مِنَ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ وَأَنَّهُمُ اتَّفَقُوا عَلَى كِتْمَانِهِ وَلَمْ يَنْقُلُوهُ

٦. أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ بَاطِلا فِي نَفْسِهِ فَيَدُلُ بُطْلانِهِ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَلامِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٧. أَنْ يَكُونَ كَلامُهُ لا يُشْبِهُ كَلامَ الأَنْبِيَاءِ فَضْلا عَنْ كَلامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي هُوَ وَحْيٌ يُوحَى كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى {وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلاّ وَحْيٌ يُوحَى} أَيْ وَمَا نُطْقُهُ إِلا وَحْيٌ يُوحَى فَيَكُونُ الْحَدِيثُ مِمَّا لا يُشْبِهُ الْوَحْيَ بَلْ لا يُشْبِهُ كَلامَ الصَّحَابَةِ

٨. أَنْ يَكُونَ فِي الْحَدِيثِ تَارِيخُ كَذَا وَكَذَا

٩. أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ بوصف الأطباء والطرقية أشبه وأليق

١٠. أَحَادِيثُ الْعَقْلِ كُلُّهَا كِذْبٌ

١١. الأَحَادِيثُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْخَضِرُ وَحَيَاتُهُ كُلُّهَا كِذْبٌ وَلا يَصِحُّ فِي حَيَاتِهِ حَدِيثٌ وَاحِدٌ

١٢. أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ مِمَّا تَقُومُ الشَّوَاهِدُ الصَّحِيحَةُ عَلَى بِطْلانِهِ

١٣. مُخَالَفَةُ الْحَدِيثِ صَرِيحَ الْقُرْآنِ

١٣. أَحَادِيثُ صَلَوَاتِ الأَيَّامِ وَاللَّيَالِي كَصَلاةِ يَوْمِ الأَحَدِ وَلَيْلَةِ الأحد ويوم الإثنين وليلة الاثْنَيْنِ إِلَى آخِرِ الأُسْبُوعِ كُلُّ أَحَادِيثِهَا كَذِبٌ

١٥. أَحَادِيثُ صَلاةِ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

١٦. رَكَاكَةُ أَلْفَاظِ الْحَدِيثِ وَسَمَاجَتُهَا بِحَيْثُ يَمُجُّهَا السَّمْعُ وَيَدْفَعُهَا الطَّبْعُ وَيَسْمُجُ معناها لِلْفَطِنِ

١٧. أَحَادِيثُ ذَمِّ الْحَبَشَةِ وَالسُّودَانِ كُلُّهَا كَذِبٌ

١٨. أحاديث ذم الترك وأحاديث ذَمِّ الْخِصْيَانِ وَأَحَادِيثُ ذَمِّ الْمَمَالِيكِ

١٩. مَا يُقْتَرَنُ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْقَرَائِنِ الَّتِي يُعْلَمُ بِهَا أَنَّهُ بَاطِلٌ

٢٠. أَحَادِيثُ اتِّخَاذِ الدَّجَاجِ وَلَيْسَ فِيهَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

٢١. أَحَادِيثُ ذَمِّ الأَوْلادِ كُلُّهَا كَذِبٌ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا

٢٢. أَحَادِيثُ الاكْتِحَالِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَالتَّزَيُّنِ وَالتَّوْسِعَةِ وَالصَّلاةِ فِيهِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ فَضَائِلَ لا يَصِحُّ مِنْهَا شَيْءٌ وَلا حَدِيثٌ وَاحِدٌ وَلا يَثْبُتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْءٌ غَيْرُ أَحَادِيثِ صِيَامِهِ وَمَا عَدَاهَا فَبَاطِلٌ.

٢٣. ذِكْرُ فَضَائِلَ السُّوَرِ وَثَوَابِ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ كَذَا فله أجر كَذَا" مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلَى آخِرِهِ كَمَا ذَكَرَ ذَلِكَ الثَّعْلَبِيُّ وَالْوَاحِدِيُّ فِي أَوَّلِ كُلِّ سُورَةٍ وَالزَّمَخْشَرِيُّ فِي آخِرِهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَظُنُّ الزَّنَادِقَةُ وَضَعُوهَا.

ان تمام قواعد کے تحت حافظ ابن قیم متعدد مثالیں پیش کرتے ہیں جو اس لائق ہیں کہ ان کو تفصیلا پڑھا جائے۔ ان میں سے اکثر احادیث من گھڑت ہیں۔ چند مثالیں جو منکر سے متعلق ہوں ذیل میں ہم پیش کرتے ہیں۔

مثال:

امام جورقانی رحمۃ اللہ علیہ روایت بیان فرماتے ہیں۔

أَخْبَرَنَا بُنْدَارُ بْنُ مُوسَى بْنِ بُنْدَارٍ الْفَارِسِيُّ، أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الشِّيرَازِيُّ، بِهَا، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ يُوسُفَ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ وَثَلاثِ مِائَةٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْجَارودِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو

بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: " رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاسْتَنْشَقَ، وَاسْتَنْثَرَ يَعْنِي: امْتَخَطَ ثُمَّ غَسَلَ سَاعِدَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ، ثُمَّ مَسَحَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ".

اس کے بعد اس حدیث پر حکم لگاتے ہیں کہ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ[١]

یہ روایت قرآن اور سنت ثابتہ کے خلاف ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

اسی طرح سنت ثابتہ رسول اللہ ﷺ کا پاوں کو دھونا ہے مسح کرنا نہیں۔ اس کے سند کے بارے میں امام جورقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مَدَارُهُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ.

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ لَيْسَ بِشَيْءٍ، حَرَقْنَا حَدِيثَهُ مُنْذُ دَهْرٍ مِنَ الدَّهْرِ. قَالَ الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقولُ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَدْ رَأَيْتُهُ، وَلَيْسَ هُوَ بِثِقَةٍ.

---

[١] [الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير (١/ ٥١٣)]

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ الرَّازِيُّ: سَأَلْتُ أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ؟ فَقَالَ: ضَعِيفٌ، كَأَنَّ حَدِيثَهُ مَوْضُوعٌ[1]

اسی طرح امام جورقانی رحمۃ اللہ علیہ بَابٌ: فِي تَوْقِيتِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ **میں بیان کرتے ہیں۔**

أَخْبَرَنَا حَمَدُ بْنُ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ لَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَاجَهْ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَعَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رُزَيْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قُطْنٍ، عَنْ عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ الْقِبْلَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: يَوْمًا؟ قَالَ: وَيَوْمَيْنِ، قَالَ: يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: وَثَلَاثًا، حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا، قَالَ لَهُ: وَمَا بَدَا لَكَ "

اس روایت کے ذکر کرنے کے بعد امام جورقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ[2]

---

[1] [الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير (١/ ٥١٤)]

[2] [الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير (١/ ٥٦٨)]

رسول اللہ ﷺ کے سنت ثابتہ سے ہمیں مسح علی الخفین کا پتہ چلتا ہے اور اس روایت کا معنٰی اس کے صراحتا خلاف ہے۔ جب اس کے سند پر نظر ڈالی جائے تو اس میں بھی ہمیں مدار حدیث جن رواۃ پر نظر آتا ہے وہ مجہول ہیں۔ امام جورقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : وَمَدَارُهُ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رُزَيْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَيُّوبَ بْنِ قُطْنٍ، عَنْ عُبَادَةَ، عَنِ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ وَأَيُّوبَ بْنِ قُطْنٍ مَجْهُولُونَ[١]

اسی طرح ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ الكامل في ضعفاء الرجال میں عن أنس أنه قال القرآن كلام الله وليس كلام الله مخلوق کے بارے میں فرماتے ہیں: وهذا الحديث، وإن كان موقوفا على أنس فهو منكر لأنه لا يعرف للصحابة الخوض في القرآن[٢]

اسی طرح کی ایک مثال امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ عمرو بن حکام کی ایک روایت نقل کرتے ہیں جو کہ تاریخ و عقل کے اعتبار سے محال ہے۔

حدثنا شعبة، عن علي بن زيد، عن أبي المتوكل، عن أبي سعيد، قال: أهدى ملك الروم إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم هدايا فكان فيها جرة زنجبيل فأطعم كل إنسان قطعة، وأطعمني قطعتين.

اس روایت کے متن پر امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ دو طرح سے جرح کرتے ہیں۔

---

[١] [الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير (١/ ٥٦٩)]

[٢] [الكامل في ضعفاء الرجال (٢/ ٦٠)]

قلت: هذا منكر من وجوه: أحدهما أنه لا يعرف أن ملك الروم أهدى شيئا إلى النبي صلى الله عليه وسلم.

وثانيهما أن هدية الزنجبيل من الروم إلى الحجار شئ ينكره العقل، فهو نظير هدية التمر من الروم إلى المدينة النبوية[1].

علاوہ ازیں اس کو روایت کرنے والا عمرو بن حکام ہے جس پر شدید جرح بھی منقول ہے۔

* قال البخاري: ضَعَّفَه عَلِيٌّ. "التاريخ الكبير" ٦/ ٢٥٣٢. و"التاريخ الصغير" ٢/ ٣٣٥، و"الضعفاء الصغير" ٢٥٨ وزاد: والنَّاس.

* وقال مسلمٌ: تُرِكَ حديثُه. "الكنى" الورقة ٧٣.

* وذكره أبو زُرْعة الرازيُّ في "أسامي الضعفاء" ٢٣٢.

* وقال أبو حاتم وأبو زُرْعة الرازيان: ليس بِقَويٍّ. قال أبو زُرْعة: كان قَدِمَ الرَّيَّ، فكتب عنه أخي أبو بكر. "علل الحديث" ٩٠٦.

* وقال الآجُريُّ: سألتُ أبا داود عن عَمرو بن حَكَّام؟ فقال: ليس بِشَيء. "سؤالاته" ٣/ ٢٤٠.

وقال الآجُريُّ أيضًا: سمعتُ أبا داود يقول: أُنكر على عَمرو بن حَكّام حديث الزنجبيل. "سؤالاته" ٤/ الورقة ١٠.

وقال أيضًا: سألتُ أبا داود عن عَمرو بن حَكّام؟ فقال: تركوا حديثه لحال حديث الزنجبيل. "سؤالاته" ٥/ الورقة ١٣.

[1] [ميزان الاعتدال (٣/ ٢٥٤)]

* وقال النسائيُّ: متروكُ الحديثِ، بصريٌّ. "الضعفاء والمتروكون" ٤٧٢[١].

اسی طرح فضائل کے باب میں منکر متن جہاں بے دریغ مبالغہ کیا گیا ہو اس کی صرف دو مثالیں ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی العلل لامتناھیہ سے پیش کرتے ہیں۔

- أَخْبَرَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ خَيْرُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ نا أَبُو طَاهِرِ بْنُ الْعَلَّافِ قَالَ أَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي داؤد قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ نا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى أَنَّ شُجَاعًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:" مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ"[٢].

قَالَ أَحْمَدُ: بْنُ حَنْبَلٍ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَشُجَاعٌ وَالسَّرِيُّ لا أَعْرِفُهُمَا.

- أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ قَالَ نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُتَيْقِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الدَّخِيلِ قَالَ نا أَبُو جَعْفَرٍ الْعَقِيلِيُّ قَالَ نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ نا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"يَنْزِلُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي آخِرِ سَاعَاتٍ بَقِينَ مِنَ اللَّيْلِ فَيَنْظُرُ اللَّهُ فِي السَّاعَةِ الأُولَى مِنْهُنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي لا يَنْظُرُ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُ فَيَمْحُو مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَيَنْظُرُ فِي

---

[١] [الجامع في الجرح والتعديل (٢/ ٢٨٠)]

[٢] [العلل المتناهية في الأحاديث الواهية (١/ ١٠٥)]

السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فِي عَدْنٍ وَهِيَ مَسْكَنُهُ الَّتِي يَسْكُنُ فِيهَا لا يَكُونُ مَعَهُ فيها إلا الأنبياء والشهداء والصد يقون وَفِيهَا مَا لَمْ يَرَ أَحَدٌ وَلا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ يَهْبِطُ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ أَلا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ أَلا سَائِلٌ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ أَلا دَاعٍ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ".

قَالَ الْمُؤَلِّفُ: هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ عَمَلِ زِيَادَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ لَمْ يُتَابِعْهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ الْبُخَارِيُّ هُوَ مُنْكَرُ الحديث وقال بن حَبَّانَ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ جِدًّا يَرْوِي الْمَنَاكِيرَ عَنِ الْمَشَاهِيرِ فَاسْتَحَقَّ التَّرْكَ[١]

رسول اللہ ﷺ کے بعد جب باطل فرقوں کا ظہور ہوا تو انہوں نے بھی بہت سی احادیث اپنے فضائل میں وضع کی۔ ان میں سے چند جن پر آئمہ محدثین منکر کا حکم لگاتے ہیں یا ان کے رواۃ کو منکر الحدیث کہا گیا ہے بیان کرتے ہیں۔

- أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْحَدَّادُ، فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْحَافِظُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّبَرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مِينَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعَودٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ وَفْدِ الْجِنِّ، قَالَ: فَتَنَفْسَ، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نُعِيَتْ إِلَيَّ

---

[١] [العلل المتناهية في الأحاديث الواهية (١/ ٢٥)]

نَفْسِي يَا ابْنَ مَسْعُودٍ»، قُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ، قَالَ: «مَنْ؟»، قُلْتُ: أَبُو بَكْرٍ، فَسَكَتَ ثُمَّ مَضَى سَاعَةً، ثُمَّ تَنَفَّسَ، فَقُلْتُ: مَا شَأْنُكَ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي يَا ابْنَ مَسْعُودٍ» ، قَالَ: قُلْتُ: فَاسْتَخْلِفْ، قَالَ: «مَنْ؟» ، قُلْتُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَئِنْ أَطَاعُوهُ، لَيَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ أَجْمَعِينَ أَكْتَعِينَ» .

هَذَا حَدِيثٌ بَاطِلٌ، تَفَرَّدَ بِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، مِينَا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ: مِينَا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ هَمَّامٌ، أَبُو عَبْدِ الرَّزَّاقِ، لَيْسَ بِثِقَةٍ. وَقَالَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي حَاتِمٍ الرَّازِيُّ: سَأَلْتُ أَبِي عَنْ مِينَا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ؟ فَقَالَ: مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، رَوَى أَحَادِيثَ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاكِيرَ، لَا يُعْبَأُ بِحَدِيثِهِ، كَانَ يَكْذِبُ[1]

- أَنَا أَبُو مَنْصُورٍ الْقَزَّازُ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ ثَابِتٍ الْخَطِيبُ قَالَ أَخْبَرَنَا هِلالُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَفَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمُّوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي محمد بن إسحاق المقرىء قَالَ نا عَلِيُّ بْنُ حَمَّادٍ الْخَشَّابُ قَالَ نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ نا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ نا سُلَيْمَانُ بْنُ مَهْرَانَ قَالَ نا جَابِرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"لَيْلَةَ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

---

[1] [الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير (١/ ٢٧٧)]

عَلِيٌّ حَبِيبُ اللَّهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللَّهِ فَاطِمَةُ أَمَةُ اللَّهِ عَلَى من باغضهم لَعْنَةُ اللَّهِ".

قَالَ الْخَطِيبُ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَعَلِيُّ بْنُ حَمَّادٍ مُسْتَقِيمُ الرِّوَايَاتِ لا يَحْتَمِلُ مِثْلَ هَذَا وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بن إسحاق المقرىء كَثِيرُ الْمَنَاكِيرِ[1].

آئمہ محدثین بعض اوقات ان متفرد روایات پر بھی منکر کا حکم لگا دیتے ہیں جن پر ان کو اطمینان قلبی نہیں حاصل ہوتا۔

حَدثنِي أَبُو عمر قَالَ حَدثنِي أَبُو أُسَامَة قَالَ كنت عِنْد سُفْيَان فحدثه زَائِدَة عَن شُعْبَة عَن سَلمَة بن كهيل عَن سعيد بن جُبَير فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَات وَالْأَرْض إِلَّا من شَاءَ الله قَالَ هم الشُّهَدَاء فَقَالَ لَهُ سُفْيَان إِنَّك لثقة وَإِنَّك لتحدثنا عَن ثِقَة وَمَا يقبل قلبِي إِن هَذَا من حَدِيث سَلمَة فَدَعَا بِكِتَاب فَكتب من سُفْيَان بن سعيد إِلَى شُعْبَة وَجَاء كتاب شُعْبَة من شُعْبَة إِلَى سُفْيَان إِنِّي لم أحدث بِهَذَا عَن سَلمَة وَلَكِن حَدثنِي عمَارَة بن أبي حَفْصَة عَن حجر الهجري عَن سعيد بن جُبَير[2]

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی ہے کہ اطمینان قلبی سے مراد یہ نہیں کہ ہر شخص اپنے اطمینان نہ ہونے کا دعویٰ پیش کر دے یا یہ اطمینان ان کو کسی حدیث کے

---

[1] [العلل المتناهية في الأحاديث الواهية (١/ ٢٥٧)]

[2] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٢/ ٤٥٤)]

ان کے عقل سے موافق نہ ہونے کی وجہ سے حاصل نہ ہو۔ بلکہ اول تو یہ اطمینان اس وجہ سے حاصل نہیں ہوتا کہ اگرچہ بظاہر سند حدیث میں کوئی عیب نظر نہ آتا ہو مگر محدث کا حفظ، ذوق و فہم حدیث کسی عیب کی طرف رہنمائی کر رہا ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ مقام کہ ان کے عدم اطمینان یا عدم معرفت حدیث کو اہمیت دی جائے، صرف علل الحدیث کے اطباء کا ہے۔ امام اوزاعی فرماتے تھے:

كُنَّا نَسْمَعُ الْحَدِيثَ، فَنَعْرِضُهُ عَلَى أَصْحَابِنَا كَمَا يَعْرِضُ الدِّرْهَمَ الزَّائِفَ، فَمَا عَرَفُوا مِنْهُ أَخَذْنَا بِهِ، وَمَا أَنْكَرُوا تَرَكْنَا[١]

عمرو بن علی الفلاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

حديث ليس يعرفه محمد بن إسماعيل ليس بحديث[٢]

اسی طرح اسحاق بن راویہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نقل ہے۔

وقال ابن وارة: سمعت إسحاق بن راهويه، يقول: كل حديث لا يعرفه أبو زرعة فليس له أصل[٣]

عبدالرحمن بن مہدی سے پوچھا گیا کہ آپ درست روایت کو جھوٹ میں سے کیسے پہچان لیتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: جس طرح طبیب پاگل کو پہچان لیتا ہے۔

---

[١] [المحدث الفاصل بين الراوي والواعي ت أبو زيد (ص٣٢٣)]

[٢] شرح علل الترمذي (١/ ٤٩٥)]

[٣] [شرح علل الترمذي (١/ ٤٩٢)]

أَخْبَرنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، أَخْبَرنا أَبُو الدَّرْدَاءِ الْمَرْوَزِيُّ، أَخْبَرنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرمِذِيّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ: كَيْفَ تَعْرِفُ الصَّوَابَ مِنَ الْكَذِبِ؟ قال: كما يعرف الطبيب المجنون(١).

حدیث منکر کی اس کے علاوہ دیگر اقسام بھی ہیں جن پر مستقل تفصیلی بحث ہو سکتی ہے مثلا منکر کی تقسیم باعتبار معرفت سبب انکار۔ یعنی نکارت کا سبب معلوم ہے یا مجهول۔ اسی طرح نکارت کا حکم تفرد کی وجہ سے لگ رہا ہے یا مخالفت کی وجہ سے۔ نیز جس راوی کی وجہ سے نکارت کا حکم لگ رہا ہے اس کے اعتبار سے کہ وہ کس درجے کا راوی ہے خفیف الضعف ہے یا مجہول یا متروک وغیرہ۔

(١) [الكامل في ضعفاء الرجال (١/ ١٩٨)]

حکم الحدیث المنکر

دو اصطلاحات ہمارے سامنے آتے ہیں جن کے حکم میں فرق کو ملحوظ خاطر رکھنا پڑتا ہے۔ ایک اصطلاح ہے منکر الحدیث اور دوسرا ہے حدیث منکر۔

حدیث منکر کا اطلاق اس مخصوص حدیث پر ہوتا ہے اگرچہ بعض اوقات اس کے رواۃ ثقات ہوتے ہیں۔ جبکہ منکر الحدیث کا معنی ہے کہ اس راوی کی احادیث مناکیر اور غیر مقبول ہوتی ہیں۔ منکر راوی کی احادیث قابل قبول نہیں ہوتیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ راوی جس کے بارے میں منکر الحدیث کو حکم میں بیان کروں اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔

ونقل ابن القطان أن البخاري قال: كل من قلت فيه منكر الحديث فلا تحل الرواية عنه[1]

البتہ کسی ثقہ راوی سے کوئی روایت منکر نقل کی گئی ہو تو وہ راوی کو بالکلیہ مجروح نہیں کرتی۔ اصطلاحی تعریف کی بحث میں گزر چکا ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث پر بھی منکر کا حکم لگا دیا ہے۔ ابن عدی نے الکامل میں یحیی بن معین سے یہاں تک نقل کر دیا ہے کہ جو کبھی خطا نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے۔

---

[1] [ميزان الاعتدال (١/ ٦)]، [لسان الميزان (١/ ٢٢٠)]

حَدَّثَنَا مُحَمد بْنُ الضَّحَّاكِ، وَابْنُ حَمَّادٍ قَالا: أَخْبَرنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمد سَمِعْتُ يَحْيى يقُول: مَن لا يُخْطِئُ فِي الْحَدِيثِ فَهُوَ كَذَّابٌ[١]

سفیان ثوری فرماتے ہیں:

ليس يكاد يفلت من الغلط أحد، إذا كان الغالب على الرجل الحفظ فهو حافظ، وإن غلط، وإن كان الغالب عليه الغلط ترك[٢]

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کسی شخص کی حدیث کب رد کی جائے گی تو انہوں نے فرمایا:

إِذَا رَوَى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ مَا لَا يَعْرِفُهُ الْمَعْرُوفُونَ فَأَكْثَرَ، وَإِذَا أَكْثَرَ الْغَلَطَ، وَإِذَا اتُّهِمَ بِالْكَذِبِ، وَإِذَا رَوَى حَدِيثَ غَلَطٍ مُجْتَمِعٌ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَتَّهِمْ نَفْسَهُ فَيَتْرُكْهُ طُرِحَ حَدِيثُهُ، وَمَا كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ فَارْوِ عَنْهُ[٣]

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

كَانَ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَطَاوُسٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ يذهبون الى أن لايقبلوا الْحَدِيثَ إِلَّا عَنْ ثِقَةٍ يَعْرِفُ مَا يَرْوِي وَيَحْفَظُ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ يُخَالِفُ هَذَا الْمَذْهَبَ[٤]

---

[١] [الكامل في ضعفاء الرجال (١/ ١٩١)]

[٢] [الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي (ص١٤٤)]

[٣] [المحدث الفاصل بين الراوي والواعي ت عجاج (ص٤١٠)]

[٤] [التمهيد لابن عبد البر (١/ ٣٩)]

حدیث منکر کی اصلاحی تعریف کی بحث سے ہی معلوم ہو گیا کہ منکر حدیث قابل رد اور غیر مقبول ہوتی ہے۔ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ **الکفایہ میں** بَابٌ فِي وُجُوبِ اطِّرَاحِ الْمُنْكَرِ وَالْمُسْتَحِيلِ مِنَ الْأَحَادِيثِ **میں فرماتے ہیں۔**

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «سَيَأْتِيكُمْ عَنِّي أَحَادِيثُ مُخْتَلِفَةٌ، فَمَا جَاءَكُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي، وَمَا جَاءَكُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي»(١)

یہاں اس بارے میں آئمہ محدثین کے چند اقوال پیش کریں گے۔

- فَلَوْلَا الَّذِي رَأَيْنَا مِنْ سُوءِ صَنِيعِ كَثِيرٍ مِمَّنْ نَصَبَ نَفْسَهُ مُحَدِّثًا، فِيمَا يَلْزَمُهُمْ مِنْ طَرْحِ الْأَحَادِيثِ الضَّعِيفَةِ، وَالرِّوَايَاتِ الْمُنْكَرَةِ، وَتَرْكِهِمُ الِاقْتِصَارَ عَلَى الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَةِ مِمَّا نَقَلَهُ الثِّقَاتُ الْمَعْرُوفُونَ بِالصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ(٢)
- وَكَذَلِكَ، مَنِ الْغَالِبُ عَلَى حَدِيثِهِ الْمُنْكَرُ، أَوِ الْغَلَطُ أَمْسَكْنَا أَيْضًا عَنْ حَدِيثِهِمْ(٣)
- وَدَلَّتِ السُّنَّةُ عَلَى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْأَخْبَارِ كَنَحْوِ دَلَالَةِ الْقُرْآنِ عَلَى نَفْيِ خَبَرِ الْفَاسِقِ(٤)

---

(١) [الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي (ص٤٣٠)]

(٢) [صحيح مسلم (١/ ٦)]

(٣) [صحيح مسلم (١/ ٥)]

(٤) [صحيح مسلم (١/ ٧)]

- قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ: «إِنَّ مِنَ الْحَدِيثِ حَدِيثًا لَهُ ضَوْءٌ كَضَوْءِ النَّهَارِ نَعْرِفُهُ، وَإِنَّ مِنَ الْحَدِيثِ حَدِيثًا لَهُ ظُلْمَةٌ كَظُلْمَةِ اللَّيْلِ نُنْكِرُهُ»[1]
- قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: «كُنَّا نَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَنَعْرِضُهُ عَلَى أَصْحَابِنَا، كَمَا نَعْرِضُ الدِّرْهَمَ الزَّائِفَ، فَمَا عَرَفُوا مِنْهُ أَخَذْنَا، وَمَا أَنْكَرُوا مِنْهُ تَرَكْنَا»[2]
- قال ابنُ الجوزيّ: واعلمْ أنَّ الحديثَ المنكرَ يقشعرُّ له جلدُ الطالبِ. للعلمِ ويَنْفُرُ مِنْهُ قلبُهُ في الغالبِ[3]

کچھ علماء امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور بعض محدثین کی متفرد روایت کو منکر کہنے کی وجہ سے منکر سے استدلال کے قائل ہیں اور اس وجہ سے ہر قسم کے منکر حدیث کو قابل عمل بنا لیتے ہیں۔ امام احمد کے منہج پر تفصیلاً بحث علیحدہ باب میں آئے گی مگر اس قول کے قائلین کے لئے یہ بات ہی کافی ہے کہ اِسحاق بن اِبراھیم بن ھانئ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے منکر حدیث کے تحریر کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: المنکر أبدا منکر-[شرح علل الترمذي]

---

(1) [الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي (ص٤٣١)]

(2) [الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي (ص٤٣١)]

(3) [شرح التبصرة والتذكرة ألفية العراقي (١/ ٣١٨)]

الفاظ النكارة

[عند علماء الجرح التعديل]

١. الألفاظ المصرحة بلفظ النكارة

- **الألفاظ المصرحة بلفظ النكارة، الدالة على عدم غلبة المناكير على حديث الراوي**

وہ الفاظ جو کسی راوی کی روایات میں مناکیر پر صراحت کرے مگر غلبہ مناکیر کو ظاہر نہ کریں۔ ایسی راوی کی روایات کو پرکھا جائے گا کیونکہ ان میں وہ رواۃ بھی موجود ہیں جن کی اکثر علماء جرح وتعدیل نے ثقاہت کی تصریح کی ہو اور ایسے بھی ہیں جس کی روایات صرف توابع میں مقبول ہوتی ہیں۔ ان میں سے سخت ضعیف حتیٰ کہ کذاب راوی بھی شامل ہیں۔

۱۔ تعرف و تنكر–يعرف و ينكر

ان میں سے پہلا لفظ یعنی تعرف و تنكر - يعرف و ينكر کسی راوی پر جرح مع عدالت کے ہے۔ ان رواۃ کی بعض احادیث ثقات کے موافق اور بعض ثقات کے مخالف ہوتی ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لسان المیزان، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے میزال الاعتدال، عبد الحی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے الرفع والتكميل في الجرح والتعديل میں ایسے رواۃ کو مجروحین کے پانچویں درجے میں رکھا ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح نخبة الفكر في مصطلحات أهل الأثر میں ان کو چوتھے طبقے میں شمار کیا ہے۔ جبکہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ

نے فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي میں اس کو چھٹے درجے میں شامل کیا ہے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ جرح کو تعدیل کے قریب قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں

(وَأَمَّا أَلْفَاظُ الْجَرْحِ فَمَرَاتِبُ) أَيْضًا أَدْنَاهَا مَا قَرُبَ مِنَ التَّعْدِيلِ (فَإِذَا قَالُوا: لَيِّنُ الْحَدِيثِ كُتِبَ حَدِيثُهُ وَيُنْظَرُ) فِيهِ (اعْتِبَارًا، وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ) لَمَّا قَالَ لَهُ حَمْزَةُ بْنُ يُوسُفَ السَّهْمِيُّ: إِذَا قُلْتَ فُلَانٌ لَيِّنٌ، أَيْشٍ تُرِيدُ؟ (إِذَا قُلْتُ لَيِّنُ) الْحَدِيثِ (لَا يَكُونُ سَاقِطًا) مَتْرُوكَ الْحَدِيثِ (وَلَكِنْ مَجْرُوحًا بِشَيْءٍ لَا يَسْقُطُ عَنِ الْعَدَالَةِ) . وَمِنْ هَذِهِ الْمَرْتَبَةِ مَا ذَكَرَهُ الْعِرَاقِيُّ: فِيهِ لِينٌ، فِيهِ مَقَالٌ، ضُعِّفَ، تَعَرَّفَ وَتَنَكَّرَ، وَلَيْسَ بِذَاكَ، لَيْسَ بِالْمَتِينِ، لَيْسَ بِحُجَّةٍ لَيْسَ بِعُمْدَةٍ، لَيْسَ بِمَرْضِيٍّ لِلضَّعْفِ مَا هُوَ، فِيهِ خَلَفٌ، تَكَلَّمُوا فِيهِ، مَطْعُونٌ فِيهِ، سَيِّءُ الْحِفْظِ[(١)].

مثال:

- عثمان الشَّحام، أبو سَلمة العدوي البصري، بن عبد الله. يقال: ابن ميمون[(٢)]

قال القطان: تعرف وتنكر. وقال أحمد: ليس به بأس. وقال ابن معين: ثقة

(١) [تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي (١/ ٤٠٨)]

(٢) [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٤٥٦٦]

- عبد الله بن سعيد بن أبي هند الفزاري[١]

قال أبو طالب عن أحمد ثقة ثقة وقال الدوري عن ابن معين ثقة **وقال أبو بكر بن خلاد الباهلي سألت يحيى بن سعد عنه فقال كان صالحا يعرف وينكر** وقال الآجري عن أبي داود ثقة روى عنه يحيى ولم يرفعه غيره وروى عنه مالك كلاما وقال النسائي ليس به بأس وقال أبو حاتم ضعيف الحديث وذكره ابن حبان في الثقات وقال يخطىء

- عَوْن بن عمارة، أبو محمد العبدي القيسي البصري[٢]

قال أبو حاتم: أدركته ولم أكتب عنه. **وقال البخاري تعرف وتنكر**. وقال أبو داود وغيره: ضعيف. وقال ابن عدي: ومع ضعفه يكتب حديثه.

- بشر بن عمارة الخثعمي الكوفي[٣]

قال البخاري: تعرف وتنكر. وقال النسائي: ضعيف

- مَرْزُوق بن أبي الهذيل الثقفي، أبو بكر الدمشقي[٤]

وثقه ابن خزيمة وغيره، **وقال البخاري: تعرف وتنكر**. وقال ابن عدي: أحاديثه يحمل بعضها بعضًا ويكتب حديثه.

٢. روى مناكير–يروي مناكير

---

(١) [تهذيب التهذيب:٤١٤]

(٢) [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٥٢٦٥]

(٣) [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٧٠٢]

(٤) [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٦٦٠٤]

یہ الفاظ بھی کسی راوی کی احادیث میں منکر روایات پر دلالت کرتے ہیں ماسوائے اس کے کہ غلبہ مناکیر کو ظاہر کریں۔ ابن دقیق رحمۃ اللہ علیہ شرح الإلمام بأحاديث الأحكام **میں فرماتے ہیں:** روى أحاديث مناكير، لا يقتضي بمُجرَّده تركَ روايته، حتى تكثرَ المناكير في روايته، وينتهيَ إلى أن يقال فيه: منكر الحديث- **عبدالحی لکھنوی** رحمۃ اللہ علیہ **فرماتے ہیں** وان تفرق بَين روى الْمَنَاكِير اَوْ يروي الْمَنَاكِير اَوْ فِي حَدِيثه نَكَارَة وَنَحْو ذَلِك وَبَين قَوْلهم مُنكر الحَدِيث وَنَحْو ذَلِك بَان الْعبارَات الاولى لَا تقدح الرَّاوِي قدحا يعْتد بِهِ والاخرى تجرحه جرحا معتدا بِهِ[1]

اس کے ہم مثل دیگر الفاظ میں في حديثه نكارة، يروي المناكير من المشاهير، يحدث بمناكير، له مناكير، احاديثه مناكير **وغیرہ شامل ہیں۔**

البتہ الدکتور ماہر یاسین الفحل يروى مناكير **اور** في حديثه نكارة **کے مابین فرق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ** يروى مناكير **کا اطلاق ان مواضع پر بھی ہوتا ہے جب نکارت راوی کے شیخ کے جانب سے ہو جبکہ** في حديثه نكارة **اکثر ان مواضع پر بولا جاتا ہے جب نکارت مذکورہ راوی کی طرف سے واقع ہو۔**

فرق بين قولهم: ((يروي مناكير)) وبين قولهم: ((في حديثه نكارة)). ففي الأولى أن هذا الراوي يروي المناكير، وربما العهدة ليست عليه إنما من شيوخه، وهي

---

[1] [الرفع والتكميل في الجرح والتعديل (ص٢١٠)]

تفيد أنه لا يتوقى في الرواية، أما قولهم: ((في حديثه نكارة)) فهي كثيراً ما تقال لمن وقعت النكارة منه[1]

اسی طرح یوسف بن جودة مَنْهجُ الإمَامِ الدَّارَقطنِي في نقدِ الحديث في كِتَابِ العِلَّل *میں* روى المناكير *اور* أحاديثه مناكير *کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔*

يوجد فرق واضح بين قول النُّقاد والدارقطني في الراوي أنه: " روى المناكير " وبين قولهم " أحاديثه مناكير "، فإنَّ اللفظ الأول لا يعني أنَّ صاحبه ضعيف بل قد يكون ثقة وروى عن الضعفاء، والثاني يعني أنَّ صاحبه قد يكون ضعيفاً[2].

مثال:

- محمد بن جابر بن سيار بن طلق السحيمي الحنفي[3]

قال ابن معين: كان أعمى اختلط عليه حديثه، وكان كوفيًّا فانتقل إلى اليمامة وهو ضعيف. وقال الفلاس: صدوق متروك الحديث، وقال أبو حاتم: أما أصوله فصحاح، ثم ذهبت كتبه، وساء حفظه، وكان يلقن. حدث عنه عبد الرَّحمن بن مهدي، ثم تركه، وسئل أبو حاتم أيضًا عنه فقال: هو أحب إلي من ابن لهيعة، ومحلهما الصدق. **وقال البخاري: يتكلمون فيه روى مناكير**. وقال أبو داود: ليس بشيء.

(۱) [بحوث في المصطلح للفحل (ص٣٥٣)]

(۲) [منهج الإمام الدارقطني في نقد الحديث في كتاب العلل (ص٢٧٣)]

(۳) [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٥٨٢٨]

- مصعب بن شيبة بن جبير بن شيبة بن عمان الحجبي[١]

قال أحمد: روى مناكير. وقال ابن معين: ثقة. وقال أبوحاتم: ليس بقوي. وقال النسائي: منكر الحديث.

- أحمد بن عتاب المروزي[٢]

قال أحمد بن سعيد بن معدان: شيخ صالح، **روى الفضائل والمناكير**. قلت: ما كل من روى المناكير يضعف

- عبد السلام بن صالح بن سليمان بن أيوب بن ميسرة القرشي[٣]

قال العقيلي رافضي خبيث وقال مسلمة عن العقيلي كذاب وقال ابن حبان لا يجوز الاحتجاج به إذا انفرد **وقال الحاكم والنقاش وأبو نعيم روى مناكير** وقال الحاكم وثقة أمام أهل الحديث يحيى بن معين وقال الآجري عن أبي داود كان ضابطا ورأيت بن معين عنده وقال محمد بن طاهر كذاب

- مندل بن علي العنزي أبو عبد الله الكوفي[٤]

قال علي بن الحسين بن الجنيد سئل ابن معين عنه فقال ليس بذاك القوي قيل وابن فضيل مثله قال لو كان ابن فضيل مثله لهلك وقال الجوزجاني

---

[١] [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٦٧٣٤]

[٢] [ميزان الاعتدال في نقد الرجال:٤٦٤]

[٣] [تهذيب التهذيب:٦١٩]

[٤] [تهذيب التهذيب:٥١٨]

واهي الحديث وقال الحاكم أبو أحمد ليس بالقوي عندهم **وقال الساجي ليس بثقة روى مناكير** وقال لي بن مثنى كان عبد الرحمن بن مهدي لا يحدث عنه وقال بن قانع والدارقطني ضعيف وقال ابن مثنى كان عبد الرحمن بن مهدي لا يحدث عنه وقال ابن قانع والدارقطني ضعيف وقال ابن حبان كان ممن يرفع المراسيل ويسند الموقوفات من سوء حفظه فاستحق الترك وقال الطحاوي ليس من أهل التثبت في الرواية بشيء ولا يحتج به.

٣. في حديثه نكارة

مثال:

- المفضل بن فضالة بن أبي أمية القرشي[١]

قال الدوري عن بن معين ليس بذاك وقال أبو حاتم يكتب حديثه وقال الآجري عن أبي داود بلغني **عن علي أنه قال في حديثه نكارة** وقال الترمذي شيخ بصري والمصري أوثق منه وأشهر وقال النسائي ليس بالقوي وذكره ابن حبان في الثقات

- يحيى بن أبي إسحاق الحضرمي[٢]

قال بن أبي حاتم سألت أبي عنه فقال لا بأس به وقال العقيلي **قال أحمد بن حنبل في حديثه نكارة** وقال يحيى بن معين في حديثه بعض الضعف

---

[١] [تهذيب التهذيب:٤٩٠]

[٢] [تهذيب التهذيب:٣٠٥]

- عبد الله بن عبد الوهاب الخوارزمي[١]

قال أبو نعيم في تاريخه: قدم أصبهان وحدث بها **في حديثه نكارة**.

قلت: ويحتمل أن يكون هو الذي قبله فإنهما في طبقة واحدة

- علي بن بشر بن عُبَيد الله بن عبد الله بن أبي مريم الأموي الأصبهاني[٢]

قال أبو الشيخ: كان ضعيفا حدث بحديث كثير لم يكتب إلا من حديثه.

وقال أبو نعيم: في حديثه نكارة.

- يحيى بن أبي إسحاق[٣]

روى عبد الله بن أحمد عن أبيه قال: في حديثه نكارة، وعبد العزيز بن صهيب أوثق حديثاً

٤- له مناكير – له ما ينكر

مثال:

- خالد بن مخلد القَطَواني أبو الهيثم البجلي[٤]

قال أبو حاتم: يكتب حديثه. وقال ابن معين: ما به بأس. **وقال أحمد: له مناكير**. وقال أبو داود: صدوق، لكنه يتشيع

---

[١] [لسان الميزان:٤٣١٩]

[٢] [لسان الميزان:٥٣٣٧]

[٣] [ميزان الاعتدال في نقد الرجال:٩٤٥٣]

[٤] [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:١٦٧١]

- روح بن جَناح الأموي[١]

وثقه دحيم. وقال النسائي وغيره: ليس بالقوي. **وقال غيره: له مناكير**

- العوام بن حمزة المازني البصري[٢]

وثقه إسحاق بن راهويه، وأبو داود. وقال النسائي: ليس به بأس. **وقال أحمد: له مناكير**. وقال عباس، عن ابن معين: ليس بشيء

- يوسف بن بحر الشامي الساحلي[٣]

روى عن يزيد ابن هارون وطبقته، **له مناكير**. قال ابن عدي: ليس بالقوي في الحديث. روى عن الثقات مناكير.

- معمر بن محمد بن معمر، أبو شهاب العوفى البلخي[٤]

وهو صدوق إن شاء الله، **له ما ينكر**

٥- حدث بمناكير – يُحدث بمناكير

مثال:

- محمد بن مصفى بن بهلول أبو عبد الله القرشي الحمصي الحافظ[٥]

---

(١) [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:١٩٠٦]

(٢) [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٥٢٥١]

(٣) [ميزان الاعتدال في نقد الرجال:٩٨٥٩]

(٤)[ميزان الاعتدال في نقد الرجال:٨٦٩٤]

(٥) [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٦٣٤٩]

قال أبو حاتم: صدوق. وقال النسائي: صالح. **وقال صالح جزرة: حدث بمناكير**، وأرجو أن يكون صادقًا.

- أحمد بن الحسن بن القاسم بن سَمُرَة الكوفي[١]

قال الدارقطني، وَغيره: متروك.

وقال ابن حبان: كذاب

قال ابن يونس: حدث بمناكير

- إسحاق بن بشر أبو حذيفة البخاري[٢]

تركوه وكذبه علي بن المديني.

وقال ابن حبان: لا يحل كتب حديثه إلا على جهة التعجب.

وقال الدارقطني: كذاب متروك.

وقال مسلم بن الحجاج: أبو حذيفة ترك الناس حديثه.

وقال أبو بكر بن أبي شيبة: كذاب.

وقال النقاش: يضع الحديث.

وقال ابن الجوزي في الموضوعات: أجمعوا على أنه كذاب.

وقال الخليلي في الإرشاد: اتهم بوضع الحديث.

وقال ابن عَدِي: أحاديثه منكرة إما إسنادا وإما متنا لا يتابعه عليها أحد.

وقال الخطيب: كان غير ثقة.

---

(١) [لسان الميزان:٤٤٣]

(٢) [لسان الميزان:١٠٠٥]

وقال العقيلي: مجهول، حدَّث بمناكير ليس لها أصل.

- أيوب بن مدرك الحنفي[١]

قال ابن معين: ليس بشيء. وقال مرة: كذاب.

وقال أبو حاتم والنسائي: متروك.

وقال أبو زرعة: ضعيف الحديث.

وَقال البُخاري: حدَّث عن مكحول مرسل.

وقال ابن معين مرة: لم يكن بثقة وقال مرة: كان يكذب.

وقال يعقوب بن سفيان وصالح بن محمد جزرة: ضعيف.

وقال الدارقطني: شامي متروك.

وقال ابن عَدِي: يتبين على رواياته أنه ضعيف.

وقال ابن حبان: يروي المناكير عن المشاهير ويدعي شيوخا لم يرهم.

وقال أبو أحمد الحاكم: ليس حديثه بالقائم.

وقال العقيلي: يحدث بمناكير لا يتابع عليها. وقال في حديث العمائم: لا يتابع عليه.

وقال النَّسَائي في التمييز: ليس بثقة، وَلا يكتب حديثه.

- محمد بن مصفى الحمصي[٢]

---

[١] [لسان الميزان:١٣٨٢]

[٢] [ميزان الاعتدال في نقد الرجال:٨١٨١]

صدوق مشهور. **قال صالح جزرة: حدث بمناكير، وأرجو أن يكون صدوقا**

۶- يروي المناكير من المشاهير - يروي المناكير عن المشاهير

اس لفظ کا زیادہ تر استعمال ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ہی کرتے ہیں۔ ان کی کتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين **میں اس کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے** يروي المناكير عن المشاهير **کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔**

۱۔ جس کے آخر میں ثقات کے موافقت کی صورت میں یا متابعت کے لئے قابل حجت ہونے کا حکم لگایا گیا ہو۔ مثلا

- لَا يحْتَج بِهِ إِذَا انْفَرد
- فَلَا يحْتَج بِهِ إِلَّا بِمَا يُوَافق الثِّقَات
- لَا يُعجبنِي الِاحْتِجَاج بِهِ إِلَّا فِيمَا وَافق الثِّقَات
- لَا يحْتَج بِهِ وَلَا يكْتب إِلَّا للاعتبار

لَا يَجُوز الِاحْتِجَاج بِهِ إِذا انْفَرد فَأَما فِيمَا وَافق الثِّقَات فَإِن اعْتبر بِهِ مُعْتَبر لم أر بذلك بَأْسا

۲۔ جس کے آخر میں قابل حجت نہ ہونے کا حکم لگایا گیا ہو۔ مثلا

- لَا يحْتَج بِهِ
- فَاسْتحقَّ التنكب عَن رِوَايَته
- فَوَجَبَ التنكب عَن رِوَايَته

- مُنكر الْحَدِيث جدا
- لَا يَجُوز الِاحْتِجَاج بروايته
- فَاسْتحقَّ التّرْك
- بَطل الِاحْتِجَاج بِهِ

مثال:

- الْحَسَن بْن مُسْلِم الْعِجْلِي[١]

يَرْوِي الْمَنَاكِير عَن الْمَشَاهِير فَلَا يحْتَج بِهِ إِلَّا بِمَا يُوَافق الثِّقَات

- خَالِد بْن رَبَاح الْهُذلِيّ[٢]

انَ قدريا كثير الْخَطَأ **يَرْوِي الْمَنَاكِير عَن الْمَشَاهِير** لَا يحْتَج بِهِ

- سَعْد بْن عَبْد الحميد بْن جَعْفَر بْن عَبْد اللَّهِ بْن الحكم بْن رَافع بْن سِنَان الأَنْصَارِي[٣]

وَكَانَ مِمَّن يَرْوِي الْمَنَاكِير عَن الْمَشَاهِير مِمَّن فحش خَطؤُهُ وَكثر وهمه حَتَّى حسن التنكب عَن الِاحْتِجَاج بِهِ

- شُعَيْب بْن مَيْمُون[٤]

---

(١) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٢٠٩]

(٢) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٢٩٩]

(٣) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٤٦٩]

(٤) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٤٧٩]

كَانَ مِمَّن يَرْوِي الْمَنَاكِير عَن الْمَشَاهِير عَلَى قلَّة رِوَايَته لَا يحْتَج بِهِ إِذا انْفَرد

- فائد بن عبد الرَّحْمَن الْعَطَّار أَبُو الورقاء(١)

كَانَ مِمَّن يروي الْمَنَاكِير عَن الْمَشَاهِير وَيَأْتِي عَن بن أبي أوفى بالمعضلات لَا يجوز الِاحْتِجَاج بِهِ

٧. في حديثه بعض النكرة

یہ لفظ عدم غلبہ مناکیر پر دلالت کرتا ہے۔

مثال:

- الصلت بن حجاج(٢)

قال ابن عَدِي: عامة حديثه منكر. وقال في مكان آخر: **في حديثه بعض النكرة.**

- خالد بن محمد أبو الرحال الأنصاري(٣)

قال ابن عدي: في حديثه بعض النكرة. وقال ابن حبان: لا يجوز الاحتجاج به.

- عامر بن أبي عامر صالح بن رستم الخزاز(٤)

---

(١) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٨٥٩]

(٢) [لسان الميزان:٣٩٣٥]

(٣) [لسان الميزان:٢٤٥٩]

(٤) [لسان الميزان:٤٠٨٢]

قال أبو حاتم: ليس بالقوي. **وقال ابن عدي: في حديثه بعض النكرة.**

- أَبُو الرَّحَّالِ الأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ. يُقَالُ: اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَقِيلَ: مُحَمَّدُ بن خالد[1]

  قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

  وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ: فِي حَدِيثِهِ بَعْضُ النكرة.

  وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ: لا يَجُوزُ أَنْ يُحْتَجَّ بِهِ.

- عبد العزيز بن مسلم القسملي[2]

  قال ابن خراش: بصري صدوق.

  وفي رواية حمدان بن علي عن أحمد بن حنبل: كان رجلا صالحا.

  وقال النسائي في كتاب " التمييز ": ليس به بأس.

  وقال أحمد بن صالح: ثقة.

  وقال الساجي: صدوق قذف بالقدر والذي يضعفه القدر فقط.

  وفي كتاب العقيلي: في حديثه بعض النكرة.

٨. حديثه عن فلان منكر – يأتي بالمناكير عن فلان – أنكر عليه حديثه عن فلان

یہ لفظ راوی کی کسی شیخ معین سے مناکیر پر دلالت کرتی ہے۔ اگر مذکورہ راوی بذات خود ثقہ ہو تو شیخ معین کے سواءاس کی دیگر روایات مقبول ہو نگی اور اگر راوی ضعیف ہو

---

(١) [تاريخ الإسلام وَوَفيات المشاهير وَالأعلام:٥٠٤]

(٢) [إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٣٢٩٧]

تو اُس کی تمام روایات کا حکم حسب ضعف ہو گا مگر یہ الفاظ صراحت کرتے ہیں کہ راوی میں وجہ ضعف غلبہ مناکیر نہیں ماسوائے اس شیخ کے۔

مثال:

- عباس بن الفضل الأنصاري الواقفي[1]

قال أبو حاتم عن أحمد حديثه عن يونس وخالد وداود وشعبة صحيح **وأنكرت من حديثه عن سعيد عن قتادة عن عكرمة أو جابر بن يزيد عن ابن عباس**

- عبد العزيز ابن محمد ابن عبيد الدراوردي أبو محمد الجهني[2]

صدوق كان يحدث من كتب غيره فيخطىء قال النسائي **حديثه عن عبيد الله العمري منكر**

- موسى بن هلال العبدي[3]

قال أبو حاتم: مجهول.

وقال العقيلي: لا يتابع على حديثه.

وقال ابن عَدِي: أرجو أنه لا بأس به.

قلت: هو صالح الحديث.

---

[1] [تهذيب التهذيب:٢٢٠]

[2] [تقريب التهذيب:٤١١٩]

[3] [لسان الميزان:٨٠٥٢]

وأنكر ما عنده حديثه، عَن عَبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما مرفوعا: من زار قبري وجبت له شفاعتي.

- محمد بن عبد الرحمن القشيري الكوفي[١]

قال ابن عدي: مجهول من شيوخ بقية **وقال الخليلي شامي يأتي بالمناكير عن مسعر وعن غيره** وقال العقيلي في أحاديثه عن مسعر عن المقبري حديث منكر ليس له أصل ولا يتابع عليه وهو مجهول

- الحسن بن سوار البغوي[٢]

ثقة، **أنكر عليه حديثه، عن عكرمة بن عمار، عن ضمضم، عن عبد الله بن حنظلة: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يطوف لا ضرب ولا طرد ولا إليك إليك**..ذكره العقيلي، وقال: لا يتابع عليه.

- **الألفاظ المصرحة بلفظ النكارة، الدالة على غلبة المناكير على حديث الراوي**

وہ الفاظ جو کسی راوی کی روایات میں مناکیر پر صراحت کرے اور غلبہ مناکیر کو ظاہر کریں۔ ایسے راوی متروکین کی زمرے میں داخل ہو جاتا ہے۔امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح مسلم کے مقدمہ میں فرمایا ہے فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ مِنْ حَدِيثِهِ كَذَلِكَ كَانَ مَهْجُورَ الْحَدِيثِ، غَيْرَ مَقْبُولِهِ، وَلَا مُسْتَعْمَلِهِ

---

(١) [لسان الميزان:٨٦٤]

(٢) [ميزان الاعتدال في نقد الرجال:١٨٥٨]

۱- منكر الحديث

اکثر محدثین جس راوی پر منکر الحدیث کا حکم لگ جائے اس کو متروک سمجھتے ہیں کیونکہ منکر الحدیث کا لفظ اس کے روایات میں غلبہ مناکیر کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جمہور محدثین اور اصحاب جرح وتعدیل مثلا امام بخاری، امام احمد بن حنبل، ابن عدی، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ کا یہی قول ہے۔ ابن دقیق العید منکر الحدیث اور مذکورہ بالا دیگر الفاظ کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

من يقال فيه "منكر الحديث" ليس كمن يقال فيه "روى أحاديث منكرة"؛ لأن منكر الحديث وصف في الرجل يستحق به الترك لحديثه، والعبارة الأخرى تقتضي أنه وقع له في حينٍ، لا دائماً، وقد قال أحمد بن حنبل في محمد بن إبراهيم التيمي: "يروي أحاديث منكرة"، وقد اتفق عليه البخاري ومسلم، وإليه المرجع في حديث "إنما الأعمال بالنيات ... "، وكذلك قال في زيد بن أبي أُنيسة: "في بعض حديثه نكارة أو إنكار"، وهو ممن احتج به البخاري ومسلم، وهما العمدة في ذلك[۱]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ راوی جس کے بارے میں منکر الحدیث کو حکم میں بیان کروں اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔

---

[۱] [النكت على مقدمة ابن الصلاح للزركشي (۳/ ٤٣٦)]

ونقل ابن القطان أن البخاري قال: كل من قلت فيه منكر الحديث فلا تحل الرواية عنه[١]

مثال:

- حصين بن عمر الأحمسي الكوفي[٢]

قال البخاري: منكر الحديث، ضعفه أحمد، قدم بغداد سائلا يسأل.

وقال ابن معين: ليس بشيء. وقال أبو حاتم: واه جدا، وقد اتهمه بعضهم.

وقال ابن عدي: عامة أحاديثه معاضيل، ينفرد عن كل من روى عنه

- حفص بن عمر بن أبي العطاف المدني[٣]

قال البخاري: منكر الحديث، كذبه يحيى بن يحيى. وقال النسائي وغيره: ضعيف.

- حمزة بن أبي حمزة، ميمون الجعفي الجزري النصيبي[٤]

قال ابن معين: لا يساوي فلسا. **قال البخاري: منكر الحديث**.

وقال الدارقطني: متروك.

وقال ابن عدي: عامة مروياته موضوعة

---

[١] [ميزان الاعتدال (١/ ٦)]

[٢] [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:١٣٧٦]

[٣] [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:١٤١٦]

[٤] [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:١٥١٩]

- بكر بن يونس بن بكير[1]

قال البخاري: منكر الحديث. وضعفه أبو حاتم. وقال ابن عدي: عامة ما يرويه لا يتابع عليه.

- حماد بن أبي حميد المدني[2]

قال البخاري: منكر الحديث. وقال ابن معين: ليس حديثه بشئ. وقال النسائي: ليس بثقة.

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ حديثه منكر، احاديثه المناكير، منكر الحديث **کا حکم اکثر ان رواۃ پر لگاتے ہیں جو متروک الحدیث ہوتے ہیں۔ البتہ بعض ایسے رواۃ پر بھی یہی حکم لگاتے ہیں جن کی توثیق امام احمد رحمۃ اللہ علیہ دیگر جگہ یا دیگر آئمہ ان کی توثیق پر متفق ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے النکت میں ابن دقیق رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا تھا کہ** وقد قال أحمد بن حنبل في محمد بن إبراهيم التيمي: "يروي أحاديث منكرة"، وقد اتفق عليه البخاري ومسلم، وإليه المرجع في حديث "إنما الأعمال بالنيات ... "، وكذلك قال في زيد بن أبي أُنيسة: "في بعض حديثه نكارة أو إنكار"، وهو ممن احتج به البخاري ومسلم، وهما العمدة في ذلك[3]

---

[1] [ميزان الاعتدال في نقد الرجال:١٢٩٩]

[2] [ميزان الاعتدال في نقد الرجال:٢٢٤٤]

[3] [مصطلحات أئمة الحديث الخاصة ويليه القرائن الموصلة إلى فهم مقاصدهم في الجرح والتعديل (ص٤٨)]

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کتاب المجروحین میں جابجا لفظ منکر الحدیث کا استعمال کرتے ہیں۔ جب کبھی بھی ابن حبان منکر الحدیث جدا کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو وہ متروک الحدیث کا حکم لگا رہے ہوتے ہیں۔ جب فقط منکر الحدیث کا حکم لگائے تو اس میں وہی تفصیل ہے جو اوپر يروي المناكير عن المشاهير **میں گزر چکی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کا منہج حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔**

قال ابن حبان من كان منكر الحديث على قلته لا يجوز تعديله الا بعد السبر ولو كان ممن يروي المناكير ووافق الثقات في الاخبار لكان عدلا مقبول الرواية إذ الناس في اقوالهم على الصلاح والعدالة حتى يتبين منهم ما يوجب القدح[١]

مثال:

- إبراهيم بن زيد الأسلمي[٢]

منكر الحديث جدا يروي عن مالك ما لا أصل له من حديث الثقات لا يحل الاحتجاج به

- أيوب بن خوط[٣]

منكر الحديث جدا يروي المناكير عن المشاهير كأنه مما عملت يداه

[١] [لسان الميزان (١/ ٢٠٨)]

[٢] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: ٢٥]

[٣] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: ٩٤]

- أغلب بن تميم بن النعمان السعدي[١]

منكر الحديث يروي عن الثقات ما ليس من حديثهم حتى خرج عن حد الاحتجاج به لكثرة خطئه

- حزور أبو غالب[٢]

منكر الحديث على قلته لا يجوز الاحتجاج به إلا فيما يوافق الثقات

- مغيرة بن موسى[٣]

منكر الحديث يأتي عن الثقات بما لا يشبه حديث الأثبات فبطل الاحتجاج به فيما لم يوافق الثقات

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ منکر الحدیث کے حکم سے راوی کو متروک سمجھتے ہیں۔

متروكٌ، أو ساقطٌ، أَو فاحشُ الغلطِ، أَو منكرُ الحديثِ، أشدُّ مِن قولهم: ضعيفٌ، أَو ليسَ بالقويِّ، أَو فيهِ مقالٌ

[نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر]

جبکہ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ امام ذہبی کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ منکر الحدیث کے حکم لگانے سے راوی مطلقا متروک نہیں بن جاتا۔

وَكَثِيرًا مَا يُطْلِقُونَ الْمُنْكَرَ عَلَى الرَّاوِي؛ لِكَوْنِهِ رَوَى حَدِيثًا وَاحِدًا. وَنَحْوُهُ قَوْلُ الذَّهَبِيِّ فِي تَرْجَمَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الزُّبَيْرِيِّ مِنَ الْمِيزَانِ: قَوْلُهُمْ: مُنْكَرُ الْحَدِيثِ،

---

(١) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:١٠٩]

(٢) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٢٧١]

(٣) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:١٠٣١]

لَا يَعْنُونَ بِهِ أَنَّ كُلَّ مَا رَوَاهُ مُنْكَرٌ، بَلْ إِذَا رَوَى الرَّجُلُ جُمْلَةً، وَبَعْضُ ذَلِكَ مَنَاكِيرُ، فَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ[1]

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جس قول کی نسبت کی ہے وہ بھی میزان الاعتدال کے مروجہ نسخوں اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر کتب میں نہ مل سکی البتہ کوئی ساتھی اگر تمام نسخوں اور مخطوطات کی تحقیق کرسکے تو ان شاء اللہ فائدہ مند ہو گا۔

۲.حدیثه منکر — احادیثه مناکیر

آئمہ محدثین ان الفاظ کو منکر الحدیث کے مترادف گردانتے ہیں۔ یہ الفاظ غلبہ مناکیر پر دلالت کرتے ہیں اور راوی کے متروک ہونے کا سبب بنتے ہیں۔

۳. عامة حدیثه مناکیر – عامة ما یرویه مناکیر – عامتها مناکیر

یہ اصطلاح زیادہ تر ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ الفاظ کسی بھی راوی کی غالب روایات کو منکر قرار دیتے ہیں۔ بعض علماء نے ان الفاظ کو منکر الحدیث سے کم تر تضعیف والے اور یروی المناکیر سے کم تر تعدیل والے قرار دیتے ہیں۔ مگر رواۃ کے احوال دیکھنے سے یہ بات زیادہ قرین قیاس نہیں لگتی۔ ذیل میں مثال نسبتاً تفصیل سے دیئے گئے ہیں تاکہ اس امر کی وضاحت ہو سکے۔

مثال:

---

[1] [فتح المغيث بشرح ألفية الحديث (٢/ ١٣٠)]

- حمزة بن أبي حمزة ميمون الجعفي الجزري[١]

قال محمد بن عوف عن أحمد مطروح الحديث وقال ابن أبي خيثمة عن ابن معين ليس حديثه بشيء وقال الدوري عن يحيى لا يساوي فلسا **وقال البخاري وأبو حاتم منكر الحديث** وقال الترمذي ضعيف في الحديث وقال النسائي والدارقطني متروك الحديث **وقال ابن عدي عامة ما يرويه مناكير** موضوعة والبلاء منه وقال ابن حبان ينفرد عن الثقات بالموضوعات حتى كأنه المتعمد لها ولا تحل الراوية عنه

- عثمان بن عبد الرحمن بن عمر بن سعد بن أبي وقاص الزهري[٢]

قال بن معين لا يكتب حديثه كان يكذب وقال مرة ضعيف وقال مرة ليس بشيء وقال بن المديني ضعيف جدا قال الجوزجاني ساقط وقال يعقوب بن سفيان لا يكتب حديثه أهل العلم الا للمعرفة ويحتج بروايته وقال البخاري تركوه وقال أبو حاتم متروك الحديث ذاهب وقال أبو داود ليس بشيء وقال الترمذي ليس بالقوي وقال النسائي متروك وقال مرة ليس بثقة ولا يكتب حديثه وقال الهيثم بن عدي توفي في خلافة هارون روى له الترمذي حديثا واحدا في ذكر ورقة بن نوفل قلت وقال الساجي يحدث بأحاديث بواطيل وقال بن البرقي ليس بثقة وقال البخاري في تاريخه سكنوا عنه وقال أبو بكر البزار لين الحديث وقال أبو أحمد الحاكم متروك الحديث وقال بن حبان كان يروي

---

[١] [تهذيب التهذيب:٣٨]

[٢] [تهذيب التهذيب:٢٧٩]

عن الثقات الموضوعات لا يجوز الاحتجاج به و**قال بن عدي عامة حديثه مناكير إما إسنادا وأما متنا**

- عثمان بن عبد الرحمن الجمحي أبو عمرو[١]

قال البخاري مجهول وقال أبو حاتم ليس بالقوي يكتب حديثه ولا يحتج به وقال بن أبي عاصم مات سنة ١٨٤ له عند ت حديث أبي هريرة أفشوا السلام وعند ق حديث أنس صنعت أم سليم خبزة قلت وقال الساجي يحدث عن محمد بن زياد بأحاديث لا يتابع عليها وهو صدوق **وقال بن عدي عامة ما يرويه مناكير**

- البختري بن عبيد بن سلمان الطانجي الكلبي الشامي[٢]

قال أبو حاتم: ضعيف الحديث .

وقال يعقوب بن شيبة: روى عن بقية، عن حماد أبي يحي - مجهول، عن البختري الكلبي - مجهول، عن عبيد بن سلمان، وهو معروف، عن أبي ذر، عن عمر.

وقال أبو أحمد بن عدي: روى عن أبيه، عن أبي هريرة، عن النبي (ﷺ) ، قدر عشرين حديثا، **عامتها مناكير**، منها: أشربوا أعينكم الماء" ومنها: الأذنان من الرأس

---

[١] [تهذيب التهذيب:٢٨١]

[٢] [تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٦٤٤]

- إِبْرَاهِيم بن مُحَمَّد بن عبد الْعَزِيز بن عبد الرَّحْمَن بن عَوْف أَبُو إِسْحَاق الْمَدِينِيّ[1]

قَالَ البُخَارِيّ بمشورته جلد مَالك مُنكر الحَدِيث وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيّ ضَعِيف **وَقَالَ ابْن عدي عَامَّة مَا يرويهِ مَنَاكِير** وَلَا يشبه حَدِيثه أهل الصدْق

۴- صاحب مناكير

یہ الفاظ کسی بھی راوی کی روایت میں کثرت مناکیر کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

مثال:

- أسد بن إبراهيم بن كليب السلمي الحراني القاضي ..... صاحب مناكير وموضوعات[2]
- محمد بن إبراهيم بن عمر ..... قال ابن مندة: كان صاحب مناكير[3]
- نوح بن نصير أبو عصمة الفرغاني ..... قال ابن النجار صاحب مناكير وغرائب[4]
- يحيى بن محمد بن حشيش ..... صاحب مناكير[5]

---

(1) [الضعفاء والمتروكون:١١٣]

(2) [لسان الميزان:١١٩٣]

(3) [لسان الميزان:٨٧]

(4) [لسان الميزان:٦١٦]

(5) [لسان الميزان:٩٦٩]

- عبد الملك بن مهران --- قال العقيلي صاحب مناكير غلب عليه الوهم لا يقيم شيئا من الحديث[1]

۲. الألفاظ غير المصرحة بلفظ النكارة

آئمہ محدثین نے نکارت کی بیان کرنے میں صرف صریح الفاظ پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ بہت سے ایسے الفاظ بھی محدثین کے ہاں مروج اور مستعمل ہیں جو اشارۃ وکنایۃ تفرد اور غیر مقبول راویوں کی ثقات کی مخالفت پر مبنی روایات پر دلالت کرتی ہیں۔بسا اوقات یہ الفاظ صریح الفاظ کے ساتھ پیوست نقل کئے جاتے ہیں اور بارہا منفرداً حکم لگانے میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ان میں چند مشہور الفاظ کا تذکرہ ذیل میں موجود ہے۔

۱. لا يتابع

یہ لفظ نکارت، شذوذ اور تفرد راوی تینوں کی طرف اشارہ کرتا ہے لہذا مذکورہ راوی پر حکم آئمہ جرح وتعدیل کی تفصیلی اقوال کو دیکھنے کے بعد ہی لگایا جائے گا۔ نیز لا یتابع کا اطلاق کبھی راوی کی تمام روایات پر کیا جاتا ہے اور کبھی کسی خاص شیخ یا کسی مخصوص رعایت کی طرف نسبت کرکے بولا جاتا ہے۔

[1] [لسان الميزان:۲۰۸]

ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ **شرح علل ترمذی میں فرماتے ہیں کہ آئمہ متقدمین لا یتابع کا حکم متفرد حدیث پر بھی لگا لیتے ہیں اگرچہ ثقات سے اس کے خلاف منقول نہ ہو۔ اور تفرد کو یہ آئمہ علت گردانتے ہیں ماسوائے ان لوگوں کے جن کا ضبط وعدالت مشہور ہو۔**

وأما أكثر الحفاظ المتقدمين فإنهم يقولون في الحديث إذا انفرد به واحد وإن لم يرو الثقات خلافه أنه لا يتابع عليه، ويجعلون ذلك علة فيه، اللهم إلا أن يكون ممن كثر حفظه واشتهرت عدالته وحديثه كالزهري ونحوه، وربما يستنكرون بعض تفردات الثقات الكبار أيضاً، ولهم في كل حديث نقد خاص، وليس عندهم لذلك ضابط يضبطه[1].

معاصرین میں سے عبد القادر بن مصطفی الشاذ والمنكر وزيادة الثقة – موازنة بين المتقدمين والمتأخرين **میں امام ابو داود** رحمۃ اللہ علیہ **کا منہج نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔**

أطلق الإمام أبو داود مصطلح "منكر " على تفرد الراوي بما لا يتابع عليه، وكان هذا الفرد مما لا يحفظه أئمة الحديث- فقد أطلقه على تفرد الثقة[2].

اسی طرح عبد القادر بن مصطفی مذکورہ بالا کتاب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ **کے بارے میں فرماتے ہیں۔**

ولهذا كثيراً ما يعلل البخاري ونظراؤه حديث الثقة بأنه لا يتابع عليه

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ معرفة علوم الحديث **میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔**

---

(1) [شرح علل الترمذي (٢/ ٥٨٢)]

(2) [الشاذ والمنكر وزيادة الثقة – موازنة بين المتقدمين والمتأخرين (ص٧٣)]

وَإِنْ كَانَ الْمُحَدِّثُ غَرِيبًا لَا يَقْدِرُ عَلَى إِخْرَاجِ أُصُولِهِ فَلَا يَكْتُبُ عَنْهُ إِلَّا مَا يَحْفَظُهُ إِذَا لَمْ يُخَالِفِ الثِّقَاتِ فِي حَدِيثِهِ، فَإِنْ حَدَّثَ مِنْ حِفْظِهِ بِالْمَنَاكِيرِ الَّتِي لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا لَمْ يُؤْخَذْ عَنْهُ[1]

الدکتور ماہر یاسین الفحل فرماتے ہیں کہ لایتابع کو محدثین جرح نہیں گردانتے مگر اس وقت جب مناکیر اور مخالفت ثقات کثرت سے وقع ہوں۔

قولهم في الراوي: ((لا يتابع على حديثه)) لا يعد جرحاً إلا إذا كثرت منه المناكير ومخالفة الثقات[2].

مثال:

- إبراهيم بن صالح بن درهم الباهلي أبو محمد البصري[3]

قال البخاري: "لا يتابع عليه"---- وقال الدارقطني: "ضعيف", وذكره بن حبان في الثقات.

- أبو رجاء الجزرى[4]

قال ابن حبان: روى عن فرات وأهل الجزيرة المناكير الكثيرة التي لا يتابع عليها. لا يجوز الاحتجاج بخبره إذا انفرد.

---

(1) [معرفة علوم الحديث للحاكم (ص٥٣)]

(2) [بحوث في المصطلح للفحل (ص٣٥٥)]

(3) [تهذيب التهذيب:٢٢٨]

(4) [ميزان الاعتدال في نقد الرجال:١٠١٨٤]

- يحيي بن عثمان، أبو سهل التيمي[1]

تكلم فيه ابن حبان فقال: منكر الحديث جدا. يروي أشياء مقلوبة مناكير لا يتابع عليها.

- معلى بن ميمون المجاشعي بصرى[2]

ذكره العقيلي في الضعفاء وقال روى أحاديث مناكير لا يتابع عليها وقال ابن حبان في الثقات يخطىء إذا حدث من حفظه

- مغيرة بن الأشعث[3]

قال العقيلي لا يتابع على حديثه روى عن عطاء وعنه محمد بن الحسن المزني الواسطي

٢. حديثه لا يشبه حديث الثقات – حدث عن الثقات ما لا يشبه حديثه الأثبات

یہ الفاظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ زیادہ تر استعمال کرتے ہیں۔

مثال:

- جابر بن مرزوق الجدي[4]

يأتي بما لا يشبه حديث الثقات عن الأثبات لا يجوز الاحتجاج به

---

(١) [ميزان الاعتدال في نقد الرجال:٩٥٨٣]

(٢) [لسان الميزان:٢٥٢]

(٣) [لسان الميزان:٢٧٥]

(٤) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:١٧٥]

- صلة بن سليمان العطار[١]

يروي عن الثقات المقلوبات وعن الأثبات مالا يشبه حديث الثقات

عبد الله بن صالح[٢]

منكر الحديث جدا يروي عن الأثبات مالا يشبه حديث الثقات وعنده المناكير الكثيرة عن أقوام مشاهير أئمة وكان في نفسه صدوقا يكتب لليث بن سعد الحساب وكان كاتبه على الغلات وإنما وقع المناكير في حديثة من قبل جار له رجل سوء سمعت بن خزيمة يقول كان له جار بينه وبينه عداوة فكان يضع الحديث على شيخ عبد الله بن صالح ويكتب في قرطاس بخط يشبه خط عبد الله بن صالح ويطرح في داره في وسط كتبه فيجده عبد للله فيحدث به فيتوهم أنه خطه وسماعه فمن ناحيته وقع المناكير في أخباره

- عمرو بن هاشم أبو مالك الجنبي[٣]

كان ممن يقلب الأسانيد ويروي عن الثقات مالا يشبه حديثه الأثبات لا يجوز الاحتجاج بخبره

- علي بن علي بن نجاد بن رفاعة الرفاعي كنيته أبو إسماعيل[٤]

[١] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٥٠٤]

[٢] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٥٧٣]

[٣] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٦٢٦]

[٤] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٦٩١]

كان ممن يخطىء كثيرا على قلة روايته وينفرد عن الأثبات بما لا يشبه حديث الثقات لا يعجبني الاحتجاج به إذا انفرد

- عمران بن خالد من أهل البصرة[1]

روى عنه أهل البصرة العجائب وما لا يشبه حديث الثقات فلا يجوز الاحتجاج بما انفرد من الروايات

اس کے علاوہ دیگر اس طرح کی اصطلاحات ہیں جو ضمناً نکارت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ مثلاً

- عامة ما يرويه غير محفوظ
- مقدار ما يرويه غير محفوظ
- أحاديثه غير محفوظة
- أحاديثه غير معروفة
- يغرب ويخالف

[1] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٦١٧]

اسباب الوقوع في رواية المنكر

١. مخروم العدالة بفسق أو جهالة أو بدعة:

- عبد الرحمن بن إبراهيم القاص[١]

منكر الحديث يروي مالا يتابع عليه وليس بمشهور في العدالة فيقبل منه ما انفرد على أن التنكب عن أخباره أولى عند الاحتجاج

- عطاء الحمال[٢]

منكر الحديث على قلته يروي عن علي مالا يتابع عليه وليس من العدالة بالمحل الذي يعتمد عليه عند الانفراد

- الهيثم بن محمد بن حفص الدارمي المدني[٣]

منكر الحديث على قلته لا يجوز الاحتجاج به لما فيه من الجهالة والخروج عن حد العدالة إذا وافق الثقات فكيف إذا انفرد بأوابد طامات

- عباد بن يعقوب الرواجني[٤]

كان رافضيًا داعية إلى الرفض، ومع ذلك يروي المناكير عن أقوام مشاهير، فاستحق الترك.

---

(١) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٦٠٢]

(٢) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٧٢٦]

(٣) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:١١٦٠]

(٤) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٧٩٤]

- أصرم بن غياث[١]

كان مرجئًا، منكر الحديث، أخر حديثه عن أهل الرأي، لا يتابع على ما رؤى

٢. أن لا يكون الراوي صاحب الحديث:

- الحارث بن وجيه الراسبي البصري، أبو محمد[٢]

قال أبو حاتم بن حبان: كان قليل الحديث ولكنه تفرد بالمناكير عن المشاهير في قلة روايته

- حشرج بن نباته[٣]

قليل الحديث منكر الرواية فيما يرويه لا يجوز الاحتجاج بخبره إذا انفرد

- الدجين بن ثابت اليربوعي أبو الغصن[٤]

قليل الحديث منكر الرواية على قلته يقلب الأخبار ولم يكن الحديث شأنه

- ناصح بن عبد الله[٥]

قال ابن معين: ليس بشيء. وقال البخاري: منكر الحديث. وقال النسائي: ليس بثقة. قال ابن حبان: كان شيخا صالحا غلب عليه

---

[١] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:١٢٤]

[٢] [إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال:١١٢١]

[٣] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٢٨٨]

[٤] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٣٣٠]

[٥] [تذهيب تهذيب الكمال في أسماء الرجال:٧١٠٧]

الصلاح، فكان يأتي بالشيء على التوهم، فلما فحش ذلك منه استحق الترك

- عبد الله بن واقد الحراني أبو قتادة[١]

قال أبو حاتم كان أبو قتادة من عباد أهل الجزيرة وقرائهم ممن غلب عليه الصلاح حتى غفل عن الإتقان فكان يحدث على التوهم فيرفع المناكير في أخباره والمقلوبات فيما يروى عن الثقات حتى لا يجوز الاحتجاج بخبره

٣. أن يكون الراوي سيئ الحفظ:

- أشعث بن سعيد أبو الربيع السمان[٢]

ضعيف الحديث منكر الحديث سيئ الحفظ يروى المناكير عن الثقات

- العباس بن الفضل الأنصاري [٣]

كان يحدث عن البصريين من كتابه وعن الكوفيين من حفظه فوقع المناكير فيها من سوء حفظه فلما كثر ذلك في روايته بطل الاحتجاج بأخباره

- زيد بن حبان الرقي[٤]

ان ممن يخطئ كثيراً حتى خرج عن حد الاحتجاج به إذا انفرد

---

[١] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: ٥٦٠]

[٢] [الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: ٩٨٠]

[٣] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: ٨٢٧]

[٤] [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: ٣٦٧]

- الوضاح بن يحي النهشلي الأنباري[١]

منكر الحديث، يروي عن الثقات الأشياء المقلوبات التي كأنها مقلوبة، لا يجوز الاحتجاج به إذا انفرد لسوء حفظه، وإن اعتبر بما وافق الثقات من حديثه معتبر فلا ضير

- شريك بن عبد الله النخعي[٢]

والذي يقع في حديثه من النكرة إنما أتي فيه من سوء حفظه لا أنه يتعمد في الحديث شيئا مما يستحق أن ينسب فيه إلى شيء من الضعف

٤ . أن يكون الراوي كاذبا:

- أيوب بن خوط[٣]

منكر الحديث جدًّا، يروي المناكير عن المشاهير، كأنه مما عملت يداه

- أيوب بن واقد الكوفي[٤]

كان يروي المناكير عن المشاهير حتى يسبق إلى القلب أنه كان يتعمد لها، لا يجوز الاحتجاج بروايته

- بركة بن محمد الحلبي[٥]

---

(١) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:١١٤٥]

(٢) [الكامل في ضعفاء الرجال:٨٨٨]

(٣) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٩٥]

(٤) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:١٠٠]

(٥) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:١٦٢]

كان يسرق الحديث، وربما قلبه، وإذا أدخل عليه حديث حدث به، لا يجوز الاحتجاج به إذا انفرد

- عبد الله بن الحسين بن جابر البغدادي(١)

يقلب الأخبار ويسرقها، لا يجوز الاحتجاج به إذا انفرد

- إسحاق بن إبراهيم الطبري(٢)

منكر الحديث جدًّا، يأتي عن الثقات الأشياء الموضوعات

٥. أن يكون الراوي مدلسا:

- يحيى بن أبي حية أبو جناب الكلبي(٣)

وكان ممن يدلس عن الثقات ما سمع من الضعفاء، فالتزق به المناكير التي يرويها عن المشاهير

- هشيم بْن بشير أَبُو معاوية الواسطي(٤)

ويوجد فِي بعض أحاديثه منكر إِذَا دلس فِي حديثه عن غير ثقة

- علي بن غالب الفهري القرشي(٥)

---

(١) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٥٧٥]

(٢) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٦٢]

(٣) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:١١٩٢]

(٤) [الكامل في ضعفاء الرجال:٢٠٥٢]

(٥) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٦٨٥]

كان كثير التدليس فيما يحدث حتى وقع المناكير في روايته، وبطل الاحتجاج بها، لأنه لا يدري سماعه لما يروي عمن يروي في كل ما يروي، ومن كان هذا نعته، كان ساقط الاحتجاج بما يروي، لما عليه الغالب من التدليس

- عيسى بن طهمان الكوفي[١]

ينفرد بالمناكير عن أنس، ويأتي عنه بما لا يشبه حديثه، كأنه كان يدلس على أبان بن أبي عياش ويزيد الرقاشي عنه، لا يجوز الاحتجاج بخبره، وإن اعتبر بما وافق الثقات من حديثه فلا ضير

- الحسن بن ذكوان[٢]

قال محمد بن نصر المروزي في حديثه عن حبيب بن أبي ثابت عن عاصم بن ضمرة عن عمرو بن خالد عن حبيب بن أبي ثابت فدلسه بإسقاط عمرو بن خالد لأنه منكر الحديث

٦. الإختلاط:

- يزيد بن أبي زياد[٣]

---

(١) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:٦٩٦]

(٢) [المدلسين:١٠]

(٣) [المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين:١١٧٥]

وكان يزيد صدوقًا، إلا أنه لما كبر ساء حفظه وتغير، فكان يتلقن ما لقن، فوقع المناكير في حديثه من تلقين غيره إياه وإجابته فيما ليس من حديثه لسوء حفظه

- حفص بن غياث القاضي[١]

ساء حفظه بعدما استقضي فمن كتب عنه من كتابه فهو ثقة صالح---- ونحوه من المناكير مما حدث به من حفظه في الآخر

- يزيد بن ربيعة الرحبي الصنعاني[٢]

كان شيخًا صدوقًا، إلا أنه اختلط في آخر عمره، فكان يروي أشياء مقلوبة، لا يجوز الاحتجاج به إذا انفرد

- محمد بن الفضل السدوسي، أبو النعمان، الملقب بعارم[٣]

قال ابن حبان: اختلط في آخر عمره، وتغير حتى كان لا يدرى ما الحديث فوقع في حديثه المناكير

- عبد الله بن رجاء المكي[٤]

قال أحمد: زعموا أن كتبه ذهبت، فكان يحدث من حفظه، وعنده مناكير

---

[١] [المختلطين:١٢]

[٢] [المختلطين:١١٨٠]

[٣] [المختلطين:٤١]

[٤] [ميزان الاعتدال في نقد الرجال:٤٣٠٨]

علاقة المنكر بغيره

[من مباحث المصطلح الحديث]

علاقة المنكر بالتفرد

تفرد و غرابت منکر کے علامات میں سے ہے۔ الفاظ نکارت کے بحث میں لا یتابع کا لفظ اسی کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ جب بھی کسی راوی سے خواہ وہ ثقہ ہو یا غیر ثقہ خطا واقع ہوتی ہے تو اُس کی خطا کبھی تو اپنے ان اقران سے جو اس سے اولیٰ ہوں، سے مخالفت کے ذریعے واضح ہو جاتی ہے اور کبھی دیگر رواۃ کی متابعت نہ ہونے سے۔ آئمہ محدثین سے غرابت اور تفرد کے رد پر متعدد اقوال نقل کئے جاتے ہیں۔

- قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: لَا تَكْتُبُوا هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الْغَرَائِبَ فَإِنَّهَا مَنَاكِيرُ، وَعَامَّتُهَا عَنِ الضُّعَفَاءِ[١].
- قَالَ مَالِكٌ: شَرُّ الْعِلْمِ الْغَرِيبُ، وَخَيْرُ الْعِلْمِ الظَّاهِرُ الَّذِي قَدْ رَوَاهُ النَّاسُ[٢].
- قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كُنَّا نَرَى أَنَّ غَرِيبَ الْحَدِيثِ خَيْرٌ فَإِذَا هُوَ شَرٌّ[٣].

---

[١] [رسالة البيهقي للجويني (ص١٠٠)]، [الكامل في ضعفاء الرجال (١/ ١١١)]

[٢] [الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب البغدادي (٢/ ١٠٠)]

[٣] [الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب البغدادي (٢/ ١٠٠)]

- قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: الْعِلْمُ الَّذِي يَجِيئُكَ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا: يَعْنِي الْمَشْهُورَ، رَوَاهَا الْبَيْهَقِيُّ فِي "الْمَدْخَلِ"[١].
- رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ بِحَدِيثٍ، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ: أَحْسَنْتَ، بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ، هَكَذَا حُدِّثْنَا، قُلْتُ: مَا أَرَانِي إِلَّا حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ أَنْتَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي، قَالَ: لَا تَقُلْ ذَلِكَ؛ فَلَيْسَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يُعْرَفُ؛ إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا عُرِفَ وَتَوَاطَأَتْ عَلَيْهِ الْأَلْسُنُ[٢].
- رَوَى ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُوسُفَ قَالَ: مَنْ طَلَبَ الدِّينَ بِالْكَلَامِ تَزَنْدَقَ، وَمَنْ طَلَبَ غَرِيبَ الْحَدِيثِ كَذَّبَ، وَمَنْ طَلَبَ الْمَالَ بِالْكِيمْيَاءِ أَفْلَسَ[٣].

مگر یہ یاد رہے کہ ان آئمہ کے ذم سے مراد غریب صحیح کی ذم نہیں بلکہ اس تفرد اور غرابت کی ذم ہے جو باعث نکارت اور سبب شاذ بن جاتے ہیں۔ ابن الصلاح فرماتے ہیں۔

ثم إن الغريب ينقسم إلى: صحيح كالأفراد المخرجة في الصحيح وإلى غير صحيح وذلك هو الغالب على الغرائب[٤].

---

(١) [تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي (٢/ ٦٣٤)]

(٢) [تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي (٢/ ٦٣٤)]

(٣) [أدب الإملاء والاستملاء (ص٥٨)]

(٤) [مقدمة ابن الصلاح = معرفة أنواع علوم الحديث - ت عتر (ص٢٧٠)]

روينا عن أحمد بن حنبل أنه قال غير مرة: "لا تكتبوا هذه الأحاديث الغرائب فإنها مناكير وعامتها عن الضعفاء".

اسی طرح أبو العباس أحمد بن فرح الإشبيلي فرماتے ہیں۔

أحاديث جماعة من الأئمة، عن آبائهم، عن أجدادهم، ولم تتواتر الرواية عن آبائهم عن أجدادهم بها إلا عنهم، كصحيفة عمرو بن شعيب، عن أبيه عن جده. وبهز بن حكيم، وإياس بن معاوية، عن أبيه، عن جده. وأجدادهم صحابة وأحفادهم ثقات، فهذه الأقسام الخمسة مخرجة في كتب الأئمة، الشيخين وغيرهما فيحتج بها، والذي أراه أن هذا التقسيم يرجع إلى قسم واحد وهو الحديث المقبول[1].

یہ بات بھی ذہن نشین رہنا چاہیے کہ تفرد بذات خود کوئی علت قادحہ نہیں۔ علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے یحیی بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ میں نے سفیان الثوری سے زیادہ مضبوط حافظے والا کسی کو نہیں دیکھا اگر سب لوگ اس کی مخالفت کریں تو بھی قول سفیان الثوری کا مقبول ہو گا۔

ما رأيت أحدًا أحفظ من سفيان الثوري، لو خالفه الناس جميعًا لكان القول ما قال سفيان[2].

---

[1] [الغرامية في مصطلح الحديث (ص٢٨)]

[2] [المجروحين لابن حبان ت حمدي (١/ ٤٧)]

یحیی بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ **کا قول اسی جانب اشارہ کر رہا ہے کہ ہر تفرد سبب رد نہیں البتہ تفرد بسا اوقات علت کی جانب اشارہ کرنے والی ہوتی ہے۔ خصوصا جبکہ راوی ضعیف ہو یا دیگر اولیٰ منہ رواۃ کی مخالفت کر رہا ہو۔**

راوی جب ضعیف ہو اور اس کی متابعت کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس کے تفرد کو رد کیا جائے گا خصوصا جب اس کا تفرد شریعت کے قواعد معلومہ کے بھی خلاف ہو۔امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ **کبار حفاظ کے طبقات کا ذکر کرنے کے بعد بیان کرتے ہیں۔**

فهؤلاء الحُفَّاظُ الثقات: إذا انفردَ الرجلُ مِنهم مِن التابعين، فحديثهُ: (صحيحٌ) . وإن كان مِن الأتباعِ، قيل: (صحيحٌ، غريبٌ) . وإن كان مِن أصحاب الأتباع، قيل: (غريبٌ، فَرْدٌ) . ويَنْدُرُ تفرُّدهم، فتجدُ الإمامَ مِنهم عندهَ مِئتا ألف حديث، لا يكادُ ينفرد بحديثينِ ثلاثة! ومَن كان بعدَهم: فأين ما يَنفرِدُ به؟ ما عَلِمْتُهُ، وقد يوُجَد.

ثم نَنْتَقِلُ إلى: اليَقِظ، الثقة، المتوسِّطِ المعرفةِ والطَّلَبِ.

فهو الذي يُطلَقُ عليه أنه: "ثقة"، وهُمْ جُمهورُ رجالِ "الصحيحين". فتابِعِيُّهم إذا انفَرَد بالمِتْن، خُرِّجَ حديثُه ذلك في الصحاح. وقد يَتوقَّفُ كثيرٌ من النقَّاد في إطلاق "الغرابة" مع "الصحة" في حديثِ أتباعِ الثقات. وقد يُوجَدُ بعضُ ذلك في الصحاح دون بعض.

وقد يُسمِّي جماعةٌ من الحفاظ الحديثَ الذي ينفرد به مثلُ هُشَيْم وحفص بن غِياثٍ: (منكراً) . فإن كان المنفردُ مِن طبقة مشيخة الأئمة، أطلقوا النكارةَ

عَلَى ما انفردَ به مثلُ عثمان بن أبي شيبة، وأبي سَلَمة التَّبُوذَكِيّ، وقالوا: (هذا منكر) .

فإن رَوَى أحاديثَ من الأفراد المنكرة، غَمَزُوه وليَّنوا حديثَه، وتوقفوا في توثيقه. فإن رَجَع عنها، وامتَنع مِن روايتها، وجوَّز على نفسِه الوَهَمَ: فهُو خيرٌ له، وأرجَحُ لعدالته. وليس مِن حَدِّ الثقةِ أنَّهُ لا يَغلَطُ ولا يُخطِئ، فَمَن الذي يَسْلَمُ مِن ذلك غيرُ المعصومِ الذي لا يُقَرُّ على خطأ[1]

جب شیخ ثقہ ہو اور مکثرین میں سے ہو تو کثرت تلامیذ کی وجہ سے اور ان کی روایات میں مشارکت کی وجہ سے نکارت کو معلوم کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ مقدمہ صحیح مسلم میں منکر پر بحث کے دوران فرماتے ہیں:

"لیکن اگر تو کسی کو دیکھے جو زہری جیسے بزرگ شخص سے روایت کرنے کا قصد کرے جس کے شاگرد بہت ہیں اور وہ حافظ ہیں اور مضبوطی سے بیان کرتے ہیں اس کی اور اوروں کی حدیثوں کو یا ہشام بن عروہ سے روایت کا قصد کرے اور ان دونوں کی یعنی ہشام اور زہری کی حدیثیں اہل علم کے نزدیک پھیلی ہوئی ہیں اور مشترک ہیں اور ان دونوں کے شاگرد ان کی حدیثوں کو اتفاق کے ساتھ اکثر بیان کرتے ہیں پھر وہ شخص ان دونوں سے چند ایسی حدیثیں نقل کرے جو کسی شاگرد کو ان دونوں کے شاگردوں میں سے معلوم نہ ہوں اور وہ شخص اور صحیح روایتوں میں ان شاگردوں کا شریک نہ ہو تو

---

[1] [الموقظة (ص٧٧ ت أبي غدة)]

اس قسم کی روایتیں ایسے لوگوں کی ہرگز مقبول نہ ہوں گی (بلکہ وہ منکر مردود ہوں گی)"

فَأَمَّا مَنْ تَرَاهُ يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِي جَلَالَتِهِ، وَكَثْرَةِ أَصْحَابِهِ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِينَ لِحَدِيثِهِ وَحَدِيثِ غَيْرِهِ، أَوْ لِمِثْلِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَحَدِيثُهُمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوطٌ مُشْتَرَكٌ، قَدْ نَقَلَ أَصْحَابُهُمَا عَنْهُمَا حَدِيثَهُمَا عَلَى الِاتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِي أَكْثَرِهِ، فَيَرْوِي عَنْهُمَا، أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا الْعَدَدَ مِنَ الْحَدِيثِ مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِمَا، وَلَيْسَ مِمَّنْ قَدْ شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ، فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُولُ حَدِيثِ هَذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ وَاللهُ أَعْلَمُ[١]

تفرد میں ملازمت شیخ اور اس شیخ سے نقل کرنے میں اس کی ثقاہت کو خاص دخل ہے کیونکہ بسا اوقات ایک راوی دیگر شیوخ سے روایت کرنے میں ضعیف ہوتا مگر کسی مخصوص شیخ کی روایات اس کی مقبول ہوتی ہیں۔

علاقة المنكر بالشاذ

منکر اور شاذ کے مابین مشترکات میں تفرد اور مخالفت شامل ہیں۔ دونوں اقسام کے راوی اس روایت کرنے میں منفرد ہوتے ہیں اور دیگر رواۃ کی مخالفت کر رہے ہوتے ہیں۔ دونوں کے مابین فرق یہ ہے کہ شاذ کا راوی فی نفسہ ثقہ ہوتا ہے جبکہ منکر کا راوی ضعیف ہوتا ہے۔

---

[١] [صحيح مسلم (١/ ٦)]

ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ شرح علل الترمذی میں فرماتے ہیں ومن جملة الغرائب المنكرة الأحاديث الشاذة المطرحة- **گویا کہ شاذ غریب منکر کی اقسام میں سے ہے۔ جبکہ ابن الصلاح کی عبارۃ** "الْمُنْكَرُ يَنْقَسِمُ قِسْمَيْنِ، عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الشَّاذِّ، فَإِنَّهُ بِمَعْنَاهُ"[1] **سے دونوں کے مابین تسویہ معلوم ہوتا ہے۔**

حافظ صالح بن محمد جزرۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

الْحَدِيثُ الشَّاذُّ الْحَدِيثُ الْمُنْكَرُ الَّذِي لَا يُعْرَفُ[2]

لیکن جیسے کی پہلے گزر چکا ہے حافظ ابن حجر اس پر نقد فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔

عُرِفَ بهذا أَنَّ بينَ الشَّاذِّ والمنْكَرِ عُموماً وخُصوصاً مِن وجهٍ؛ لأنَّ بينَهُما اجْتِماعاً في اشْتِراطِ المخالفَةِ، وافتراقاً في أن الشاذَّ روايةُ ثقةٍ، أَوْ صَدُوْقٍ، والمنكَر روايةُ ضعيفٍ. وقد غَفَلَ مَنْ سَوّى بينَهُما

[نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر- ابن حجر]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کے منکر ہونے کے لئے راوی کے ضعف کو شرط کیا ہے۔

فَمَنْ فَحُشَ غلَطُهُ، أَو كَثُرَتْ غَفْلَتُهُ، أَو ظَهَرَ فِسْقُهُ، فحديثه منكَرٌ[3]

---

[1] [مقدمة ابن الصلاح = معرفة أنواع علوم الحديث - ت عتر (ص٨٠)]

[2] [الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي (ص١٤١)]

[3] [نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر (ص١٥٨ ت القاسم)]

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شاذ کے لئے راوی کا ثقہ ہونا اور دیگر رواۃ کی مخالفت دونوں کو شرط قرار دیا ہے۔

«لَيْسَ الشَّاذُّ مِنَ الْحَدِيثِ أَنْ يَرْوِيَ الثِّقَةُ مَا لَا يَرْوِيهِ غَيْرُه، هَذَا لَيْسَ بِشَاذٍّ، إِنَّمَا الشَّاذُّ أَنْ يَرْوِيَ الثِّقَةُ حَدِيثًا يُخَالِفُ فِيهِ النَّاسَ، هَذَا الشَّاذُّ مِنَ الْحَدِيثِ»[1]

شاذ اور منکر کے مابین فرق بیان کرتے ہوئے امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فَبَانَ بِهَذَا فَصْلُ الْمُنْكَرِ مِنَ الشَّاذِّ، وَأَنَّ كُلًّا مِنْهُمَا قِسْمَانِ يَجْتَمِعَانِ فِي مُطْلَقِ التَّفَرُّدِ أَوْ مَعَ قَيْدِ الْمُخَالَفَةِ، وَيَفْتَرِقَانِ فِي أَنَّ الشَّاذَّ رَاوِيهِ ثِقَةٌ أَوْ صَدُوقٌ غَيْرُ ضَابِطٍ، وَالْمُنْكَرَ رَاوِيهِ ضَعِيفٌ بِسُوءِ حِفْظِهِ أَوْ جَهَالَتِهِ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ، وَكَذَا فَرَّقَ فِي شَرْحِ النُّخْبَةِ بَيْنَهُمَا، لَكِنْ مُقْتَصِرًا فِي كُلٍّ مِنْهُمَا عَلَى قِسْمِ الْمُخَالَفَةِ، فَقَالَ فِي الشَّاذِّ: إِنَّهُ مَا رَوَاهُ الْمَقْبُولُ مُخَالِفًا لِمَنْ هُوَ أَوْلَى مِنْهُ، وَفِي الْمُنْكَرِ: إِنَّهُ مَا رَوَاهُ الضَّعِيفُ مُخَالِفًا، وَالْمُقَابِلُ لِلْمُنْكَرِ هُوَ الْمَعْرُوفُ، وَلِلشَّاذِّ كَمَا تَقَدَّمَ، هُوَ الْمَحْفُوظُ[2].

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ تقریب التہذیب میں رواۃ پر حکم لگاتے وقت بسا اوقات اپنے اسی قاعدہ یعنی منکر کا روای ضعیف ہوتا ہے، کی مخالفت کر جاتے ہیں۔

- ١٩٠٦- ربيعة ابن سيف ابن ماتع بكسر المثناة المعافري الإسكندراني صدوق له مناكير

---

[1] [معرفة علوم الحديث للحاكم (ص١١٩)]

[2] [فتح المغيث بشرح ألفية الحديث (١/ ٢٥٠)]

- ٢٢٩٨- سعيد ابن داود ابن أبي زنبر بفتح الزاي وسكون النون وفتح الموحدة الزنبري أبو عثمان المدني صدوق له مناكير
- ٣٣٤٦- عبد الله ابن السري الأنطاكي أصله من المدائن زاهد صدوق روى مناكير كثيرة يتفرد بها
- ٤٠٧٠- عبد السلام ابن صالح ابن سليمان أبو الصلت الهروي مولى قريش نزل نيسابور صدوق له مناكير وكان يتشيع وأفرط العقيلي فقال كذاب
- ٥٥٤١- قرة ابن عبد الرحمن ابن حيويل بمهملة مفتوحة ثم تحتانية وزن جبريل المعافري المصري يقال اسمه يحيى صدوق له مناكير

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی اس فعل کی وضاحت کے لئے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بہت مناسب ہے کہ بسا اوقات محدثین نکارت کا اطلاق شاذ پر بھی کر جاتے ہیں۔۔۔۔ مگر اعتبار اغلب کو ہو گا اور جس جگہ قاعدہ کی مخالفت ہو تو اس کی تاویل کر دی جائے گی۔

وَقد أطْلقُوا فِي غير مَوضِع النكارة على رِوَايَة الثِّقَة مُخَالفا لغيره، وَمن ذَلِك حَدِيث: " نزع الْخَاتم" حَيْثُ قَالَ أَبُو دَاوُد: هَذَا حَدِيث مُنكر مَعَ أَنه راوية همّام بن يحيى، وَهُوَ ثِقَة، احْتج بِهِ أهل الصَّحِيح.

قلت الْعبْرَة فِي الِاصْطِلَاح للأغلب، فَإِذا جَاءَ خِلَافه يؤول مَعَ أَنه يحْتَمل أَن لَا يكون همَّام ثِقَة عِنْد أبي دَاوُد لِأَنَّهُ مُجْتَهد لَا يجب عَلَيْهِ تَقْلِيد غَيره[1]

---

[1] [شرح نخبة الفكر للقاري (ص٣٤٢)]

علاقة المنكر بزيادات الثقات

زیادۃ الثقہ کی تعریف امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کچھ یوں کرتے ہیں۔

معرفة زيادات ألفاظ فقهية في أحاديث ينفرد بالزيادة راوٍ واحد[1]

جبکہ ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

أن يروي جماعة حديثاً واحداً بإسناد واحد، ومتن واحد فيزيد بعض الرواة فيه زيادة، لم يذكرها بقية الرواة[2]

زیادت راوی کو حسب قرائن کبھی رد کیا جاتا ہے اور کبھی قبول۔ جس روایت کو رد کرتے ہوئے اس کی جانب غلطی فاحش کی نسبت کر دی جاتی ہے تو یہ زیادت منکر کہلاتی ہے۔ جب زیادت کسی ثقہ کی جانب سے ہو تو وہ مقبول ہوتی ہے۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں۔

قَالَ الْجُمْهُورُ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَأَصْحَابِ الْحَدِيثِ: زِيَادَةُ الثِّقَةِ مَقْبُولَةٌ، إِذَا انْفَرَدَ بِهَا ------ وَالَّذِي نَخْتَارُهُ مِنْ هَذِهِ الْأَقْوَالِ أَنَّ الزِّيَادَةَ الْوَارِدَةَ مَقْبُولَةٌ عَلَى كُلِّ الْوُجُوهِ، وَمَعْمُولٌ بِهَا إِذَا كَانَ رَاوِيهَا عَدْلًا حَافِظًا وَمُتْقِنًا ضَابِطًا[3]

طاہر بن صالح الجزائری زیادۃ الثقہ کے قبول ورد پر تفصیلی بحث کرتے ہیں۔

---

[1] [معرفة علوم الحديث للحاكم (ص١٣٠)]

[2] [شرح علل الترمذي (١/ ٢١٣)]

[3] [الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادي (ص٤٢٥)]

وَقد اشْتهر عَن جمع من الْعلمَاء إِطْلَاق القَوْل بِقبُول زِيَادَة الثِّقَة مَعَ أَن قبُولهَا مُقَيّد بِمَا ذكر آنِفا ولعلهم إِنَّمَا سكتوا عَن ذَلِك اكْتِفَاء بِمَا ذكرُوا فِي تَعْرِيف الصَّحِيح وَالْحسن من اعْتِبَار السَّلامَة من الشذوذ فيهمَا وفسروا الشذوذ بمخالفة الثِّقَة من هُوَ أوثق مِنْهُ فَلَو قبلوا زِيَادَة الثِّقَة مَعَ منافاتها لرِوَايَة من هُوَ أوثق مِنْهُ كَانُوا قد أخلوا بِمَا شرطوه من السَّلامَة من الشذوذ وَفِي ذَلِك من التَّنَاقُض الْجَلِيّ مَا لَا يخفى على أمثالهم

وَأما الَّذين لم يطلقوا القَوْل فِي قبُول زِيَادَة الثِّقَة فكثير مِنْهُم من أَئِمَّة الحَدِيث الْمُتَقَدِّمين عبد الرَّحْمَن بن مهْدي وَيحيى الْقطَّان وَأحمد بن حَنْبَل وَيحيى بن معِين وَعلي بن الْمَدِينِيّ وَالْبُخَارِيّ وَأَبُو زرْعَة وَأَبُو حَاتِم وَالنَّسَائِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ فقد نقل عَنْهُم اعْتِبَار التَّرْجِيح فِي الزِّيَادَة وَغَيرهَا

وَمِنْهُم ابْن خُزَيْمَة فَإِنَّهُ قيد قبُول الزِّيَادَة باستواء الطَّرفَيْنِ فِي الْحِفْظ والإتقان فَإِن كَانَ السَّاكِت عددا أَو وَاحِدًا أحفظ مِنْهُ أَو لم يكن هُوَ حَافِظًا وَإِن كَانَ صَدُوقًا فَإِن الزِّيَادَة لَا تقبل وَقد نحا نَحوه ابْن عبد الْبر فَإِنَّهُ قَالَ فِي التَّمْهِيد إِنَّمَا تقبل الزِّيَادَة إِذا كَانَ راويها أحفظ وأتقن مِمَّن قصر أَو مثله فِي الْحِفْظ فَإِن كَانَت من غير حَافظ وَلَا متقن فَلَا الْتِفَات إِلَيْهَا

وَمِنْهُم ابْن السَّمْعَانِيّ فَإِنَّهُ قيد الْقبُول بِمَا إِذا لم يكن الساكتون مِمَّن لَا يغْفل مثلهم عَن مثلهَا عَادَة أَو لم تكن مِمَّا تتوفر الدَّوَاعِي على نَقله

وَقد وَقع فِي رِسَالَة الإِمَام الشَّافِعِي فِي الْأُصُول مَا يُشِير إِلَى أَن زِيَادَة الثِّقَة لَيست مَقْبُولَة عِنْده مُطلقًا فَإِنَّهُ قَالَ فِي أثْنَاء كَلَامه على مَا يعْتَبر بِهِ حَال الرَّاوِي فِي الضَّبْط مَا نَصه وَسُكُون إِذا شرك أحدا من الْحفاظ لم يُخَالِفهُ فَإِن خَالفه فَوجدَ

حَدِيثه أنقص كَانَ فِي ذَلِك دَلِيل على صِحَة مخرج حَدِيثه وَمَتى خَالف مَا وصفت أضرّ ذَلِك بحَديثه اهـ

فقد جعل زِيَادَة الْعدْل الَّذِي يختبر ضَبطه غير مَقْبُولَة إِذا خَالَفت رِوَايَة الْحَافِظ بل مضرَّة بحَديثه لدلالتها على قلَّة ضَبطه وتحريه بِخِلَاف نَقصه من الحَدِيث لدلالته على تحريه فَإِذا كَانَت زِيَادَة الْعدْل الَّذِي لم يعرف ضَبطه بعد غير مَقْبُولَة إِذا خَالَفت رِوَايَة الْحَافِظ تكون زِيَادَة الثِّقَة غير مَقْبُولَة إِذا خَالَفت رِوَايَة من هُوَ أوثق مِنْهُ رِعَايَة للراجح فِي الْمَوْضِعَيْنِ

فَإِن تصورت أَن نِسْبَة الْعدْل الَّذِي لم يعرف ضَبطه بعد إِلَى الْحَافِظ لَيست كنسبة الثِّقَة إِلَى من هُوَ أوثق مِنْهُ بل بَينهمَا فرق ظَاهر فافرض الْمَسْأَلَة فِي حَدِيث ورد من طَرِيقين رجال أَحدهمَا من الدرجَة الْعليا فِي رُوَاة الصَّحِيح وَرِجَال الآخر من الدرجَة الدُّنْيَا فِي رُوَاة الْحسن غير أَنه وَقعت فِي روايتهم زِيَادَة مُنَافِيَة لما وَقع فِي الرِّوَايَة الْأُخْرَى الَّتِي إسنادها من أَعلَى الْأَسَانِيد فَهَل تتَصَوَّر أَن من يرد الزِّيَادَة فِي الْمَسْأَلَة السَّابِقَة يتَوَقَّف فِي رد الزِّيَادَة هُنَا وَبِمَا ذكرنَا يظْهر لَك قُوَّة مَا ذهب إِلَيْهِ الْحَافِظ ابْن حجر من دلَالَة كَلَام الإِمَام الشَّافِعِي على أَن زِيَادَة الثِّقَة لَيست مَقْبُولَة عِنْده مُطلقًا[١]

---

[١] [توجيه النظر إلى أصول الأثر (١/ ٥١٠)]

علاقة المنكر بالمعروف و المحفوظ

معروف اور محفوظ بھی ان اصطلاحات میں سے ہیں جن کا منکر کے ساتھ ربط و تعلق کئی وجوہ سے ہے۔ آئمہ متقدمین کی کتب میں عموما معروف اور محفوظ ہم معنیٰ اصطلاحات کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ ان کی کتب میں ہمیں منکر اور محفوظ کے درمیان ربط مل جاتا ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

إنْ كنا لَنَسْمَعُ الحديثَ فَنَعْرِضُهُ على أصحابنا كما نَعْرِضُ الدرهمَ الزائفَ على الصَّيارفةِ؛ فما عَرَفُوا أَخَذْنا، وما أَنْكَروا تَرَكْنا[1]

امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

إذا روى عن المعروفين ما لا يَعرفه المعروفون فأكثَرَ، تُرك حديثه[2]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ علل کبیر میں مسح علی الخفین کے بار میں حدیث ذواد بن علبہ بیان کرتے ہیں اور اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا تبصرہ نقل کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ذُؤَادُ بْنُ عُلْبَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ: «ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ لِلْمُقِيمِ».

---

(1) [العلل لابن أبي حاتم (١/ ٢٢ ت الحميد)]

(2) [المدخل إلى السنن الكبرى - البيهقي - ت عوامة (١/ ٢٣٩)]

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: إِنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ ذُؤَادُ بْنُ عُلْبَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَلَا أَرَى هَذَا الْحَدِيثَ مَحْفُوظًا وَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ[۱]

ذواد بن علبہ کے بارے میں آئمہ جرح وتعدیل کے اقوال حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان کئے ہیں۔

قال الدوري عن يحيى بن معين ليس بشيء

قال ابن أبي مريم عن ابن معين ضعيف لا يكتب حديثه

قال أبو حاتم ليس بالمتين ذهب حديثه

قال البخاري يخالف في بعض حديثه

قال ابن عدي أحاديثه غرائب

قال ابن حبان منكر الحديث جدا يروي عن الثقات ما لا أصل له وعن الضعفاء ما لا يعرف

علل ترمذی میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث پر محفوظ نہ ہونے کا قول کیا اور تہذیب التہذیب میں ذواد پر مخالفت کرنے کا عیب لگایا۔ علاوہ ازیں ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان پر غرائب اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے صراحتا منکر الحدیث ہونے کا قول کیا۔ انہیں اقوال کو دیکھا جائے تو ہمیں منکر اور محفوظ کے ایک دوسرے کے مقابل ہونے کا علم ہو جاتا ہے۔ اب چونکہ آئمہ کے اوپر منقولہ اقوال سے ہمیں ذواد کے ضعیف ہونے کا

[۱] [العلل الكبير للترمذي = ترتيب علل الترمذي الكبير (ص٥٤)]

معلوم ہو گیا ہے اس لئے جب ضعیف مخالفت کر رہا ہو وہ منکر الحدیث ہو تو اس پر آئمہ متقدمین مثلا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے غیر محفوظ کا قول ہمیں دونوں کے مابین ربط کا پتہ دیتے ہیں۔

اسی طرح ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے الکامل میں احمد بن کنانہ پر منکر الحدیث کا حکم لگایا ہے۔ اس کے بعد ان کی تین احادیث بیان کی ہیں۔ پہلی حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ وهذا حديث منكر. اس کے بعد دوسری اور تیسری حدیث بیان کرنے کے بعد دونوں پر تبصرہ کرتے ہیں کہ: وهذان الحديثان ليسا محفوظين ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کا احمد بن کنانہ کو منکر الحدیث کہنا اور پھر احادیث کو منکر کہنا اور غیر محفوظ کہنا ان کے مابین ربط و علاقہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

أحمد بن كنانة

شامي، منكر الحديث، وليس بالمعروف.

حدثنا طاهر بن علي بن ناصح الطبراني، حدثنا إبراهيم بن الوليد بن سلمة، حدثنا أحمد بن كنانة، عن مقسم، عن ابن عمر، أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: إذا ذهب الإيمان من الأرض وجد ببطن الأردن.

قال الشيخ: وهذا حديث منكر.

حدثنا يحيى بن عبد الرحمن بن نادية الحراني، حدثنا أحمد بن عبد الرحمن بن مفضل، حدثنا عثمان الطائفي، حدثنا أحمد الشامي، عن محمد بن المنكدر،

عن جابر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما أطعم طعام على مائدة، ولا جلس عليها وفيها اسمي إلا قدسوا كل يوم مرتين.

حدثنا يحيى بن عبد الرحمن بن ناجية، حدثنا أحمد بن عبد الرحمن بن مفضل، حدثنا عثمان الطرائفي، حدثنا أحمد الشامي، عن أبي الطفيل عن علي بن أبي طالب، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما اجتمع قوم قط في مشورة فيهم رجل اسمه محمد، لم يدخلوه في مشورتهم إلا لم يبارك لهم فيه.

قال الشيخ: وهذان الحديثان ليسا محفوظين، وأحمد الشامي هذا هو ابن كنانة، الذي يروي عنه الوليد بن سلمة، وسمعت أبا عروبة يقول: كان عثمان الطرائفي يروي عن مجهولين وعنده عجائب، وهو في الجزريين كبقية في الشاميين، لأن بقية أيضا يروي عن مجهولين وعنده عجائب[1]

ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن الله زوجني في الجنة مريم بنت عمران وكلثم أخت موسى وآسية امرأة فرعون فقلت هنيأ لك يا رسول الله **کے بارے میں فرماتے ہیں** هذا الحديث هو الذي أنكره عليه البخاري وقال العقيلي مجهول وحديثه غير محفوظ[2]

اسی طرح بطور مثال امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارات دیکھتے ہیں کہ کس طرح وہ منکر اور محفوظ کو مقابل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

---

(١) [الكامل في ضعفاء الرجال (١/ ٢٧٥)]

(٢) [لسان الميزان (٦/ ٣٣٢)]

- وروى هذا الحديث عبد الوهاب بن أبي بكر، عن الزهري، عن حميد، عن أمه، أنها سمعت النبي صلى الله عليه وسلم: لا يرخص في شيء من الكذب إلا في ثلاث كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يعده كذبا، وذكر الثلاثة، وهذا منكر، ولم يأت بالحديث المحفوظ الذي عند الناس[1]
- قال السراج: حدثنا الحسن بن كليب، حدثنا مصعب بن المقدام، حدثنا سفيان، عن ابن جريج، عن سليمان بن موسى، عن نافع، عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من توضأ فليتمضمض وليستنشق، والاذنان من الرأس.

قال الدارقطني: هذا منكر. والمحفوظ عن ابن جريج، عن سليمان، عن النبي صلى الله عليه وسلم - يعنى معضلا[2]

ابو یعلی الخلیلی رحمۃ اللہ علیہ أن النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر كانوا يمشون أمام الجنازة **پر نقد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔**

وهذا منكر من حديث مالك، والمحفوظ من حديث ابن عيينة، عن الزهري[3]

اسی طرح ہمیں امام ابو جعفر العقیلی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال ملتے ہیں جہاں انہوں نے منکر پر غیر محفوظ کا اطلاق کیا ہے۔ ان میں سے چند مثالیں سمجھنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔

---

(١) [علل الدارقطني = العلل الواردة في الأحاديث النبوية (١٥/ ٣٥٩)]

(٢) [ميزان الاعتدال (١/ ٥١٩)]

(٣) [الإرشاد في معرفة علماء الحديث للخليلي (١/ ٢٦٧)]

- إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، شَامِيٌّ، مَجْهُولٌ، وَقَعَ إِلَى أَصْبِهَانَ، حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ
- عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، جَاءَ بِأَحَادِيثَ مُنْكَرَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ مَحْفُوظٌ
- سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ
- سُلَيْمُ بْنُ عِيسَى مَجْهُولٌ فِي النَّقْلِ، حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ
- عِمْرَانُ أَبُو الْفَضْلِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، ...... حَدِيثُهُ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَقَدْ رَوَى مَنَاكِيرَ
- مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وَلَا يُعْرَفُ بِالنَّقْلِ، حَدِيثُهُ غَيْرُ مَحْفُوظٍ
- عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنَزِيُّ عَنْ قَتَادَةَ، مَجْهُولٌ بِالنَّقْلِ، وَحَدِيثُهُ مُنْكَرٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، وَلَا يُعْرَفُ إِلَّا بِهِ، وَلَا يُتَابِعُهُ إِلَّا نَحْوُهُ فِي الضَّعِيفِ
- إِسْمَاعِيلُ بْنُ شَبِيبٍ الطَّائِفِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَحَادِيثُهُ مَنَاكِيرُ، لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ مَحْفُوظٌ

ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ أشعر بدنه في الجانب الأيسر **کے بارے میں فرماتے ہیں** وَهَذَا عِنْدِي مُنْكَرٌ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا وَالْمَعْرُوفُ فِيهِ مَا ذَكَرَهُ أَبُو دَاوُدَ الْجَانِبُ الْأَيْمَنُ[1]

---

[1] [التمهيد لابن عبد البر (١٧/ ٢٣١)]

ہمیں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے کتب میں معروف اور محفوظ کی مستقل تعریفات ملتی ہیں۔ جن میں منکر کے مقابل معروف اور شاذ کے مقابل محفوظ لایا گیا ہے۔

فإن خولف بأرجحَ منهُ: لِمَزِيد ضبطٍ، أَوْ كثرةِ عددٍ، أو غير ذلك من وجوه الترجيحات، فالرَّاجِحُ يقالُ لهُ: "المِحْفوظُ"

وإنْ وقَعَتِ المخالفة معَ الضَّعْفِ؛ فالرَّاجِحُ يُقالُ لهُ: "المِعْروفُ"، ومقابلُهُ يقال له: "المنكَر"[1]

علاقة المنكر بالمشكل

علم مشکل الحدیث اور مختلف الحدیث علم حدیث کے مشکل اور دقیق مباحث میں سے ہے۔ اس میں اولین تالیف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی مختلف الحدیث ہے۔ اس کے بعد ہمیں ابن قتیبہ الدینوری رحمۃ اللہ علیہ کی تاویل مختلف الحدیث ملتی ہے۔ تیسری کتاب جو اس ضمن میں معروف ہے وہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح مشکل الآثار ہے۔

امام نووی مختلف الحدیث کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

وهو أن يأتي حديثان متضادان في المعنى ظاهراً فيوفق بينهما أو يرجح أحدهما [التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير في أصول الحديث]

مشکل الحدیث کی تعریف کرتے ہوئے الدکتور نور الدین عتر کہتے ہیں۔

مختلف الحديث: وربما سماه المحدثون "مشكل الحديث".

---

[1] [نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر (ص١٢٧ ت القاسم)]

وهو ما تعارض ظاهره مع القواعد فأوهم معنى باطلا، أو تعارض مع نص شرعي آخر

[منهج النقد في علوم الحديث]

مشکل الحدیث اور منکر میں ربط و علاقہ یہ ہے کہ جب ازالہ تعارض کے لئے ایک روایت کو راجح قرار دیا جائے اور دوسری کو مرجوح۔ تو روایت مرجوحہ ضعیفہ منکر جو روایت راجحہ صحیحہ کے خلاف ہو منکر کہلائی گی۔ أبو الأشبال أحمد شاکر فرماتے ہیں۔

إذا جاء الحديث على أوجه مختلفة، في المتن أو فى السند، من راو واحد، أو من أكثر -: فإن رجحت إحدى الروايتين أو الروايات بشيء من وجوه الترجيح- كحفظ راويها، أو ضبطه، أو كَثُرت صحبته لمن روى عنه - كانت الراجحة صحيحة، والمرجوحة شاذة أو منكرة

[الباعث الحثيث شرح اختصار علوم الحديث]

بعض معاصرین مشکل الحدیث اور مختلف الحدیث میں فرق کرتے ہیں۔ مثلاً محمد بن محمد بن سویلم اپنے کتاب الوسيط في علوم ومصطلح الحديث **میں لکھتے ہیں۔**

فمختلف الحديث يكون بوجود تعارض: تضاد أو تناقض بين حديثين أو أكثر كما بينت آنفا.

وأما مشكل الحديث فهو أعم من ذلك فقد يكون سببه وجود تعارض بين حديثين أو أكثر، وقد يكون سببه كون الحديث مشكلا في معناه لمخالفته في الظاهر للقرآن مثلا أو لاستحالة معناه أو لمخالفته لحقيقة من الحقائق المتعلقة بالأمور الكونية التي كشفت عنها العلوم والمعارف الحديثة كعلم الفلك، أو

الطب، أو علم سنن الله الكونية, وهو ما يسمى في لسان الناس: علم الطبيعة ------- وعلى هذا يكون "مشكل الحديث" بالنسبة إلى "مختلف الحديث" أعم منه فكل مختلف يعتبر مشكلا، وليس كل مشكل يعتبر من قبيل "مختلف الحديث" فبينهما عموم وخصوص مطلق.

علاقة المنكر بالتدليس

منکر کی اقسام میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ منکر الاسناد کی قسم وہ ہے جس میں سند میں نقصان ہو۔یعنی ایک یا ایک سے زائد رواۃ کو حذف کیا جائے۔ عموما بعض رواۃ کے کسی عیب کی وجہ سے ایسا کیا جاتا ہے جسے ہم تدلیس بھی کہتے ہیں۔ سمجھنے کے لئے اسی مثال کو یہاں بھی دہرا دیتے ہیں۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ میزان الاعتدال میں مندرجہ ذیل حدیث بیان فرماتے ہیں۔

يُوْنُسُ بنُ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنِ الشَّافِعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بنِ خَالِدٍ الجَنَدِيِّ، عَنِ أبَانَ بنِ صَالِحٍ، عَنِ الحَسَنِ، عَنِ أَنَسٍ: عَنِ النَّبِيِّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- قَالَ: (لاَ يَزْدَادُ الأَمْرُ إِلاَّ شِدَّةً، وَلاَ الدُّنْيَا إِلاَّ إِدْبَاراً، وَلاَ النَّاسُ إِلاَّ شُحّاً، وَلاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلاَّ عَلَى شِرَارِ النَّاسِ، وَلاَ مَهْدِيَّ إِلاَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ)

اور پھر اس کے سند پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ روایت منکر ہے۔یونس بن عبد الاعلی کا سماع امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت نہیں۔ بعض طرق میں یہ وضاحت موجود ہے کہ انہوں نے یہ حدیث کسی مجہول شخص سے سنی ہے۔

وَهُوَ خَبَرٌ مُنْكَرٌ، تَفَرَّدَ بِهِ يُوْنُسُ بنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَحَدُ الثِّقَاتِ، وَلَكِنَّهُ مَا أَحْسِبُهُ سَمِعَهُ مِنَ الشَّافِعِيِّ، بَلْ أَخْبَرَهُ بِهِ مُخْبِرٌ مَجْهُوْلٌ، لَيْسَ بِمُعْتَمَدٍ، وَقَدْ جَاءَ فِي بَعْضِ طُرُقِهِ الثَّابِتَةِ عَنْ يُوْنُسَ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنِ الشَّافِعِيِّ، فَذَكَرَه

[سير أعلام النبلاء – الذهبي]

علاقة المنكر بالمضطرب

مضطرب کے لغوی معنیٰ کے بارے میں راغب الاصفہانی لکھتے ہیں۔

والاضطراب: كثرة الذهاب في الجهات من الضرب في الأرض

[المفردات في غريب القرآن]

ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ مضطرب کی اصلاحی تعریف کے بارے میں فرماتے ہیں۔

الْمُضْطَرِبُ مِنَ الْحَدِيثِ: هُوَ الَّذِي تَخْتَلِفُ الرِّوَايَةُ فِيهِ فَيَرْوِيهِ بَعْضُهُمْ عَلَى وَجْهٍ وَبَعْضُهُمْ عَلَى وَجْهٍ آخَرَ مُخَالِفٍ لَهُ، وَإِنَّمَا نُسَمِّيهِ مُضْطَرِبًا إِذَا تَسَاوَتِ الرِّوَايَتَانِ

[معرفة أنواع علوم الحديث]

اس تعریف کو دیکھتے ہوئے بظاہر مضطرب اور منکر میں کوئی ربط نہیں بنتا کیونکہ منکر کے وجود کے لئے روایت میں تفرد یا مخالفت کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ اصطلاحی تعریف کے بحث میں گزر چکا ہے۔ جبکہ مضطرب کے مذکورہ بالا تعریف کے روسے تفرد کی نفی بھی ہوگی اور روایت کے تساوی ہونے کی صورت میں ثقہ یا اوثق کی مخالفت کی بھی کوئی صورت بظاہر نہیں بنتی۔ بعض علماء اس کی صورت یہ بناتے ہیں کہ اضطراب سند میں موجود ہو اور نکارت متن میں۔

جورقانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير میں بَابٌ: فِي فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَ میں پانچ روایات نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں فَهَذِهِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا مَضْطَرِبَةٌ مُخْتَلِفَةٌ مُنْكَرَةٌ

ان احادیث کے اسناد پر نظر ڈالی جائے تو ان میں اضطراب موجود ہے جبکہ متن میں نکارت موجود ہے کیونکہ صحیح روایات میں موجود ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ امیر حج بر قرار رہے جبکہ یہاں پر چار روایات میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو معزول کر کے واپس کرنے کی بات ہو رہی ہے۔

بہت سے رواۃ پر بیک وقت مضطرب الحدیث اور منکر الحدیث کا حکم لگ جاتا ہے۔

- المغيرة بن زياد البَجَلِيُّ[1]

قال عبد الله بن أحمد عن أبيه: مضطرب الحديث منكر الحديث، أحاديثه مناكير

- النُّعمان بن راشد الجَزَرِيُّ[2]

قال أحمد: مضطرب الحديث، روى أحاديث مناكير

- هشام بن لاحق[3]

قال البخاري: هو مضطرب الحديث عنده مناكير أنكر شبابة أحاديثه

---

(١) [التَّكْميل في الجَرْح والتَّعْدِيل ومَعْرِفة الثِّقَات والضُّعفاء والمجَاهِيل، ١٥٧]

(٢) [التَّكْميل في الجَرْح والتَّعْدِيل ومَعْرِفة الثِّقَات والضُّعفاء والمجَاهِيل، ٦٣٦]

(٣) [لسان الميزان، ٨٢٧٦]

- عاصم بن عُبَيد اللَّه بْن عاصم بْن عُمَر بن الخطاب القرشي[١]

قَال أبو زُرْعَة: قال لي مُحَمَّد بْن عَبد اللَّهِ بْن نمير، عاصم بن عُبَيد الله، أحب إليك أم ابن عقيل؟ فقلت: ابن عقيل يختلف عليه في الأسانيد، وعاصم منكر الحديث في الأصل، وهو مضطرب الحديث.

وَقَال أَبُو حاتم: منكر الْحَدِيث، مضطرب الحديث ليس له حديث يعتمد عليه وما أقربه من ابن عقيل.

وقَال البُخارِيُّ: منكر الحديث.

- أحمد بن الحسن بن القاسم[٢]

قال ابن يونس في " تاريخ الغرباء ": سكن مصر، وحدث عن: سفيان بن عيينة وغيره، مضطرب الحديث، له مناكير

---

[١] [تهذيب الكمال في أسماء الرجال، ٣٠١٤]

[٢] [تاريخ الإسلام وَوَفيات المشاهير وَالأعلام، ١٦]

الحديث المنكر عند الأمام أحمد

امام اہل السنۃ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانی ذہلی رحمۃ اللہ علیہ کا منکر حدیث کے حوالے سے آئمہ محدثین کا بیان کردہ مختصر موقف گزر چکا ہے۔ مگر ان کا منہج اور ان کے لگائے گئے منکر کا تفصیلی دراسہ ایک مستقل کتاب کا متقاضی ہے۔ یہاں ہم ان کے موقف و منہج پر مختصر بات کرینگے۔

اول تو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ منکر کا قابل استدلال نہیں سمجھتے تھے اور منکر الحدیث راوی سے استدلال کے قطعی قائل نہیں تھے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: الحديث عن الضعفاء قد يحتاج إليه في وقت، والمنكر أبداً منكر[1].

مذکورہ بالا قول ہی ان کی نظر میں منکر حدیث اور منکر الحدیث راوی کی حیثیت واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا جو معروف منہج ہے منکر کے بارے میں وہ یہی ہے کہ وہ تفرد پر منکر کا حکم لگاتے ہیں۔ مقدمہ فتح الباری میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: أحمد وَغَيره يطلقون الْمَنَاكِير على الْأَفْرَاد الْمُطلقَة[2] اسی طرح مقدمہ فتح الباری میں وہ یہ بھی

---

[1] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية المروذي وغيره ت وصي الله عباس (ص١٦٣)]

[2] [هدي الساري (ص٣٩٢ ط السلفية)]

فرماتے ہیں: الْمُنكر أطلقهُ أَحْمد بن حَنْبَل وَجَمَاعَة على الحَدِيث الْفَرد الَّذِي لَا متابع لَهُ[1]

اسی طرح وہ فتح الباری میں محمد بن ابرہیم بن الحارث التیمی پر آئمہ جرح وتعدیل کے اقول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:وروى عَن عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ سَمِعت أبي يَقُول وَذكره فِي حَدِيثه شَيْء يروي أَحَادِيث مَنَاكِير قلت الْمُنكر أطلقهُ أَحْمد بن حَنْبَل وَجَمَاعَة على الحَدِيث الْفَرد الَّذِي لَا متابع لَهُ فَيحمل هَذَا على ذَلِك وَقد احْتج بِهِ الْجَمَاعَة[2]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ النکت علی ابن الصلاح میں فرماتے ہیں: اس جانب متنبہ ہونا چاہیے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ناقدین نے "منکر" کا لفظ محض تفرد کے لیے استعمال کیا ہے۔

وهذا ينبغي التيقظ له، فقد أطلق الإمام أحمد والنسائي وغير واحد من النقاد لفظ المنكر على مجرد التفرد، لكن حيث لا يكون المتفرد في وزن من يحكم لحديثه بالصحة بغير عاضد يعضده[3]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری میں یزید بن عبداللہ کی توثیق بیان کرتے ہوئے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا موقف حدیث منکر کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں۔

---

[1] [هدي الساري (ص٤٣٧ ط السلفية)]

[2] [هدي الساري (ص٤٣٧ ط السلفية)]

[3] [النكت على كتاب ابن الصلاح لابن حجر (٢/ ٦٧٤)]

يزِيد بن عبد الله بن خصيفَة الْكِنْدِيّ وَقد ينْسب إِلَى جده قَالَ بن معِين ثِقَة حجَّة وَوَثَّقَهُ أَحْمد فِي رِوَايَة الْأَثْرَم وَكَذَا أَبُو حَاتِم وَالنَّسَائِيّ وبن سعد وروى أَبُو عبيد الْآجُرِيّ عَن أبي دَاوُد عَن أَحْمد أَنه قَالَ مُنكر الحَدِيث قلت هَذِه اللَّفْظَة يطلقهَا أَحْمد على من يغرب على أقرانه بِالْحَدِيثِ عرف ذَلِك بالاستقراء من حَاله وَقد احْتج بِابْن خصيفَة مَالك وَالْأَئِمَّة كلهم[١]

اسی طرح امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ بعض مشائخ مثلا امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو بھی منکر گردانتے ہیں جس کا راوی منفرد ہونے کے ساتھ مستور الحال ہو یا تام الضبط نہ ہو یا بعض مشائخ کے ہاں وہ ضعیف شمار ہوتا ہو، اور اس روایت کو تقویت دینے والا کوئی شاہد یا تابع موجود نہ۔

وَأَمَّا إِذَا انْفَرَدَ الْمَسْتُورُ، أَوِ الْمَوْصُوفُ بِسُوءِ الْحِفْظِ، أَوِ الْمُضَعَّفُ فِي بَعْضِ مَشَايِخِهِ خَاصَّةً، أَوْ نَحْوُهُمْ مِمَّنْ لَا يُحْكَمُ لِحَدِيثِهِمْ بِالْقَبُولِ بِغَيْرِ عَاضِدٍ يُعَضِّدُهُ، بِمَا لَا مُتَابِعَ لَهُ وَلَا شَاهِدَ - فَهَذَا أَحَدُ قِسْمَيِ الْمُنْكَرِ، وَهُوَ الَّذِي يُوجَدُ إِطْلَاقُ الْمُنْكَرِ عَلَيْهِ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ ; كَأَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ[٢]

ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ شرح علل میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی منہج بیان فرماتے ہیں

وقال أحمد في محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي، وهو المنفرد برواية حديث الأعمال بالنيات: في حديثه شيء، يروي أحاديث مناكير، أو قال: منكرة.

---

[١] [هدي الساري (ص٤٥٣ ط السلفية)]

[٢] [فتح المغيث بشرح ألفية الحديث (١/ ٢٥٠)]

قال الأثرم: قلت لأحمد: إن له أحاديث أن لم تكن مناكير فهي غرائب، قال: نعم وهؤلاء الثلاثة متفق على الاحتجاج بحديثهم في الصحيح، وقد استنكر أحمد ما تفردوا به، وكذلك قال في عمرو بن الحارث: (له أحاديث) مناكير، وفي الحسين بن واقد، وخالد بن مخلد، وجماعة خرج لهم في الصحيح بعض ما ينفردون به[١].

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے منکر کا تفصیلی مطالعہ بتاتا ہے کہ وہ چار قسم کے احادیث پر منکر کا حکم لگا رہے ہوتے ہیں۔

ا۔ وہ روایت جو سنت معروف کے بر خلاف آئی ہو۔ یعنی دلائل محکمہ سے ثابت شدہ سنت کے خلاف نقل کی جارہی ہو۔ مثلا مروذی رحمۃ اللہ علیہ العلل و معرفۃ الرجال روایۃ المروذی میں فرماتے ہیں۔

وَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ نِصْفُ شَعْبَانَ فَلَا صَوْمَ، فَأَنْكَرَهُ، وَقَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْهُ، فَلَمْ يُحَدِّثْنِي بِهِ، وَكَانَ يَتَوَقَّاهُ، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا خِلافُ الأَحَادِيثِ الَّتِي رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[٢]

اس حدیث میں امام احمد اس حدیث کو منکر قرار دینے کے بعد اس کی نکارت کی علت یہ قرار دے رہے ہیں کہ یہ دیگر احادیث کے خلاف ہے۔ کیونکہ رسول اللہ سے شعبان

---

[١] [شرح علل الترمذي (٢/ ٦٥٧)]

[٢] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية المروذي وغيره ت صبحي السامرائي (ص١١٨)]

میں کثرت سے روزے رکھنا ثابت ہے۔ یہاں چند احادیث بطور نمونہ پیش کر رہے ہیں۔

[یہاں ہم ان احادیث کی تطبیق نہیں نقل کر رہے اور نہ ہی دیگر آئمہ کا اس حدیث پر حکم کیونکہ مقصود امام صاحب کا منہج واضح کرنا ہے]

- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ[1]
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: (لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ، فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ)[2]
- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: « سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ: كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا»[3]

---

[1] [صحيح البخاري (٢/ ٦٩٥)]

[2] [صحيح البخاري (٢/ ٦٧٦)]

[3] [صحيح مسلم (٣/ ١٦١)]

- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَصُومُ، حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ ».وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ[١]
- عن أمِّ سلمة، عن النبيَّ صلى الله عليه وسلم: أنه لم يكُنْ يصومُ مِن السَّنةِ شهراً تاماً إلا شعبانَ يَصِلُه بِرَمضانَ[٢]
- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ[٣]
- عن أسامة بن زيد قال: قلت: يا رسول اللَّه رأيتك تصوم في شعبان صومًا لا (تصومه) في شيء من الشهور إلا في شهر رمضان قال: "ذلك شهر يغفل الناس عنه بين رجب وشهر رمضان (ترفع) فيه أعمال الناس فأحب أن لا يرفع لي عمل إلا وأنا صائم[٤]

(١) [صحيح مسلم (٣/ ١٦١)]

(٢) [سنن أبي داود (٤/ ٢٤ ت الأرنؤوط)]

(٣) [سنن ابن ماجه (٢/ ٥٦٣ ت الأرنؤوط)]

(٤) [مصنف ابن أبي شيبة (٦/ ١٢٦ ت الشثري)]

اب امام صاحب کی رائے میں چونکہ مذکورہ روایت ان تمام احادیث کے مخالف ہے اس لئے امام صاحب اس کو منکر یعنی غیر معروف کہہ ہیں۔ باوجود کہ رواۃ ان کے ہاں ثقہ ہیں۔

۲۔ وہ روایت جو متفرد ہو اور اس کا کوئی متابع موجود نہ ہو۔

١. قلت لأبي عبد الله: فعبد الرَّحْمَن بن إِسْحَاق كَيفَ هُوَ قَالَ أما مَا كتبنَا من حَدِيثه فقد حدث عَن الزُّهْرِيّ بِأَحَادِيث كَأَنَّهُ أَرَادَ تفرد بهَا ثمَّ ذكر حَدِيث مُحَمَّد بن جُبَير فِي الْحلف حلف المطيبين فَأنكرهُ أَبُو عبد الله وَقَالَ مَا رَوَاهُ غَيره[١]

٢. حَدثنِي أبي قَالَ حَدثنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بن عَبْدِ اللَّهِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاةَ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ مَعَهُ صِفِّينَ قَالَ أَبِي لَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَاصِمٍ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ أَعْلَمُهُ[٢]

ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے منکر کے قاعدہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی روایت ثقہ راوی -جو اپنے حفظ اور اتقان کے لئے مشہور نہ ہو- سے منفرداً نقل ہو تو وہ اس میں توقف فرماتے۔ اگر کوئی تابع مل جائے تو نکارت زائل ہو جاتی ہے۔

---

[١] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية المروذي وغيره ت وصي الله عباس (ص٦٤)]

[٢] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (١/ ٣٧٤)]

وإنما قال الإمام أحمد: ((ليس بالمنكر؛ لأنه قد وافقه على بعضه غيره)) ، لأن قاعدته: أن ما انفرد به ثقة، فإنه يتوقف فيه حتى يتابع عليه، فإن توبع عليه زالت نكارته، خصوصاً إن كان الثقة ليس بمشتهر في الحفظ والاتقان، وهذه قاعدة يحيى القطان وابن المديني وغيرهما[1].

۳۔ وہ روایت جس کا کوئی اصل نہ ہو یعنی موضوع روایت۔

١. وَذكر لوينا فَقَالَ قد حدث حَدِيثا مُنْكرا عَن ابْن عُيَيْنَة مَاله أصل قلت إيش هُوَ قَالَ عَن عَمْرو بن دِينَار عَن أبي جَعْفَر عَن إِبْرَاهِيم بن سعد عَن أَبِيه قصَّة عَليّ مَا أَنا الَّذِي أخرجتكم وَلَكِن الله أخرجكم وَأنْكرهُ إنكارا شَدِيدا وَقَالَ مَا لَهُ أصل[2]

٢. حَدَّثَنا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قالَ: سَألتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ حَدِيثِ شُرَيْحٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمد، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَن النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْهَمَيَانِ لِلْمُحْرِمِ؟ فَقَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيى قَدْ تَرَكَ النَّاسَ حَدِيثُهُ، أَخُوهُ ثِقَةٌ وَعَمُّه ثِقَةٌ، كَانَ قَدَرِيًّا مُعْتَزِلِيًّا، وَكَانَ يَرْوِي أَحَادِيثَ مُنْكَرَةً لَيْسَ لَهَا أَصْلٌ[3].

٣. وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بنَ حَنْبَلٍ عَنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ، فَقَالَ:

---

[1] [فتح الباري لابن رجب (٤/ ١٧٤)]

[2] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية المروذي وغيره ت وصي الله عباس (ص١٦١)]

[3] [الكامل في ضعفاء الرجال (١/ ٣٥٤)]

لَيْسَ هَذَا مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، هَذَا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، فَسَأَلْتُ أَحْمَدَ بنَ صَالِحٍ عَنْهُ، فَقَالَ: لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَأَنكَرَهُ[١].

٤. مُحَمَّد بن كثير بن أَبي عطاء الثقفي ..... قَال حاتم بن الليث الجوهري عن أَحْمَد بن حنبل: ليس بشيءٍ يحدث بأحاديث مناكير ليس لها أصل[٢].

٥. سَمِعت أبي يَقُول عبد الْوَاحِد بن سليم حَدِيثه حَدِيث مُنكر أَحَادِيثه مَوْضُوعَة[٣]

٦. حَدَّثْتُ أَبِي بِحَدِيثٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدثنَا سَلام عَن رَزِينٍ قَاضِي أَنْطَاكِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقَاتِ الْمَدِينَةِ إِذا أَنا بِرَجُلٍ قَدْ صُرِعَ فَدَنَوْتُ فَقَرَأْتُ فِي أُذُنَيْهِ فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا قَرَأْتَ فِي أُذُنه يَا بن أُمِّ عَبْدٍ قُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَرَأْتُ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَو قَرَأَهَا موقل عَلَى جَبَلٍ لَزَالَ قَالَ أَبِي هَذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ هَذَا حَدِيثُ الْكَذَّابِينَ مُنْكَرُ الْإِسْنَادِ[٤]

٣ـ منكر بمعنىٰ خطاء.

---

[١] [سير أعلام النبلاء (١٠/ ٣٢٢)]

[٢] [تهذيب الكمال في أسماء الرجال (٢٦/ ٣٣١)]

[٣] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٣/ ٣٢٢)]

[٤] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٣/ ٤٦٣)]

١. قُلْتُ لَهُ: فَتَعْرِفُ عَنِ الْوَلِيدِ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا، قَالَ: هَذَا مُنْكَرٌ، هَذَا مِنْ خَطَأِ الأَوْزَاعِيِّ، هُوَ كَثِيرًا مِمَّا يُخْطِئُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، كَانَ يَقُولُ: عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ، وَإِنَّمَا هُوَ أَبُو الْمُهَلَّبِ[١]

٢. قَالَ أَبُو عَبْد الرَّحْمَن حَدَّثَنَا بَعْضُ الْكُوفِيِّينَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بن غياث عَن بن جريج عَن عَطاء عَن بن عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا وُجُوهَ مَوْتَاكُمْ وَلا تَشَبَّهُوا بِيَهُودَ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبِي فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ هَذَا أَخْطَأَ فِيهِ حَفْصٌ فَرَفَعَهُ وَحَدَّثَنِي عَنْ حجاج الْأَعْوَر عَن بن جريج عَن عَطاء مُرْسل[٢]

٣. قُلْتُ لأَبِي إِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ حَدَّثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ مَنْ حَدَّثَ بِهِ قُلْتُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ يَحْيَى فَقَالَ رَجُلٌ لِسُفْيَانَ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ وَائِلٌ قَالَ أَبِي نُرَى وَائِلٌ لم يسمع من الزُّهْرِيِّ إِنَّمَا رَوَى وَائِلٌ عَنِ ابْنِهِ وَأَنْكَرَهُ أَبِي أَشَدَّ الإِنْكَارِ وَقَالَ هَذَا خَطَأٌ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ[٣]

---

[١] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية المروذي وغيره ت وصي الله عباس (ص١٥٠-١٥١)]

[٢] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٢/ ٣٨٣)]

[٣] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٢/ ٣٤٥)]

یحیی محمود القضاۃ اپنے مقالے منکر الحدیث و نحوها عند الامام احمد دراسة تطبیقیة میں فرماتے ہیں کہ وہ رواۃ جن کی احادیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے منکر گردانا ہے ہمارے مطابق وہ ۱۱۸ راوی ہیں۔ ان میں سے ۸۴ یعنی ۷۱ فیصد راوی وہ ہیں جن کی احادیث پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری جگہ تضعیف کی ہو۔ اس لئے له مناکیر، یروي المناکیر، منکر الحدیث جیسی عبارتیں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے تضعیف کے لئے استعمال کی ہیں۔ جبکہ باقی ۳۴ رواۃ میں سے ۱۲ راوۃ پر امام احمد کی تعدیل یا تضعیف تو معلوم نہیں لیکن دیگر آئمہ نے ان کی تضعیف کی ہے۔ جبکہ باقی میں سے ۱۷ آئمہ جرح و تعدیل کے ہاں مختلف فیہ رواۃ ہیں۔ صرف ۵ راوی ایسے ہیں جو ثقہ ہیں اور ان کی حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے منکر قرار دیا ہے۔ اس لئے محض تفرد کے بنا پر کسی حدیث کو منکر قرار دینا جبکہ سند میں کوئی اور مسئلہ نہ ہو بہت نادر احتمال ہے۔

بہر حال امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک و منہج مزید تحقیق کا متقاضی ہے۔ کیونکہ امام احمد بعض وہ مقامات جہاں وہ منکر کی وضاحت کرتے ہیں تو کبھی راوی کے مجہول ہونے کی بنا پر اور کبھی کسی خطاء بنا پر کبھی دیگر احادیث اور اوثق منہ کی مخالفت موجود ہوتی ہے اور کبھی روایت موضوعی ہوتی ہے۔ أبو بکر الأثرم رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول منکر کی وضاحت مندرجہ ذیل روایت میں بمعنیٰ خطاء کرتے ہیں۔

سمعت أَبَا عَبد اللَّهِ ذَكَرَ حَدِيثَ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّق عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسَلَّمَ: (خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلا.) فَقَالَ: هذا حديث منكر. يعني: خطأ[1]

إطلاقات الإمام أحمد للفظ النكارة

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کی کثیر تعداد پر نکارت کا حکم لگایا ہے جو بعض محققین کے نزدیک ۱۰۰ احادیث تک پہنچ جاتی ہے۔ نکارت کے حکم بیان کرتے وقت ایک وہ الفاظ جن میں امام احمد نے خود نکارت کا حکم لگایا ہو جیسے منکر، حدیث منکر، عندی منکر وغیرہ اور دوسرے وہ الفاظ ہیں جن میں ان کے شاگردوں نے ان سے نکارت نقل کی گئی ہو مثلاً انکرہ۔ احادیث پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نکارت کا حکم دو طرح سے لگاتے ہیں۔

۱۔إطلاقات المجردة

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بہت مقامات پر وجہ نکارت بیان کئے بغیر منکر کا حکم لگا دیتے ہیں۔ ان میں بعض احادیث پر صرف منکر کا حکم لگایا ہے اور بعض مقامات پر مبالغہ کے ساتھ منکر کا حکم لگایا گیا ہے۔

- **الوصف بانكارة فقط دون المبالغة:**

[1] [تهذيب الكمال في أسماء الرجال (٢٣/ ٢٢١)]

- حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ بن عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي الْجُمُعَةِ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ هَذَا مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْعُمَرِيِّ(١)
- سَمِعت أبي يَقُول عبيد بن نضيلة كنيته أَبُو مُعَاوِيَة وَأَبُو معبد مولى بن عَبَّاس اسْمه نَافِذ وَأَبُو حريز اسْمه عبد الله بن حُسَيْن حَدِيثه حَدِيث مُنكر وَكَانَ قَاضِي سجستان(٢)
- سَمِعت أَبِي يَقُول حَدَّثَنَا بِحَدِيث الشُّفْعَة حَدِيث عَبْد الْملك عَن عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هَذَا حَدِيث مُنكر(٣)
- وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ: إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّه سُئِلَ عَنْ حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ: "لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ"؟ فقال: اضرب عليه؛ فإنه عندي منكر(٤).
- وَقَالَ الأَثْرَمُ: قُلْتُ لأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: رَوَى ثابت، عن أنس أن النبي (صلى الله عليه وسلم) قال: "يسمونهم محمداً ويسبونهم". فأنكره(٥)

- **المبالغة في الوصف بالنكارة:**

---

(١) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (١/ ٢١٩)]

(٢) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (١/ ٤٨٥)]

(٣) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٢/ ٢٨١)]

(٤) [المنتخب من علل الخلال (١/ ١٩٠-١٩١)]

(٥) [المنتخب من علل الخلال (١/ ١٧٩)]

- ذكرت لأبي حَدِيث مُحَمَّد بن جَابر عَن حَمَّاد عَن إِبْرَاهِيم عَن عَلْقَمَة عَن عبد الله فِي الرّفْع فَقَالَ هَذَا بن جَابر إيش حَدِيثه هَذَا حَدِيث مُنكر أنكرهُ جدا[١]

- أخبرني حَرْبٌ أَنَّهُ قَالَ لأَبِي عَبْدِ اللَّهِ: شَيْءٌ يَرْوِيهِ ابْنُ الْمِنْهَالِ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ النَّبِيّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ: "لا تُعَلِّمُوا الْمَرْأَةَ وَالصَّبِيَّ وَالْعَبْدَ الْقُرْآنَ". فَأَنْكَرَهُ، وَقَالَ: ما أنكر هذا الحديث[٢]

- أخبرنا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: عَرَضْتُ عَلَى أَبِي أَحَادِيثَ سَمِعْتُهَا مِنْ جُنَادَةَ الْكُوفِيّ، مِنْهَا: عَنْ حَمَّادٍ الأَبَحّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ): "تَعْمَلُ هَذِهِ الأُمَّةُ بُرْهَةً بِكِتَابِ اللَّهِ، ثُمَّ بُرْهَةً بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ، ثُمَّ بُرْهَةً بِالرَّأْيِ". فأنكره أبي جداً[٣].

- قال: وَسَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهُ، ذُكر لَهُ: عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنّ النَّبِيَّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ: "أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدم، وعلي سيد العرب". فأكره إنكار شديداً[٤]

---

[١] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (١/ ٣٧٣)]

[٢] [المنتخب من علل الخلال (١/ ١٢٢)]

[٣] [المنتخب من علل الخلال (١/ ١٥٧)]

[٤] [المنتخب من علل الخلال (١/ ٢٠٦)]

ا۔إطلاقات مقرونة بما يفسر هذا اللفظ

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کرتے وقت یا ان کے شاگردوں نے نقل کرتے ہوئے وجہ نکارت بیان کردی ہو۔

- **أن يقرنه بما يدل على ما ينفي الصحة:**

  - قَالَ مهنَّا: وَسَأَلْتُ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عابسٍ يُحَدِّثُ عنه الحمَّاني، عن أبي فزارة، عن أبي صالح مولى أم هانىء، عن أم هانىء، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ): "استقيموا لقريس" ــمِثْلُ حَدِيثِ ثَوْبَانَ؟ فقال: ليس بصحيح، هو منكر[1]
  - قَالَ مُهَنَّأٌ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ، عَنْ حَدِيثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ حميدٍ الأَعْرَجِ [عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ]، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ (صلى الله عليه وَسَلَّمَ): "كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى وَعَلَيْهِ جبةٌ مِنْ صوفٍ".
    فَقَالَ: مُنْكَرٌ لَيْسَ بِصَحِيحٍ؛ أَحَادِيثُ حميدٍ عن عبد الله بن الحارث منكرةٌ[2]
  - وَقَالَ مُهَنَّأٌ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ، عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَنَا بِهِ خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ: ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَخْرِ بْنِ قُدَامَةَ، قَالَ:

---

[1] [المنتخب من علل الخلال (١/ ١٦٢)]

[2] [المنتخب من علل الخلال (١/ ٢٦٠)]

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ): "لا يولدُ بَعْدَ مائةِ سنةٍ مولودٌ لله فِيهِ حَاجَةٌ".

قَالَ أَيُّوبُ: فلقيتُ صَخْرَ بْنَ قدامةَ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ؟ فَلَمْ يَعْرِفْهُ!.

قَالَ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ حديثٍ حَدَّثَنَاهُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ: ثنا عَلِيُّ بْنُ زيد، قال: قال الحسن: سلْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ صَخْرٍ العقيليَّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فلقيتُه عَلَى بَابِ دَارِ الإمارة، فذكرت له، فقال: "يَا أيُها الناسُ إِنَّهُ لَيْسَ الْيَوْمَ نفسٌ منفوسة يأتي عليها مئةُ سنةٍ، يَعْتَمِلُ اللَّهُ بِهَا شَيْئًا".

قَالَ أَحْمَدُ: ليسا بصحيحين، وهما منكران[١].

- قَالَ مهنَّا: وَسَأَلْتُ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيّ بْنِ عابسٍ يُحَدِّثُ عنه الحمَّاني، عن أبي فزارة، عن أبي صالح مولى أم هانىء، عن أم هانىء، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ): "استقيموا لقريس" ـمِثْلُ حَدِيثِ ثَوْبَانَ؟

فقال: ليس بصحيح، هو منكر[٢]

- **أن يقرنه بما يدل على عدم ثبوته أو أنه لا أصل له:**

- وَذكر لوينا فَقَالَ قد حدث حَدِيثا مُنْكرا عَن ابْن عُيَيْنَة مَاله أصل قلت إيش هُوَ قَالَ عَن عَمْرو بن دِينَار عَن أبي جَعْفَر عَن إِبْرَاهِيم بن

---

[١] [المنتخب من علل الخلال (١/ ٢٩٣)]

[٢] [المنتخب من علل الخلال (١/ ١٦٢)]

سعد عَن أَبِيه قصَّة عَليّ مَا أَنا الَّذِي أخرجتكم وَلَكِن الله أخرجكم وَأنْكرهُ إنكارا شَدِيدا وَقَالَ مَا لَهُ أصل[(١)]

- سَمِعت أبي يَقُول كَانَ أَبُو الرّبيع السمان يحدث بِهَذَا الحَدِيث عَن أبي بشر فَقَالَ لَهُ شُعْبَة أنكرهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَيْسَ هَذَا بِشَيْء وَأنْكرهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ هشيم قد سمعته أَنا من أبي بشر قَالَ إِنَّمَا هَذَا حَدِيث الْمنْهَال بن عَمْرو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ بن عمر فَلَمَّا حدث بِهِ هشيم سكت[(٢)]

- حَدَّثَنِي مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاكِي فَقَالَ اللَّهُمَّ أَسْقِنَا غيثا مغيثا مريئا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلا غَيْرَ آجِلٍ قَالَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبِي فَقَالَ أَبِي أَعْطَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كِتَابَهُ عَنْ مِسْعَرٍ فَنَسَخْنَاهُ وَلَمْ يَكُنْ هَذَا الْحَدِيثُ فِيهِ لَيْسَ هَذَا بِشَيْء كَأَنَّهُ أَنْكَرَهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ[(٣)]

- **أن يقرنه بما يدل على وصفه بالكذب والوضع:**

- سَمِعت أبي يَقُول عبد الرَّحْمَن بن عبد الله بن عمر بن حَفْص بن عَاصِم بن عمر كَانَ ولي قَضَاء الْمَدِينَة خرقت حَدِيثه مُنْذُ دهر لَيْسَ بِشَيْء

---

(١) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية المروذي وغيره ت صبحي السامرائي (ص١١٨)]

(٢) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٢/ ٨٤)]

(٣) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٣/ ٣٤٦)]

حَدِيثه أَحَادِيث مَنَاكِير كَانَ كذابا وَكَانَ يَقُول أبي وَعبيد الله سَوَاء بِسَوَاء كَانَ يروي عَن سُهَيْل بن أبي صَالح وَعبيد الله بن عبد الله بن عمر[1]

- ○ حَدَّثْتُ أَبِي بِحَدِيثٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُؤَذِّنُ قَالَ حَدثنَا سَلام عَن رَزِينٍ قَاضِي أَنْطَاكِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقَاتِ الْمَدِينَةِ إِذا أَنا بِرَجُلٍ قَدْ صُرِعَ فَدَنَوْتُ فَقَرَأْتُ فِي أُذُنَيْهِ فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا قَرَأْتَ فِي أُذُنه يَا بن أُمِّ عَبْدٍ قُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَرَأْتُ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَو قَرَأَهَا موقل عَلَى جَبَلٍ لَزَالَ قَالَ أَبِي هَذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ هَذَا حَدِيثُ الْكَذَّابِينَ مُنْكَرُ الْإِسْنَادِ[2]
- ○ سَمِعت أبي يَقُول عبد الْوَاحِد بن سليم حَدِيثه حَدِيث مُنكر أَحَادِيثه مَوْضُوعَة[3]

- **أن يقرنه بما يدل على البطلان:**

---

[1] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٣/ ٩٨)]

[2] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٣/ ٤٦٣)]

[3] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٣/ ٣٢٢)]

○ وأخبرني مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هَارُونَ، أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: عرضتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ: يحيى ين سعيد العطار، عَنْ سعدٍ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى الله عليه وسلم): "دُعَاءُ الوالدِ لولدهِ مِثْلُ دُعَاءِ النَّبِيِّ لأُمته"؟.

فَقَالَ: حَدِيثٌ باطلٌ منكرٌ[١].

○ سَمِعت أبي يَقُول إِبْرَاهِيم بن نشيط ثِقَة ثِقَة روى عَنهُ بن الْمُبَارك فَقلت لِأَبِي تَحْفَظُ هَذَا مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عبد الله بن أبي بكر عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ يُكَفِّرُ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ فِي الْحَسَنَاتِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ فَقَالَ أَبِي هَذَا بَاطِلٌ يَعْنِي مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بن أبي بكر قَالَ أَبِي إِنَّمَا هُوَ حَدِيثُ بن عُقَيْلٍ وَأَنْكَرَهُ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ وَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ الله بن أبي بكر قَالَ هَذَا حَدِيث بن عُقَيْلٍ[٢]

○ حَدَّثَنِي عَبْد اللَّه بْن عُمَر أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بن هِشَام قَالَ حَدثنَا سُفْيَان وفرات الْقَزَّازِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَن بن عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ من فِي جَهَنَّمَ

---

(١) [المنتخب من علل الخلال (١/ ٣٠٦)]

(٢) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٢/ ٥٥٧)]

سَأَلْتُ أَبِي فَقَالَ لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ هَذَا بَاطِلٌ أَنْكَرَهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ[١]

- سَأَلْتُ أَبِي عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَنَاهُ الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الطسي قَالَ حَدثنَا إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَن بن عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ أَبِي هَذَا بَاطِلٌ أَنْكَرَهُ عَلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ يَعْنِي أَنَّهُ وَهْمٌ مِنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ[٢]

- **أن يقرنه بما يدل على الوهم والخطا:**

- قُلْتُ لأَبِي إِنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ حَدَّثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ مَنْ حَدَّثَ بِهِ قُلْتُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ يَحْيَى فَقَالَ رَجُلٌ لِسُفْيَانَ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ وَائِلٌ قَالَ أَبِي نُرَى وَائِلٌ لم يسمع من الزُّهْرِيّ إِنَّمَا رَوَى وَائِلٌ عَنِ ابْنِهِ وَأَنْكَرَهُ أَبِي أَشَدَّ الإِنْكَارِ وَقَالَ هَذَا خَطَأٌ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ[٣]

---

[١] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٣/ ٣١٨)]

[٢] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٣/ ٣٨١)]

[٣] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٢/ ٣٤٥)]

- سَأَلْتُ أَبِي عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَنَاهُ الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الطسي قَالَ حَدثنَا إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَن بن عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ أَبِي هَذَا بَاطِلٌ أَنْكَرَهُ عَلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ يَعْنِي أَنَّهُ وَهْمٌ مِنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ[١]
- قَالَ أَبِي لَيْسَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ أبي إِسْحَاق هَذَا يَأْكُل كَأَنَّهُ أنكرهُ من حَدِيث عمار أَنَّهُ وَهْمٌ وَالْحَدِيثُ حَدَّثَنَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ الْهَرَوِيُّ[٢]
- قُلْتُ لَهُ فَتَعْرِفُ عَنِ الْوَلِيدِ عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم مَتى كنت نَبيًّا قَالَ هَذَا مُنْكَرٌ هَذَا مِنْ خَطَأِ الأَوْزَاعِيِّ هُوَ كَثِيرًا مِمَّا يُخْطِئُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ كَانَ يَقُولُ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ وَإِنَّمَا هُوَ أَبُو الْمُهَلَّبِ[٣]

- **أن يقرنه بعدم المعرفة:**

- حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدثنَا سُفْيَان عَن بن جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْمُخْتَلِعَةِ أَكْثَرَ

---

(١) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٣/ ٣٨١)]

(٢) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٣/ ٣٨٨)]

(٣) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية المروذي وغيره ت وصي الله عباس (ص١٥١)]

مِمَّا أَعْطَاهَا حَدثنِي أبي قَالَ حَدثنَا وَكِيع قَالَ سَأَلت بن جريج عَنهُ فَأنكرهُ وَلم يعرفهُ[(١)]

○ حَدثنِي عبد الْأَعْلَى بن حَمَّاد النَّرْسِي قَالَ حَدثنَا حَمَّاد بن سَلمَة قَالَ زعم هِشَام بن حسان عَن مُحَمَّد بن سِيرِين أَن رجلا اشْترى شَاة تَأْكُل الذبان فخاصمه إِلَى شُرَيْح فَقَالَ شُرَيْح الْعلف مجان وَاللَّبن سَائِغ سَأَلت أبي عَن هَذَا الحَدِيث فَقَالَ هَذَا حَدِيث المسْعُودِيّ عَن الْقَاسِم لَا أعرفهُ من حَدِيث هِشَام وَلَا من حَدِيث مُحَمَّد عَن شُرَيْح كَأَنَّهُ أنكرهُ[(٢)]

(١) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (١/ ٣٤٨)]

(٢) [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٢/ ١٠٩)]

الدراسة التطبيقية

حدیث منکر کی چند مبادی و اصول مختصراً پیش کرنے کے بعد اب ہم آئمہ محدثین کی کتب سے چند عملی مشقوں کی طرف آتے ہیں۔

مثال ۱:

سألتُ أَبِي عَنْ حديثٍ رَوَاهُ عَبْدِ الرزَّاق، عَنْ مَعْمَر، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أنَّ النبيَّ (ص) أخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بايَعَهُنَّ: ألاَّ يَنُحْنَ، فقُلْنَ: إنَّ نساءً أَسْعَدَتْنا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَفَنُسْعِدُهُنَّ فِي الإِسْلامِ؟ فقال النبيُّ (صلى الله عليه وسلم): لا إِسْعَادَ فِي الإِسْلامِ، وَلا شِغَارَ فِي الإِسْلامِ، وَلا عَقْرَ في الإِسْلامِ، وَلا جَلَبَ، وَلا جَنَبَ، ومَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا؟

قَالَ أَبِي: هَذَا حديثٌ مُنكَرٌ جِدًّا[١]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس حدیث کی علت یہ بیان کی کہ معمر اس کے بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

سألت محمدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيث؟ فَقَالَ: لا أعرف هذا الحديث إلا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، لا أعلم أحدًا رواه عن ثابت غير معمر، وربما قال عبد الرزاق في هذا الحديث: عن معمر، عن ثابت وأبان، عن أنس[٢]

---

[١] [العلل لابن أبي حاتم (٣/ ٥٧٢ ت الحميد)]

[٢] [العلل الكبير للترمذي = ترتيب علل الترمذي الكبير (ص٢٦٣)]

اسی طرح امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان پر اس روایت میں منفرد ہونے کا حکم لگایا ہے۔

تفرد بِهِ معمر عَن ثَابت عَنهُ وَلَا نعمل رَوَاهُ عَنهُ غير عبد الرازق[1]

اب معمر چونکہ ثابت سے روایت کرنے میں منفرد ہیں اور یہ فی نفسہ ثقہ ہیں۔ مگر آئمہ جرح وتعدیل نے ثابت سے ان کی روایت ضعیف قرار دی ہے۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ما حدث معمر بالبصرة فيه أغاليط[2] **اور ابن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** وَفِي أَحَادِيثِ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ أَحَادِيثُ غَرَائِبُ وَمُنْكَرَةٌ[3] **اور ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** معمر عن ثابت ضعيفٌ[4]

اب چونکہ معمر کی ثابت سے روایت کرنے میں مناکیر واغالیط ہیں اور یہ سند اس قابل نہیں کہ تفرد کا تحمل کرسکے۔ اس وجہ سے آئمہ محدثین نے اس کو منکر قرار دیا ہے۔

مثال ۲:

سألتُ أَبِي عَنْ حديثٍ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ محمَّد بْنِ يُوسُفَ الفِريابي، عَنْ ضَمْرَة بْنِ رَبيعَة، عَنِ ابْنِ شَوْذَب، عَنْ محمَّد بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمة، عَنْ أَبِي هريرة،

---

[1] [أطراف الغرائب والأفراد (٢/ ٥٣)]

[2] [تهذيب التهذيب (٤/ ١٢٦)]

[3] [العلل لابن المديني (ص٧٢)]

[4] [ميزان الاعتدال (٤/ ١٥٤)]

عن النبيِّ (صلى الله عليه وسلم) قَالَ: إِنَّ المِلاَئِكَةَ تَلْعَنُ أَحَدَكُمْ إِذَا أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، وإِنْ كَانَ أَخًا لأَبِيهِ وأُمِّهِ؟

قَالَ أَبِي: هَذَا حديثٌ لَمْ يَروِه إلا ابْنُ عَوْن، وهشامُ بنُ حسَّان، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أبي هريرة، عن النبيِّ (صلى الله عليه وسلم)، وَلا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ محمَّد بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمة، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرِ ضَمْرَةَ بنِ رَبيعَة، عَنِ ابْنِ شَوْذَب، وَهُوَ مُنكَرٌ بِهَذَا الإِسْنَادِ[1].

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ضمرہ بن ربیعہ منفرد ہے اور دیگر رواۃ کی مخالفت کر رہا ہے۔

اس حدیث کی سند کو ابن عون اور ہشام بن حسان اس طرح بیان کرتے ہیں

عن محمد عن أبي هريرة

جبکہ ضمرہ بن ربیعہ اس کو اس طرح بیان کرتے ہیں

عن محمد عن أبي سلمة عن أبي هريرة

اسی طرح امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان پر اس روایت میں منفرد ہونے کا حکم لگایا ہے۔

تفرد بِهِ ضَمرَة عَن ابْن شَوْذَب عَنهُ[2]

---

[1] [العلل لابن أبي حاتم (٦/ ٥٧٠ ت الحميد)]

[2] [أطراف الغرائب والأفراد (٥/ ٣٠٨)]

اس مذکورہ سند کے ساتھ جو ضمرہ بیان کر رہے ہیں زیادت فی الاسناد کی وجہ سے ان رواۃ کی جو اولیٰ منہ ہیں کی مخالفت آئی ہے۔ جس کی وجہ سے اس سند کو منکر کہا گیا ہے۔

مثال ۳:

أخبرنا أبو محمد عبد الرحمن بْنُ أَبِي حاتِمٍ؛ قَالَ: وحدَّثنا يَحْيَى بْن مُحَمَّد بْن يَحْيَى النَّيسابوري، عن مُسَدَّد، عن مُعتَمِر ابن سُلَيمان، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ: أنَّ النبيَّ (صلى الله عليه وسلم) صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي ثَوبٍ واحدٍ.
وذلك عند أَبِي زُرْعَةَ بعد رجُوعه من الحجِّ.
فَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ: هَذَا خطأٌ، ليس هذا هكذا؛ حدَّثنا مُسَدَّد، عَنِ المعتَمِر، عَن حُمَيد، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النبيِّ (صلى الله عليه وسلم)؛ لَيْسَ فِيهِ سُلَيمان التَّيْمِي.
فَقَالَ يَحْيَى: اضرِبوا عَلَيْهِ.
قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: ثُمَّ ذكرتُه لأَبِي فَقَالَ: حدَّثنا ابنُ أَبِي شَيْبَةَ وغيرُهُ، عَنْ مُعتَمِر، عَن حُمَيد، عَنْ أنس، عن النبيِّ (صلى الله عليه وسلم)، ولو كَانَ عَنِ التَّيْمِي، لكان مُنكَرًا[١].

امام ابو زرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی سند پر جرح فرمائی ہے کہ سند اس طرح ہونا چاہیے

---

[١] [العلل لابن أبي حاتم (٢/ ٤٩٨ ت الحميد)]

حدَّثنا مُسَدَّد، عَنِ المعتَمِر، عَن حُمَيد، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النبيِّ (صلى الله عليه وسلم)

جبکہ مذکورہ روایت میں سند اس طرح بیان کی گئی ہے

عن مُسَدَّد، عن مُعتَمِر ابن سُلَيمان، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ: أنَّ النبيَّ (صلى الله عليه وسلم)

یہاں پر سلیمان التیمی کا اضافہ سند میں کیا گیا ہے جس کو امام ابو حاتم نے منکر رحمۃ اللہ علیہ قرار دیا ہے۔

مثال ۴:

سألتُ أَبِي عَنْ حديثٍ رواه مُؤَمَّلُ ابنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَص، عَنْ عبد الله، عن النبيِّ (صلى الله عليه وسلم) قَالَ: بِئْسَ مَا لأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وكَذَا، ولَكِنْ نُسِّيَ؟

قَالَ أَبِي: «هذا حديثٌ مُنكَرٌ»؛ يَعْنِي: بِهَذَا الإِسْنَادِ[١]

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ صحیح البخاری میں مندرجہ ذیل سند سے ذکر کرتے ہیں۔

---

[١] [العلل لابن أبي حاتم (٤/ ٦٣٨ ت الحميد)]

- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بئس مَا لِأَحَدِهِمْ، يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ)[1].

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ صحیح مسلم میں مندرجہ ذیل سند سے ذکر کرتے ہیں۔

- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ. اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا»[2].

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سنن ترمذی میں مندرجہ ذیل سند سے ذکر کرتے ہیں۔

- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ، أَوْ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ، فَاسْتَذْكِرُوا القُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ"[3].

---

(١) [صحيح البخاري (٤/ ١٩٢٣)]

(٢) [صحيح مسلم (٢/ ١٩١)]

(٣) [سنن الترمذي (٥/ ١٩٣)]

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ السنن الکبریٰ میں مندرجہ ذیل سندیں ذکر کرتے ہیں۔

- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا، وَأَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَمُعَاوِيَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِئْسَمَا لَأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"[۱].
- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنِّي نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ هُوَ نَسِيَ وَلَكِنَّهُ نُسِّيَ"[۲].
- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"[۳].

---

[۱] [السنن الكبرى – النسائي – ط الرسالة (٧/ ٢٦٨)]

[۲] [السنن الكبرى – النسائي – ط الرسالة (٩/ ٢٦٧)]

[۳] [السنن الكبرى – النسائي – ط الرسالة (٩/ ٢٦٨)]

- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: إِنِّي نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"(١).
- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَمُعَاوِيَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"(٢).
- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَعَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: "بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"(٣).

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ مسند احمد میں مندرجہ ذیل سندیں ذکر کرتے ہیں۔

- حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ - وَرُبَّمَا قَالَ: الْقُرْآنَ - فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ. قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ عليه

---

(١) [السنن الكبرى - النسائي - ط الرسالة (٩/ ٢٦٧)]

(٢) [السنن الكبرى - النسائي - ط الرسالة (٩/ ٢٦٨)]

(٣) [السنن الكبرى - النسائي - ط الرسالة (٩/ ٢٦٨)]

الصلاة والسلام: " لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: إِنِّي نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"[1].

- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ - أَوْ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ - أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ، مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا"[2].
- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا، بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"[3].
- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"[4].

---

(١) [مسند أحمد (٦/ ١١٨ ط الرسالة)]

(٢) [مسند أحمد (٧/ ٧١ ط الرسالة)]

(٣) [مسند أحمد (٧/ ١٢٠ ط الرسالة)]

(٤) [مسند أحمد (٧/ ١٦٣ ط الرسالة)]

- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَحَجَّاجٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ - أَوْ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ - أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهِ. أَوْ مِنْ عُقُلِهِ"(١).
- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، أَنَّ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: "بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ، أَوْ لِلْمَرْءِ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، أَوْ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"(٢).
- حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ابْنُ بَهْدَلَةَ، وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ - أَوْ أَحَدِكُمْ - أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا "، قَالَ: أَوْ قَالَ: " مِنْ عُقُلِهِ"(٣).

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ صحیح ابن حبان میں مندرجہ ذیل سندیں ذکر کرتے ہیں۔

(١) [مسند أحمد (٧/ ٢٣٧ ط الرسالة)]

(٢) [مسند أحمد (٧/ ٣١٨ ط الرسالة)]

(٣) [مسند أحمد (٧/ ٤٢٣ ط الرسالة)]

- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ هُوَ نَسِيَ، وَلَكِنَّهُ نُسِّيَ"[١].
- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَحْطَبَةَ بِفَمِّ الصِّلْحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا، وَبِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، مَا نَسِيَ وَلَكِنْ نُسِّيَ"[٢].
- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بِبُسْتَ وَعُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا،

---

[١] [صحيح ابن حبان: التقاسيم والأنواع (٣/ ٢٣٨)]

[٢] [صحيح ابن حبان: التقاسيم والأنواع (٢/ ٤٢٠)]

وَبِئْسَ مَا لأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"[1].

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ سنن الدارمی میں مندرجہ ذیل سند سے ذکر کرتے ہیں۔

- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا"[2].

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ المعجم الکبیر میں مندرجہ ذیل سندیں ذکر کرتے ہیں۔

- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "بِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ؛ فَإِنَّهُ وَحْشِيٌّ، وَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ الْإِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا"[3].
- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، أَنَّ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بِئْسَمَا لِلرَّجُلِ

---

[1] [صحيح ابن حبان: التقاسيم والأنواع (٢/ ٢٣٦)]

[2] [مسند الدارمي - ت حسين أسد (٣/ ١٨٠٥)]

[3] [المعجم الكبير للطبراني (١٠/ ١٨٩)]

أَوْ لِامْرَأَةٍ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ سُورَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، أَوْ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"(١).

- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَذَكَرَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ هُوَ نَسِيَ، وَلَكِنَّهُ نُسِّيَ"(٢).
- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ؛ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا، وَبِئْسَمَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ"(٣).

ابو بکر الفریابی رحمۃ اللہ علیہ فضائل القرآن میں مندرجہ ذیل سند سے ذکر کرتے ہیں۔

- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَأَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ،

---

(١) [المعجم الكبير للطبراني (١٠/ ١٩٤)]

(٢) [المعجم الكبير للطبراني (١٠/ ١٩٤)]

(٣) [المعجم الكبير للطبراني (١٠/ ١٩٨)]

بَلْ هُوَ نُسِّيَ ، فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ، فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ بِعُقُلِهَا"[١].

ابو بکر بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ السنۃ میں مندرجہ ذیل سند سے ذکر کرتے ہیں۔

- ثنا السَّامِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَإِنَّهُ لَيْسَ هُوَ نَسِيَ؛ وَلَكِنَّهُ نُسِّيَ"[٢].

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ السنن الکبریٰ میں مندرجہ ذیل سند سے ذکر کرتے ہیں۔

- أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أنبأ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: "تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ فَلَهِيَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا، وَلَا يَقُولَنَّ: أَحَدُكُمْ إِنِّي نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: " بَلْ هُوَ نُسِّيَ"[٣].
- وَأنبأ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِئُ أنبأ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا جَرِيرٌ، ح وَأنبأ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، ثنا

---

[١] [فضائل القرآن للفريابي (ص٢٣٤)]

[٢] [السنة لابن أبي عاصم (١/ ١٨٤)]

[٣] [السنن الكبرى - البيهقي (٢/ ٥٥٣ ط العلمية)]

عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: "بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا"(١).

یہ حدیث ابو بکر البزار رحمۃ اللہ علیہ اپنے مسند میں نقل کرتے ہیں اور اس کے لئے چار سندیں ذکر کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: نا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: " بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ، وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقَلِهِ " ، وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، وَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، قَالَ: نا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، بِنَحْوِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ(٢)

ان تمام سندوں کے ذکر کرنے کے بعد ابو بکر البزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَهَذَا الْكَلَامُ لَا نَعْلَمُ لَهُ طَرِيقًا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا الطَّرِيقِ

---

(١) [السنن الكبرى - البيهقي (٢/ ٥٥٣ ط العلمية)]

(٢) [مسند البزار = البحر الزخار (٥/ ٨٣)]

اب ان تمام اسانید پر نظر ڈالی جائے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرنے والے ابو وائل شقیق بن سلمہ ہیں جبکہ العلل کی مذکورہ روایت میں مومل بن اسماعیل کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرنے والے ابو الاحوص ہیں۔ یعنی مومل روایت کرنے میں دیگر تمام رواۃ کی مخالفت کر رہے ہیں۔

مومل بن اسماعیل[1] کے مرتبہ کو آئمہ جرح و تعدیل کی آرا کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ ابن معین رحمۃ اللہ علیہ ان کی توثیق فرماتے ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : صدوق شديد في السنة كثير الخطأ. امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: منكر الحديث. ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: في حديثه خطأ كثير. دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صدوق كثير الخطأ. اسی طرح امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ ان کی تعریف کرنے کے بعد فرماتے ہیں: إلا أنه يهم في الشيء

اب جبکہ مومل بن اسماعیل سے وہم، خطا اور نکارت کا صدور ثابت ہو چکا ہے اور اس کے باوجود وہ اس سند میں دیگر اعلیٰ منہ رواۃ کی مخالفت کر رہے ہیں اس لئے امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سند پر منکر کا حکم لگایا ہے۔

مثال ۵:

---

[1] [تهذيب الكمال في أسماء الرجال (٢٩/ ١٧٦)]

سُئِلَ أَبِي عَنْ حديثٍ رَوَاهُ محمد ابن الْحَسَنِ بْنِ زَبالَة، عَنْ سُلَيمان بن بلال، عن عبد الحكيم بن عبد الله بْنِ أَبِي فَرْوَة، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتبَة، عَنْ عُرْوَة بْنِ الزُّبَير، عَنْ عائِشَة، عَنْ أَبِي بكر، عن النبيّ (صلى الله عليه وسلم) قَالَ: إِنَّ المَيّتَ يُنْضَحُ عَلَيْهِ الحَمِيمُ بِبُكَاءِ الحَيّ؟

قَالَ أَبِي: هَذَا حديثٌ مُنكَرٌ، وابنُ زَبالَة ضعيفُ الْحَدِيثِ[1]

اس روایت میں منکر ہونے کا حکم لگانے کہ بعد علت کی وضاحت امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ خود فرمارہے ہیں کہ ابن زبالہ اس میں ضعیف ہیں۔ ابو بکر البزار مسند بزار میں اس روایت کی علت بیان کرتے ہیں کہ ابن زبالہ اس میں ضعیف بھی ہیں اور ان کی متابعت کرنے والا بھی کوئی نہیں۔

وَهَذَا الْحَدِيثُ لَا نَعْلَمُهُ يُرْوَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ، وَعَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَشْهُورٌ صَالِحُ الْحَدِيثِ، وَيَعْقُوبُ بْنُ عُتْبَةَ مَشْهُورٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ هَذَا فَلَيِّنُ الْحَدِيثِ لِأَنَّهُ رَوَى أَحَادِيثَ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهَا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ يُعْرَفُ بِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زُبَالَةَ الْمَخْزُومِيِّ[2]

[1] [العلل لابن أبي حاتم (٣/ ٥٠٣ ت الحميد)]

[2] [مسند البزار = البحر الزخار (١/ ١٣٤)]

محمد بن الحسن بن زبالہ[1] کے مرتبہ کو آئمہ جرح وتعدیل کی آرا کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: كان يَسْرِقُ الحديث۔ امام درقطنی اور بزار رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: منكر الحديث۔ امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: كذاب۔امام نسائی اور ازدی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: متروك۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عنده مناكيرٌ۔ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: واهی الحديث

اس درجہ کے شدید ضعف بلکہ کذاب کے الزام کے ساتھ محمد بن الحسن بن زبالہ اس روایت میں منفرد ہیں اس لئے ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ ان کی اس مذکورہ روایت پر منکر ہونے کا حکم لگاتے ہیں۔

مثال۶:

وسُئِلَ أَبُو زُرْعَةَ عَنْ حديثٍ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيم الطَّائفي، عن عُبَيدالله، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أنَّ النبيَّ (صلى الله عليه وسلم) قَالَ: مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ مِنْهُ، وَلا يَتَّخِذْ خُبْنَةً؟

قَالَ أَبُو زُرْعَةَ: هَذَا حديثٌ مُنكَر[2]

---

[1] [الكمال في أسماء الرجال (٢/ ١٨٧)]

[2] [العلل لابن أبي حاتم (٦/ ٢٤٨ ت الحميد)]

ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں وجہ نکارت تو بیان نہیں کی مگر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے العلل الکبیر میں اس کی وجہ کی طرف رہنمائی کی ہے۔

سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الحَدِيثِ فَقَالَ: يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ يَرْوِي أَحَادِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ يَهِمُ فِيهَا. وَكَأَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ(١)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ترمذی میں بھی اس کی وضاحت کی ہے۔

حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الوَجْهِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَلِيمٍ(٢)

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تفرد بِهِ يحيى بن سليم عَنهُ(٣)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کے اقول سے معلوم ہوا کہ اس روایت میں یحیی بن سلیم الطائفي الخراز الحذاء متفرد ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صراحت بھی کر دی کہ یحیی بن سلیم جب بھی عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں تو وہم کرتے ہیں۔ اور یہ روایت وہ عبید اللہ ہی سے روایت کر رہے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے ہیں: ما حدَّث الحميديُّ عنه فهو صحيحٌ. وليس هذا منها۔ **امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بات کی صراحت فرماتے ہیں:** ليس به بأس، وهو منكر الحديث عن

---

(١) [العلل الكبير للترمذي = ترتيب علل الترمذي الكبير (ص١٩٢)]

(٢) [سنن الترمذي (٣/ ١٣٦)]

(٣) [أطراف الغرائب والأفراد (٣/ ٤٦٣)]

عبيد الله بن عُمر[١]. **امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ علل الکبیر میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بھی نقل فرماتے ہیں:** سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ يَرْوِي أَحَادِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ يَهِمُ فِيهَا. وَكَأَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ[٢]. **امام یعقوب بن سفیان الفسوی فرماتے ہیں:** سُنِّيٌّ رجلٌ صالحٌ، وكتابُهُ لا بأس به، وإذا حَدَّثَ من كتابه فحديثه حسنٌ، وإذا حَدَّثَ حِفظًا فيعرف وينكر[٣].

سؤالات أبي داود للإمام أحمد بن حنبل في جرح الرواة وتعديلهم **میں امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** سمعت أحمد يقول: يحيى بن سليم، مضطرب الحديث. روى عن عبيد الله مناكير.

آئمہ جرح وتعدیل کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ یحیی بن سلیم عبید اللہ سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں اور عبید اللہ کی روایت میں ان سے وہم اور نکارت کا صدور ہوتا ہے۔ چنانچہ وجہ نکارت راوی کا تفرد مع ضعف ہے۔

مثال ۷:

(١) [تهذيب الكمال في أسماء الرجال (٣١/ ٣٦٨)]

(٢) [العلل الكبير للترمذي = ترتيب علل الترمذي الكبير (ص١٩٢)]

(٣) [المعرفة والتاريخ - ت العمري - ط العراق (٣/ ٥١)]

سُئِلَ أَبُو زُرْعَةَ عَنْ حديثٍ رَوَاهُ زَنْفَل العَرَفِيّ، عن ابْنِ أَبِي مُلَيْكَة، عَنْ عائِشَة، عَنْ أَبِي بَكْرٍ؛ قَالَ: كَانَ النبيُّ (صلى الله عليه وسلم) إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ: اللَّهُمَّ، خِرْ لِي، وَاخْتَرْ؟

قَالَ أَبُو زُرْعَةَ: هَذَا حديثٌ مُنكَرٌ، وزَنْفَلٌ فِيهِ ضعفٌ، لَيْسَ بِشَيْءٍ[١].

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے سنن ترمذی میں اس روایت میں زنفل سے تفرد کی وضاحت کی ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَنْفَلٍ: وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الحَدِيثِ، وَيُقَالُ لَهُ: زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ العَرَفِيُّ، وَكَانَ يَسْكُنُ عَرَفَاتٍ، وَتَفَرَّدَ بِهَذَا الحَدِيثِ، وَلَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ[٢]

یہی حدیث ابو بکر البزار رحمۃ اللہ علیہ اپنے مسند میں نقل کرنے کے بعد اس میں تفرد کی وضاحت فرماتے ہیں۔

وَهَذَا الْحَدِيثُ لَا نَعْلَمُهُ يُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَزَنْفَلٌ قَدْ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرُ إِنْسَانٍ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُتَابَعْ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ، وَلَكِنْ لَمَّا لَمْ نَحْفَظْ هَذَا الْكَلَامَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِرِوَايَةِ زَنْفَلٍ لَمْ نَجِدْ بُدًّا مِنْ كِتَابَتِهِ وَنُبَيِّنُ الْعِلَّةَ فِيهِ[٣]

---

[١] [العلل لابن أبي حاتم (٥/ ٤٤٦ ت الحميد)]

[٢] [سنن الترمذي (٦/ ١٢١)]

[٣] [مسند البزار = البحر الزخار (١/ ١٨٥)]

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں۔

غَرِيب تفرد بِهِ زنفل بن عبد الله الْعرفِيّ عَن ابْن أبي مليكَة عَن عَائِشَة[١]

زنفل بن عبد اللہ المکی کے ضعف کی طرف تو اوپر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابو بکر البزار رحمۃ اللہ علیہ اور دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال میں وضاحت مل گئی۔ اس کے علاوہ حمیدی فرماتے ہیں: كان يلعب به الصبيان. امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ليس بثقة. اور ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ليس بشيء[٢].

چنانچہ وجہ نکارت راوی کا تفرد مع ضعف ہے۔

مثال۸:

سألتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ حديثٍ رَوَاهُ وَهْب بْنُ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ بالرَّقَّة – وَكَانَ جَلِيسًا لِجَعْفَرِ بْنِ بُرْقَان، عَنْ ثابتٍ البُنَاني، عَنْ أَنَسٍ؛ قَالَ: قِيلَ: يَا رسولَ اللَّهِ، لَمْ يَنَمْ فُلانٌ الْبَارِحَةَ، قَالَ: وَلِمَ؟، قَالَ: لَدَغَتْهُ عقربٌ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ حِينَ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ؟

قَالَ أَبِي: هَذَا حديثٌ مُنكَرٌ – يَعْنِي: بهذا الإسناد، ووَهْبٌ ضعيفُ الْحَدِيث[٣]

---

[١] [أطراف الغرائب والأفراد (١/ ٩٠)]

[٢] [الكامل في ضعفاء الرجال (٤/ ٢٠٨)]

[٣] [العلل لابن أبي حاتم (٥/ ٤٥٥ ت الحميد)]

اس حدیث کی سند دو طرح بیان کی گئی ہے۔ جس طرح اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

جبکہ وہب بن راشد اس کو اس طرح بیان کرتے ہیں۔

عَنْ ثابتٍ البُنَاني، عَنْ أَنَسٍ

ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو منکر کہہ رہے ہیں اور علت وہب کا ضعف بیان کر رہے ہیں جبکہ وہ اس میں متفرد بھی ہیں۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے المعجم الوسیط میں اس کو وہب کا تفرد قرار دیا ہے۔

لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ثَابِتٍ إِلَّا وَهْبُ بْنُ رَاشِدٍ[1]

اسی طرح ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وهذه الأحاديث عن ثَابِت وعن فرقد غير محفوظة، ولاَ أعلم يرويها غير وَهْب بْن راشد[2]

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی سند پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

---

(١) [المعجم الأوسط للطبراني (٧/ ١٣٧)]

(٢) [الكامل في ضعفاء الرجال (٨/ ٣٤١)]

وَلَمَّا وَجَدْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، لَا عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ، قَوِيَ فِي قُلُوبِنَا أَنَّ أَصْلَ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، لَا عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ[1]

تفرد کرنے والے راوی وہب بن راشد کی طرف ضعف کا قول اوپر گزر گیا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیخ يروي عن مالك بن دينار العجائب، لا تحل الرواية عنه ولا الاحتجاج به[2]. ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ليس حديثه بالمستقيم، أحاديثه كلها فيها نظر[3]. دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں ضعیف متروک کہا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لسان المیزان میں ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں: منكر الحديث حدث بأحاديث بواطيل[4]. عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں منکر الحدیث کہا ہے۔

مندرجہ بالا تمام بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہب بن راشد اپنے شدید ضعف کے باوجود اس سند کو روایت کرنے میں منفرد ہے اور اولیٰ منہ رواۃ کی مخالفت کر رہا ہے۔ اس لئے آئمہ نے اس سند پر منکر کا حکم لگایا۔

مثال۹:

---

[1] [شرح مشكل الآثار (١/ ٢٧)]

[2] [نثل النبال بمعجم الرجال (٣/ ٥٠٠)]

[3] [ميزان الاعتدال (٤/ ٣٥٢)]

[4] [لسان الميزان (٦/ ٢٣١)]

حدَّثنا يحيى بنُ معين وهنَّادُ بن السَّريِّ وعثمانُ بن أبي شيبة, عن عبد السلام بن حرب – وهذا لفظ حديث يحيى –، عن أبي خالد الدَّالانيِّ، عن قتادة، عن أبي العالية عن ابن عباس: أنَّ رسولَ الله –صلَّى الله عليه وسلم– كان يَسجُدُ وينامُ وينفُخُ ثمَّ يقومُ فيُصلي ولا يَتوضَّأ، فقلتُ له: صَلَّيتَ ولم تَتوَضَّأ وقد نِمتَ؟! فقال: "إنَّما الوضوءُ على مَن نامَ مُضطَجِعاً" زاد عثمان وهنَّاد: "فإنَّه إذا اضطَجَعَ استَرخَت مفاصِلُه"

قال أبو داود: قوله: "الوضوءُ على مَن نامَ مُضطَجِعاً" هو حديثٌ مُنكَر لم يَروِه إلا يزيدُ الدَّالانيُّ عن قتادة، وروى أوَّلَه جماعةٌ عن ابن عبَّاس ولم يذكروا شيئاً من هذا، وقال: كان النبيُّ –صلَّى الله عليه وسلم– محفوظاً[(١)]

مذکورہ روایت جس کو امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے منکر کہا ہے اور اس کی وجہ بیان کی ہے کہ ابو خالد یزید بن عبد الرحمٰن الدالانی اس کے بیان کرنے میں منفرد ہیں۔

یزید کے اس اسی تفرد کے بارے میں دیگر چند اقوال بھی آئمہ محدثین کے مندرجہ ذیل ہیں۔

- تَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ[(٢)]
- تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا يَصِحُّ[(٣)]

---

(١) [سنن أبي داود (١/ ١٤٥ ت الأرنؤوط)]

(٢) [السنن الكبرى - البيهقي (١/ ١٩٤ ط العلمية)]

(٣) [سنن الدارقطني (١/ ٢٩٣)]

- سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: هَذَا لَا شَيْءٌ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ: وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا الْعَالِيَةِ، وَلَا أَعْرِفُ لِأَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ سَمَاعًا مِنْ قَتَادَةَ، قُلْتُ: أَبُو خَالِدٍ كَيْفَ هُوَ؟ قَالَ: صَدُوقٌ، وَإِنَّمَا يَهِمُ فِي الشَّيْءِ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَعَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ صَدُوقٌ[1]
- تَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ، لَا أَعْلَمُ رَوَاهُ غَيْرُهُ[2]
- وهذا بهذا الإسناد، عَن قَتادَة لا أَعْلَمُ يَرْوِيهِ عَنْهُ غَيْرَ أَبِي خَالِدٍ وَعَنْ أَبِي خَالِدٍ عَبد السَّلامِ[3].

ابو خالد یزید بن عبد الرحمن الدالانی[4] **کو ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے صدوق کہا ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** لا بأس به- **ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** له أحاديث صالحة، وفي حديثه لين إلا أنه مع لينه يكتب حديثه. **ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** كان كثير الخطأ، فاحش الوهم، يخالف الثقات في الروايات، حتى إذا سمعها المبتدىء في هذه الصناعة علم أنها معمولة أو مقلوبة، لا يجوز الاحتجاج به إذا وافق الثقات، فكيف إذا انفرد عليهم [عنهم] بالمعضلات[5]

---

[1] [العلل الكبير للترمذي = ترتيب علل الترمذي الكبير (ص٤٥)]

[2] [ناسخ الحديث ومنسوخه لابن شاهين (ص١٨٩)]

[3] [الكامل في ضعفاء الرجال (٩/ ١٦٧)]

[4] [ميزان الاعتدال (٤/ ٤٣٢)]

[5] [المجروحين لابن حبان ت حمدي (٢/ ٤٥٦)]

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے میزان الاعتدال میں شریک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ:
وكان مرجئا قصيرا[١]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ تقریب التہذیب میں فرماتے ہیں: صدوق يخطىء كثيرا وكان يدلس

ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی چار علتیں بیان کی ہیں۔

ا۔ ضعف ابو خالد الدالانی

۲۔ ابو خالد یزید اور قتادہ کے درمیان انقطاع

۳۔ قتادہ اور ابو العالیہ کے درمیان انقطاع

۴۔ موقوف ہونا۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی ضعف پر آئمہ محدثین کا اجماع نقل کیا ہے۔

مثال ۱۰:

حدَّثنا نصرُ بن عليٍّ، حدَّثني الحارث بنُ وَجِيهٍ، حدَّثنا مالكُ بن دينار، عن محمَّد بن سيرين عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم – : "إنَّ تحتَ كُلِّ شَعرَةٍ جَنابةً، فاغسِلُوا الشَعرَ وأنقُوا البَشَرَ"
قال أبو داود: الحارثُ حديثُه منكر، وهو ضعيف[٢]

---

[١] [ميزان الاعتدال (٤/ ٤٣٢)]

[٢] [سنن أبي داود (١/ ١٨٠ ت الأرنؤوط)]

امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ اس روایت پر منکر لگانے کے ساتھ اس کے وجہ نکارت کی بھی وضاحت فرما دی ہے۔ اس حدیث کا مدار حارث بن وجیہ پر ہے اور وہ ضعیف ہیں۔ العلل لابن ابی حاتم میں ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ بھی اس حدیث پر منکر کا حکم لگاتے ہیں اور فرماتے ہیں: هذا حديث منكر والحارث ضعيف الحديث(1).

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بھی سنن ترمذی میں فرماتے ہیں: حَدِيثُ الحَارِثِ بْنِ وَجِيهٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِهِ. وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَاكَ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الأَئِمَّةِ، وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهَذَا الحَدِيثِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ(2)

حارث بن وجیہ اس حدیث میں مخالفت بھی کر رہے ہیں دیگر اسانید میں یہ روایت موقوف بیان ہوئی ہے جبکہ حارث اس کو مرفوع بیان کر رہے ہیں۔ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

يَرْوِيهِ الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا.

وَرَوَاهُ أَبَانُ الْعَطَّارُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَا يَصِحُّ مُسْنَدًا، وَالْحَارِثُ بْنُ وَجِيهٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ضَعِيفٌ(3)

---

(1) [العلل لابن أبي حاتم (١/ ٤٧٦ ت الحميد)]

(2) [سنن الترمذي (١/ ١٢٩)]

(3) [علل الدارقطني = العلل الواردة في الأحاديث النبوية (٨/ ١٠٣)]

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ تعلیقات الدار قطني على المجروحين لابن حبان فرماتے ہیں: وَإِنَّمَا رَوَى هَذَا عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مِنْ قَوْلِهِ مَوْقُوفًا(١)

اسی طرح امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس طرف اشار فرماتے ہیں۔

تَفَرَّدَ به مَوصولًا الحارِثُ بنُ وجيهٍ، والحارِثُ بنُ وجيهٍ تكلَّموا فيهِ(٢)

حارث بن وجیہ(٣) کو آئمہ محدثین نے ضعیف گردانا ہے۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ان کو ضعیف کہتے ہیں اور ابن معین رحمۃ اللہ علیہ ان کو لیس بشئ کہتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: في حديثه بعض المناكير- **ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ المجروحين میں فرماتے ہیں:** كان قليل الحديث، ولكنه ينفرد بالمناكير عن المشاهير في قلة روايته-

حارث بن وجیہ ضعیف راوی ہیں بلکہ ان پر منکر احادیث بیان کرنے کا حکم بھی لگ چکا ہے اور دیگر رواۃ کے بر خلاف وہ اس روایت مرفوع ذکر کر رہے ہیں۔

مثال ١١:

حدثنا قَطَنُ بن نُسَير، حدثنا جعفر، حدثنا حُميد الأعرجُ المكي، عن ابن شهاب، عن عروةَ عن عائشة- وذكر الإفك- قالت: جلسَ رسولُ الله -

---

(١) [تعليقات الدارقطني على المجروحين لابن حبان (ص٦٩)]

(٢) [السنن الكبرى - البيهقي (١/ ٢٧٠ ط العلمية)]

(٣) [الكامل في ضعفاء الرجال (٢/ ٤٦٢)]

صلى الله عليه وسلم -، وكشفَ، عن وجهه، وقال: "أعوذُ بالسميع العليم من الشيطان الرَّجيم {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ} (النور: ١١) ".

قال أبو داود: وهذا حديث مُنكر، قد روى هذا الحديثَ جماعةٌ عن الزهري لم يذكروا هذا الكلام على هذا الشرح، وأخافُ أن يكون أمرُ الاستعاذة منه كلامَ حُميدٍ[1].

امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پر منکر کا حکم لگانے کے ساتھ اس کے وجہ نکارت کی وضاحت بھی کردی کہ یہ حدیث دیگر متعدد طرق سے مروی ہے جس میں استعاذہ موجود نہیں جبکہ اس روایت میں استعاذہ کو ادراج کیا گیاہے۔ امام ابوداود رحمۃ اللہ علیہ نے یہ وضاحت بھی فرمادی کہ یہ ادراج حُمید الاعرج کی جانب سے کیا گیاہے۔

یہ حدیث صحیحین کے علاوہ السنن الکبری للبھیقی، السنن الکبری للنسائی، المعجم الکبیر للطبرانی، مسند احمد، صحیح ابن حبان کے علاوہ دیگر کتب حدیث میں بھی دیگر طرق سے نقل کیا گیاہے۔ دیگر طرق میں استعاذ موجود نہیں۔

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تعقیب کرتے ہوئے فرمایاہے کہ حمید ثقات میں سے ہے اور اس روایت میں علت قطن بن نسیر اور جعفر کی جانب سے ہے۔

قال ابن القطان: حميد بن قيس أحد الثقات. وإنما علته أنه من رواية قطنِ ابن نُسيْرٍ عن جعفر بن سليمان عن حميد. وقطن- وإن كان روى عنه مسلم- فكان أبو زرعة يحمل عليه، ويقول: روى عن جعفر بن سليمان عن ثابت عن

[1] [سنن أبي داود (٢/ ٨٩ ت الأرنؤوط)]

أنس أحاديث مما أنكر عليه. وجعفر أيضاً مختلف فيه. فليس ينبغي أن يحمل على حميد- وهو ثقة بلا خلاف- في شيء جاء به من يختلف فيه[1]

قطب بن نسیر اگرچہ مسلم کے راوی ہیں لیکن مختلف فیہ ہیں حتیٰ کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے میزان الاعتدال میں فرمایا:

كان أبو حاتم يحمل علية. وقال ابن عدي: كان يسرق الحديث، ثم قال في آخر ترجمته: أرجو أنه لا بأس به. وذكر له حديث: كان لا يدخر شيئا، عن جعفر بن سليمان، ثم قال: وهذا يعرف بقتيبة. سرقه قطن منه[2].

جعفر بن سلیمان بھی جس طرح کے ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ نے وضاحت کی ہے مختلف فیہ راوی ہے۔نور الدین بن علی تحفة اللبيب بمن تكلم فيهم الحافظ ابن حجر من الرواة في غير «التقريب» **میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں۔**

صدوق زاهد، لكنه كان يتشيع (بخ م ٤).

"في حفظه شيء". "الفتح" (١٠/ ٣٤٦).

چنانچہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق روایت کے ضعف کا بار ان دو راویوں پر ڈالا جائے تو تفرد مع مخالفت اولیٰ منہ واقع ہو جائے گی جس کی بنا پر ہم اس روایت پر منکر کا حکم لگا سکتے ہیں۔واللہ اعلم بالصواب

---

[1] [تهذيب سنن أبي داود - ط عطاءات العلم (١/ ٢١١)]

[2] [ميزان الاعتدال (٣/ ٣٩١)]

مثال۱۲:

حدَّثنا سَلَمَةُ بنُ شَبيبٍ، حدَّثنا عبدُ الله بنُ إبراهيمَ، قال: حدَّثني إسحاقُ بنُ محمَّد الأنصاريُّ، عن رُبَيح بنِ عبدِ الرحمن، عن أبيه عن جدِّه أبي سعيد الخُدريِّ: أن رسولَ الله -صلى الله عليه وسلم - كان إذا جَلَسَ احتبَى بيدِه
قال أبو داود: عبدُ اللهِ بنُ إبراهيمَ شيخٌ منكرُ الحديثِ[۱]

امام بیہقی نے بھی اس روایت کو عبد اللہ بن ابراہیم کا تفرد قرار دیا ہے۔

تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغِفَارِيُّ هَذَا[۲]

[السنن الكبرى للبيهقي]

اس روایت میں مدار حدیث عبد اللہ بن ابراہیم پر ہے اور امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

عبد اللہ بن ابراہیم بن ابی عمرو الغفاری[۳] کی طرف ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے وضع الحدیث کی نسبت کی ہے اورابو بکر البزار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حَدّث بأحاديث لم يتابع عليها- **ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** عامة ما يرويه لا يتابعه عليه الثقات- **دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** حديثه منكر۔ **ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ الجروحین میں فرماتے ہیں:** كان ممن يأتي

---

[۱] [سنن أبي داود (٧/ ٢١٥ ت الأرنؤوط)]

[۲] [السنن الكبرى - البيهقي (٣/ ٣٣٤ ط العلمية)]

[۳] [ميزان الاعتدال (٢/ ٣٨٨)]

عن الثقات بالمقلوبات، وعن الضعفاء بالملزقات. **امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:**
يروي عن جماعة من الضعفاء أحاديث موضوعة لا يرويها عنهم

یہ حدیث مخالفت الضعیف لروایۃ الثقات کے قبیل سے ہونے کے بنا پر منکر کہلاتی ہے۔

مثال ۱۳:

أخبرني عِصْمَةُ: نا حَنْبَلٌ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: ثنا سُرَيْجٌ: ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ: "مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ ". قَالَ: بربري. قاله لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ): "قم عنّي!، ومال بِمِرْفَقِهِ كَذَا، فَلَمَّا قَامَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)، فَقَالَ: "إِنَّ الإيمان لا يجوز حَنَاجِرَهُمْ".
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: هَذَا حَدِيثٌ منكر[١].

یہ حدیث ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے المنتخب من علل الخلال میں نقل کی ہے اور اس پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جرح نقل کی یہی حدیث مسند احمد میں بھی موجود ہے۔

---

[١] [المنتخب من علل الخلال (١/ ٦٧)]

اس حدیث میں تفرد کرنے والے عبد اللہ بن نافع بن ابی نافع الصائغ المخزومی[1] ہیں۔ابن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ضعیف اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے متروک کہا ہے۔امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : لم يكن صاحب حديث كان ضيقا فيه-ابن مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روى مناكير۔ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:عندي مُنْكَرُ الحديث۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: يُعرف حفظه ويُنكر، وكتابه أصح- في حفظه شيء

یہاں پر راوی ضعیف بلکہ منکر الحدیث ہے اور ایسی روایت لا رہا ہے جس کی روایت مخالف عمومی روایات اور اخلاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

مثال ۱۴:

أخبرنا موسى: نا حَنْبَلٌ: ثنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: ثنا حَسَنُ بْنُ يَحْيَى- مِنْ أَهْلِ مَرْوَ: ثنا أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنِي سهل بن عبد الله، [عن أبيه]، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يقول: "ستكون بَعْدِي بُعُوثٌ كَثِيرَةٌ، فَكُونُوا فِي بَعْثِ خُرَاسَانَ، ثُمَّ انْزِلُوا مَدِينَةَ مَرْوَ، فَإِنَّهُ بَنَاهَا ذُو القرنين ودعا لها بالبركة، [و] لا يَضُرُّ أَهْلَهَا سُوءٌ".

---

[1] [الجامع في الجرح والتعديل (٢/ ٣٦)]، [تهذيب الكمال في أسماء الرجال (١٦/ ٢٠٨)]

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هذا حديث منكر[١].

[المنتخب من علل الخلال]

یہ حدیث مسند احمد میں حدیث نمبر ۲۳۰۱۸ پر موجود ہے۔

اس روایت میں اوس بن عبد اللہ بن بریدۃ بن حصیب الاسلمی[٢] ضعیف بھی ہیں اور تفرد بھی کر رہے ہیں۔ آئمہ جرح وتعدیل کے اقوال ان کے بارے میں مندرجہ ذیل ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فيه نظر

دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: متروك

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ليس بثقة

ساجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: منكر الحديث

ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فِي بعض أحاديثه مناكير

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: كان ممن يخطىء فأما المناكير في روايته فإنما هي من أخيه سهل[٣]

---

(١) [المنتخب من علل الخلال (١/ ٦٨)]

(٢) [ميزان الاعتدال (١/ ٢٧٨)]

(٣) [لسان الميزان (٢/ ٢٢٦)]

مثال۱۴:

أخبرنا عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَنَا بِهِ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ: ثنا عُبَيْسٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)، قَالَ: "لا تَقُولُوا: سُورَةَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُولُوا: السُّورَةُ الذي يذكر فيها آل عمران، وكذاك الْقُرْآنَ كُلَّهُ".

قَالَ أَبِي: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، وأحاديث عبيس مناكير[1].

اس حدیث کے بر خلاف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ: سُورَةُ البَقَرَةِ، وَسُورَةُ كَذَا وَكَذَا

[صحيح البخاري]

ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ اس باب پر فرماتے ہیں:

فيه: أَبُو مَسْعُود الأنْصَارِيِّ، قال (صلى الله عليه وسلم): (الآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا كَفَتَاهُ). / ٥٤ – وفيه: عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِع هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ، يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ (صلى الله عليه وسلم)، عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ. . . الحديث. / ٥٥ – وفيه: عَائِشَةَ، أَنّ النَّبِيُّ (صلى الله عليه وسلم) سَمِعَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: (يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً، أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا). فى هذه الأحاديث رد قول من يقول أنه لا يجوز أن يقول سورة البقرة، ولا سورة آل عمران، وزعم أن الصواب فى

[1] [المنتخب من علل الخلال (١/ ١٢٣)]

ذلك أن يقال: السورة التى يذكر فيها البقرة ويذكر فيها آل عمران، وهو قول يروى عن بعض السلف. وقالوا: إذا قال سورة البقرة وسورة آل عمران فقد أضاف السورة إلى البقرة، والبقرة لا سورة لها[1]

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَشَارَ بِذَلِكَ إِلَى الرَّدِّ عَلَى مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ وَقَالَ لَا يُقَالُ إِلَّا السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي الْحَجِّ مِنْ طَرِيقِ الْأَعْمَشِ أَنَّهُ سَمِعَ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَأَنَّهُ رَدَّ عَلَيْهِ بِحَدِيثِ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ عِيَاضٌ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ حُجَّةٌ فِي جَوَازِ قَوْلِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَنَحْوِهَا وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي هَذَا فَأَجَازَهُ بَعْضُهُمْ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالَ تَقُولُ السُّورَةُ الَّتِي تُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ قُلْتُ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي أَبْوَابِ الرَّمْيِ مِنْ كِتَابِ الْحَجِّ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ أَنْكَرَ قَوْلَ الْحَجَّاجِ لَا تَقُولُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ أَنَّهَا سُنَّةٌ[2]

اس حدیث کو روایت کرنے میں عبیس بن میمون الرقاشی[3] منفرد ہیں۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ إِلَّا عُبَيْسُ بْنُ مَيْمُونٍ، تَفَرَّدَ بِهِ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، وَلَا يُرْوَى عَنْ أَنَسٍ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ[4]

---

[1] [التوضيح لشرح الجامع الصحيح (٢٤/ ١٤٩)]

[2] [فتح الباري لابن حجر (٩/ ٨٧ ط السلفية)]

[3] [ميزان الاعتدال (٣/ ٢٦)]، [سير أعلام النبلاء (٨/ ٢٧٦)]

[4] [المعجم الأوسط للطبراني (٦/ ٤٨)]

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عُبَيْسُ بْنُ مَيْمُونٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وهو لَا يَصِحُّ وَإِنَّمَا يُرْوَى فِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ[۱]

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مُنْكَرُ الحديث۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مُنْكَرُ الحديث۔ اسی طرح فرماتے ہیں: لا يُكْتَب حديثُهُ

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: متروكُ الحديثِ۔

امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قد تُرِك حديثُهُ۔

دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو الضعفاء والمتروکین میں ذکر کیا ہے۔

ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شَيْخٌ ضعيفُ الحديث

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ليس بثقة

ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عامة ما يرويه غير محفوظ

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: يروى عن الثقات الموضوعات توهما

مثال ۱۵:

---

[۱] [شعب الإيمان (٤/ ١٧٣ ط الرشد)]

قال الأَثْرَمُ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ "أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ وَأَنَا الصِّدِّيقُ الأَكْبَرُ"

فَقَالَ: اضْرِبْ عَلَيْهِ؛ فَإِنَّهُ حَدِيثٌ منكر[١]

یہاں پر اس حدیث کی سند نہیں دی گئی مگر امام احمد نے فضائل الصحابہ میں اس کی سند نقل کی ہے علاوہ ازیں احادیث کی دیگر کتب میں اس کی سند موجود ہے جن میں سے چند ہم یہاں نقل کر دیتے ہیں۔

- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أَحْمَدَ، هُوَ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَا: نا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدُ، قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ مُفْتَرِي، وَلَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ، قَالَ أَبُو أَحْمَدَ: وَلَقَدْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ[٢].
- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَنْبَأَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا

---

[١] [المنتخب من علل الخلال (١/ ٢٠٤)]

[٢] [فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل (٢/ ٥٨٦)]

الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ لِسَبْعِ سِنِينَ»[١]

- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: «أَنَا عَبْدُ اللهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ»[٢]
- ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَنَا عَبْدُ اللَّهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَذَّابٌ مُفْتَرٍ، وَلَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ[٣].

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ الموضوعات میں فرماتے ہیں: هَذَا مَوْضُوع، وَالْمُتَّهَم بِهِ عباد **اس حدیث کا راوی عباد بن عبد اللہ الاسدی الکوفی کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** فِيهِ نظر- **امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ثقہ کہا ہے۔ ابو الفرح**

---

[١] [سنن ابن ماجه (١/ ٤٤ ت عبد الباقي)]

[٢] [السنن الكبرى – النسائي – ط الرسالة (٧/ ٤٠٩)]

[٣] [السنة لابن أبي عاصم (٢/ ٥٩٨)]

بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: روى عن علي أحاديث لا يتابع عليها- **میں ابن مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** ضعيف الحديث.

ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر باطل کا حکم لگایا ہے۔ اس حدیث کے کچھ دیگر توابع بھی ہیں مگر وہ بھی قابل استدلال نہیں۔ مثلا مصنف ابن ابی شیبہ میں موجود ایک سند میں حارث بن حصیرہ راوی ہے جو غالی شیعہ ہے۔ مزید تفصیل امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی اللآلیء المصنوعة في الأحاديث الموضوعة، **ان جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی الموضوعات میں ملاحظہ فرمائیں۔**

مثال ۱۶:

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ بُسْرٍ، قَال: سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الأَنْمَارِيَّ، يَقُولُ: كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا.

هذا حديثٌ مُنكرٌ، وعَبد اللهِ بن بُسْرٍ بصْرِيٌّ، هو ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الحديثِ، ضَعَّفهُ يحيى بن سَعيدٍ وغَيْرُه(١).

اس حدیث میں تفرد کرنے والے ضعیف راوی عبد اللہ بن بسر ہیں۔ ان کے تضعیف پر آئمہ جرح وتعدیل متفق ہیں۔

---

(١) [سنن الترمذي (٣/ ٥٥٩)]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رأيته، وليس بشيء -
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: هو ضعيفٌ عند أهل الحديث -
دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو الضعفاء والمتروکین میں ذکر کیا ہے۔

مثال ۱۷:

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى الكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ القُرَشِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَلاَّقٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ، فَإِنَّ تَرْكَ العَشَاءِ مَهْرَمَةٌ.

هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ هَذَا الوَجْهِ وَعَنْبَسَةُ يُضَعَّفُ فِي الحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَلاَّقٍ مَجْهُولٌ[۱].

امام مزی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب الکمال میں تفرد اور راوی کے ضعف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: منكر لا نعرفه إلا من هذا الوجه. وعنبسة يضعف في الحديث، وعَبد الملِك مجهول

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ الموضوعات میں اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں۔

---

[۱] [سنن الترمذي (۳/ ۶۱۱)]

أما عَنْبَسَة فَقَالَ يحي: لَيْسَ بشئ، وَقَالَ النَّسَائِيُّ: مَتْرُوك، وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ: كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ، وَقَالَ ابْن حبَان: لَا أصل لهَذَا الحَدِيث[١]

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ المجروحین میں عنبسہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

صاحب أشياء موضوعة وما لا أصل له مقلوبة، لا يحل الاحتجاج به[٢].

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ذاهب الحديث

محمد طاہر الفتنی تذکرۃ الموضوعات میں فرماتے ہیں۔

قَالَ التِّرْمِذِيّ هُوَ مُنكر وَأخرجه ابْن مَاجَه وَفِيه ضَعِيف وَحكم الصغاني بِوَضْعِهِ وَفِيه نظر، وَمَعْنَاهُ نهي الإفراط فِي ترك الطَّعَام لَا الْحَث على إكثاره كَمَا ظن، وَفِي الْوَجِيز فِيهِ عَنْبَسَة ضَعِيف وَابْن علاف مَجْهُول: قلت أخرجه التِّرْمِذِيّ من هَذَا الطَّرِيق وَله شَاهد عَن جَابر[٣]

ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: هَذَا حديثٌ ضعيفٌ

اس روایت کا شاہد ابن ماجہ میں موجود ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ

---

[١] [الموضوعات لابن الجوزي (٣/ ٣٦)]

[٢] [المجروحين لابن حبان ت حمدي (٢/ ١٧٠)]

[٣] [تذكرة الموضوعات للفتني (ص١٤٣)]

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ –: "لَا تَدَعُوا الْعَشَاءَ وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ تَمْرٍ، فَإِنَّ تَرْكَهُ يُهْرِمُ"[1]

مگر یہ روایت بھی ضعف کی وجہ سے قابل استدلال نہیں۔اس میں ابرہیم بن عبد السلام اور عبد اللہ بن میمون دونوں منکر الحدیث ہیں۔

مثال۱۸:

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ.

هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، لاَ نَعْرِفُهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ إِلاَّ مِنْ هَذَا الوَجْهِ. وَحَمْزَةُ هُوَ عِنْدِي: ابْنُ عَمْرٍو النَّصِيبِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الحَدِيثِ[2].

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پر نکارت کا حکم لگانے کے ساتھ وجہ نکارت کی وضاحت بھی کررہے ہیں کہ ابوزبیر سے روایت کرنے میں حمزہ منفرد ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ تفرد کا وقوع شبابہ سے قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تفرد بِهِ شَبابَة عَن حَمْزَة عَنهُ[3].

---

[1] [سنن ابن ماجه (٤/ ٤٥٢ ت الأرنؤوط)]

[2] [سنن الترمذي (٥/ ٦٧)]

[3] [أطراف الغرائب والأفراد (٢/ ٤٠٤)]

علماء امام دار قطنی کے اس بات کو غلط قرار دیتے ہیں کیونکہ حمزہ سے روایت کرنے میں شبابہ منفرد نہیں بلکہ خالد بن حبان الرقی بھی حمزہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

محمد طاہر القتنی تذکرۃ الموضوعات میں فرماتے ہیں۔

أخرجه التِّرْمِذِيّ عَن جَابر وَقَالَ أَنه مُنكر قَالَ ابْن معِين إِسْنَاده لَا يُسَاوِي فلسًا وَأخرجه الديلمي عَن ابْن عَبَّاس وَالطَّبَرَانِيّ عَن أبي الدَّرْدَاء مَرْفُوعا وَكلهَا ضَعِيفَة[1].

اس حدیث کا مدار حمزہ النصیبی[2] پر ہے اور ان کے بارے میں آئمہ جرح وتعدیل شدید نقد کرتے ہیں۔

ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لا يساوى فلسا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: منكر الحديث.

دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: متروك.

ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عامة ما يرويه موضوع.

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حمزة النصيبي متروك الحديث

مثال۱۹:

---

(۱) [تذكرة الموضوعات للفتني (ص١٦٤)]

(۲) [الكمال في أسماء الرجال (٤/ ٣٠٢)]

حدثنا العباس بن عبد العظيم، حدثنا عبد الرحمن بن هانئ أبو نعيم النخعي، أخبرنا شريك، عن إبراهيم بن مهاجر، عن زياد بن حدير، قال: قال علي: لئن بقيت لنصارى بني تغلب، لأقتلن المقاتلة ولأسبين الذرية، فإني كتبت الكتاب بينهم وبين النبي صلى الله عليه وسلم، على «أن لا ينصروا أبناءهم»، قال أبو داود: «هذا حديث منكر بلغني عن أحمد أنه كان ينكر هذا الحديث إنكارا شديدا»، قال أبو علي: «ولم يقرأه أبو داود في العرضة الثانية»[1]

اس روایت پر امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ منکر کا حکم لگانے کے ساتھ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے رہے ہیں اور ان کے قول پر اعتماد کر رہے ہیں۔

عقیلی رحمۃ اللہ علیہ الضعفاء میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: لَيْسَ بِشَيْءٍ ..... وَلَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

تفرد بِهِ شريك عَن إِبْرَاهِيم بن مهَاجر. وَتفرد بِهِ أَبُو نعيم النَّخعِيّ عبد الرَّحْمَن بن هَانِئ عَنهُ[2]

اس حدیث میں تفرد کرنے والے عبد الرحمن بن ہانی ہیں[3]۔ امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ، نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تضعیف کی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیس

---

(1) [سنن أبي داود (٤/ ٦٤٧ ت الأرنؤوط)]

(2) [أطراف الغرائب والأفراد (١/ ٢٠٩)]

(3) [ميزان الاعتدال (٢/ ٥٩٥)]

بشئ، ورماه يحيي بالكذب. **ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:** عامة ما يرويه لا يتابع عليه.

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: صدوق له أغلاط أفرط ابن معين فكذبه وقال البخاري هو في الأصل صدوق[١]

مثال ٢٠:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّومِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا دَارُ الحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا.

هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مُنْكَرٌ.

وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلاَ نَعْرِفُ هَذَا الحَدِيثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرِ شَرِيكٍ[٢].

امام ترمذی العلل الکبیر میں فرماتے ہیں: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، وَأَنْكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ[٣]. **اس حدیث کے چودہ طرق ابن جوزی نے الموضوعات میں ذکر کئے ہیں اور ان پر تفصیلی جرح کیا ہے یہاں پر اس کا کچھ حصہ مختصراً ذکر کر لیتے ہیں۔**

---

[١] [تقريب التهذيب (ص٣٥٢)]

[٢] [سنن الترمذي (٦/ ٢٩٥)]

[٣] [العلل الكبير للترمذي = ترتيب علل الترمذي الكبير (ص٣٧٥)]

قلت ثمَّ فِي الطَّرِيق الأول مُحَمَّد بن عُمَرَ الروبي.

قَالَ ابْن حبَان: كَانَ يأْتِي عَن الثقاة بِمَا لَيْسَ من أَحَادِيثهم لَا يجوز الِاحْتِجَاج بِهِ بِحَال.

وفى الطَّرِيق الثَّانِي وَالثَّالِث عبد الحميد بن بَحر.

قَالَ ابْن حبَان: كَانَ يسرق الحَدِيث وَيحدث عَن الثقاة بِمَا لَيْسَ من حَدِيثهمْ لَا يجوز الِاحْتِجَاج بِهِ بِحَال.

وفى الطَّرِيق الرَّابِع مُحَمَّد بن قيس وَهُوَ مَجْهُول.

وفى الْخَامِس مجَاهِيل.

وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَفِي الطَّرِيق الأول جَعْفَر بن مُحَمَّد الْبَغْدَادِيّ وَهُوَ مُتَّهم بِسَرِقَة هَذَا الحَدِيث.

وفى الطَّرِيق الثَّانِي: جَابر بن سَلمَة وَقد اتَّهَمُوهُ بسرقته أَيْضا.

وفى الطَّرِيق الثَّالِث وَالرَّابِع عُثْمَان بن إِسْمَاعِيلَ.

قَالَ يحيى بن معِين: لَيْسَ

بشئ كَذَّاب خَبِيث رجل سوء.

وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيّ مَتْرُوك.

وفى الطَّرِيق الْخَامِس أَبُو الصَّلْت الْهَرَوِيّ، وَقد سبق أَنه كذب وَهُوَ الَّذِي وضع هَذَا الحَدِيث على أبي مُعَاوِيَة وسرقة مِنْهُ جمَاعَة.

وفى الطَّرِيق السَّادِس: أَحْمد بن سَلمَة.

قَالَ ابْن عدى: يحدث عَن الثقاة بِالْبَوَاطِيل وَيسْرق الْأَحَادِيث.

وفى الطَّرِيق السَّابِع: سعيد بن عقبَة.

قَالَ ابْن عدي: هُوَ مَجْهُول غير ثِقَة.

وفى الطَّرِيق الثَّامِن: أَبُو سعيد الْعَدوي الْكَذَّاب صراحا الوضاع.

وفى الطَّرِيق التَّاسِع: إِسْمَاعِيل بن مُحَمَّد بن يُوسُف.

قَالَ ابْن حبَان.

يسرق الْأَحَادِيث ويقلب الْأَسَانِيد لَا يحوز الاحتحاج بِهِ.

وفى الطَّرِيق الْعَاشِر: الْحسن بن عُثْمَان.

قَالَ ابْن عدي: كَانَ يَضَعُ الْحَدِيثَ وَأَمَّا حَدِيثُ جَابر فَفِي طَرِيقه الأول أَحْمد بن عبد الله الْمكتب.

قَالَ ابْن عدي: كَانَ يضع الحَدِيث ى وفى طَرِيقه الثَّانِي أَحْمد بن طَاهِر بن حَرْمَلَة.

قَالَ ابْن عدي: كَانَ أكذب النَّاس.

قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: هَذَا الْحَدِيثُ كذب لَيْسَ لَهُ أصل.

وَقَالَ ابْن عدي: هَذَا الحَدِيث مَوْضُوع يعرف بِأبي الصَّلْت، وَقد رَوَاهُ جمَاعَة سَرقُوهُ مِنْهُ.

وَقَالَ أَبُو حَاتِم بن حبَان: هَذَا خير لَا أصل لَهُ عَنْ رَسُولِ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ من حَدِيث ابْن عَبَّاس وَلَا مُجَاهِد وَلَا الْأَعْمَش وَلَا حدث بِهِ أَبُو مُعَاوِيَة، وكل من حدث بِهَذَا الْمَتْن إِنَّمَا سَرقه من أبي الصَّلْت وَإِن قلب إِسْنَاده. وَقد سُئِلَ أَحْمد بن حَنْبَل عَن هَذَا الحَدِيث فَقَالَ: قبح الله أَبَا الصَّلْت[١].

---

[١] [الموضوعات لابن الجوزي (١/ ٣٥٣)]

مثال۲۱:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِصُهَيْبٍ: مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ؟ قَالَ: قَدْ رَآهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ، قَالَ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ(۱)

اس روایت پر مختصراً تبصرہ یہی ہے کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ تک روایت کرنے میں اس کے رواۃ منفرد ہیں اور عطاء الخراسانی مدلس بھی ہیں اور بغیر صراحت سماع کے یہ روایت کر رہے ہیں۔ نیز یہ روایت ان احادیث صحیحہ کے خلاف ہے جس میں مردوں کے لئے سونے کے استعمال کی حرمت کا ذکر ہے۔

مثال۲۲:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ قَرَأْتُ عَلَى فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَرِيزٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، قَالَ: «كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْدِلُهُ

(۱) [السنن الكبرى - النسائي - ط الرسالة (۸/ ۳٦۳)]

بِصَوْمِ سَنَةٍ» قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَبُو حَرِيزٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَاسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُسَيْنٍ قَاضِي سِجِسْتَانَ وَحَدِيثُهُ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ[1]

اس حدیث کی وجہ ضعف کی طرف امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اشارہ کرتے ہیں کہ اس میں عبد اللہ بن الحسین ابو حریز قاضی سجستان متفرد ہیں۔ اور یہ قوی نہیں اس لئے اس تفرد کا تحمل نہیں کر سکتے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ العلل میں فرماتے ہیں۔

عبد الله بن حسين، حديثه حديث منكر، روى معتمر، عن فضيل عن أبي حريز أحاديث مناكير[2]

آئمہ جرح و تعدیل کے ہاں یہ مختلف فیہ ہیں تفرد کا تحمل نہیں کر سکتے۔ امام مزی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب الکمال میں ان کے بارے میں آئمہ کے اقوال یوں نقل فرماتے ہیں۔

قال عَبد اللَّهِ بْن أَحْمَد بْن حنبل، عَن أبيه، منكر الحديث.

وَقَال حرب بن إسماعيل: سئل أَحْمَد بْن حنبل، عَن أبي حريز، فذكر أَن يَحْيَى بْن سَعِيد كَانَ يحمل عَلَيْهِ، ولا أراه إلا كما قال.

وَقَال أَبُو بَكْر بْن أَبِي خيثمة: سألت يحيى بْن مَعِين، فَقُلْتُ: أَبُو حريز، من أين هو؟ بصري ثقة.

وَقَال مُعَاوِيَة بْن صَالِح، عَنْ يحيى بْن مَعِين: ضعيف.

---

[1] [السنن الكبرى - النسائي - ط الرسالة (٣/ ٢٢٨)]

[2] [العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية ابنه عبد الله (٢/ ٣٧٢)]

وَقَال أَبُو زُرْعَة: ثقة.

وَقَال أبو حاتم: حسن الحديث، لَيْسَ بمنكر الحَدِيث، يكتب حَدِيثه.

وَقَال أَبُو عُبَيد الآجري: سئل أَبُو دَاوُد عَن أَبِي حريز، فَقَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَن بْن عَلِي، قال: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَة، قال: حَدَّثَنَا هِشَام السجستاني، قال: قال أَبُو حريز: تؤمن بالرجعة؟ قُلْت: لا. قال: هُوَ فِي اثنتين وسبعين آية من كتاب اللَّه. قال أَبُو دَاوُد: وهُوَ قَاضِي سجستان.

وَقَال أَبُو دَاوُد فِي موضع آخر: لَيْسَ حَدِيثه بشيءٍ.

وَقَال النَّسَائي: ضعيف.

وذكره ابنُ حِبَّان فِي كتاب "الثقات" وَقَال: صدوق.

وَقَال أَبُو أَحْمَد بْن عَدِيّ: عامة ما يرويه لا يتابعه عليه أحد[١]

مندرجہ ذیل تین احادیث خود حل کریں۔

مثال ۲۳:

أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عُمَيْرٍ الرَّمْلِيُّ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ يُعْرَفُ بِالْفَاخُورِيِّ، عَنْ ضَمْرَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ عَتَقَ» قَالَ لَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ:

---

[١] [تهذيب الكمال في أسماء الرجال (١٤/ ٤٢١-٤٢٣)]

لَا نَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ غَيْرَ ضَمْرَةَ، وَهُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ(١)

مثال ٢٤:

أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اشْرَبُوا فِي الظُّرُوفِ، وَلَا تَسْكَرُوا». قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، غَلِطَ فِيهِ أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ لَا نَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا تَابَعَهُ عَلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، وَسِمَاكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْقِينَ، قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: كَانَ أَبُو الْأَحْوَصِ يُخْطِئُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ. خَالَفَهُ شَرِيكٌ فِي إِسْنَادِهِ وَلَفْظِهِ(٢)

مثال ٢٥:

أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ الْخُرَاسَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

---

(١) [السنن الكبرى - النسائي - ط الرسالة (٥/ ١٣)]

(٢) [السنن الكبرى - النسائي - ط الرسالة (٥/ ١٠٥)]

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «لَا قَطْعَ عَلَى مُخْتَلِسٍ» قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي أَبِي الزُّبَيْرِ، وَعِنْدَهُ غَيْرُ حَدِيثٍ مُنْكَرٍ[١]

---

[١] [السنن الكبرى – النسائي – ط الرسالة (٧/ ٤٠)]

دار نعيم
للبحث و التحقيق

